الحمد لله رب العالمین — توحید و الرحمن الرحیم مالک یوم الدین — توحید ایاک نعبد و ایاک نستعین توحید اهدنا الصراط المستقیم توحید متضمن لسوال الهدایة الی طریق اهل التوحید الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین

از انجاب الانیس مولوی جامی علیه خواجه بهاؤالدین محمد بخاری ملقب بنقشبند قدس سره

بسم الله الرحمن الرحیم

تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو * کہ تو نے اپنے فضل سے ہمکو ہدایت بخشی * اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی امت میں پیدا کیا * اور توحید خالص کی راہ دکھائی * اور بدعت کے عقاید سے بچایا * اور نبی امی کو قرآن معجز دیکر ہماری ہدایت کے واسطے رسول بنایا * سو ای مالک ہمارے اپنے اس رسول کریم پر اپنے علم کے موافق درود بے انتہا بھیج * کہ اس نے خاص تیرے حکم

کے بموجب لوگوں کو شرک و بدعت سے روکا * اور نیکی سے بدعی راہ پر چلایا * اور توحید کی خوبیان اور شرک کی برائیان مفصل بیان کین * اور سنت پر عمل اور بدعت کے ترک کا تقید کیا * اور آل اور اصحاب پر کہ اُنہون نے سنت کو جاری اور بدعت کو رد کیا * بعد اسکے معلوم کیا چاہیے کہ ایک فاضل جلیل متشرع دیندار نے * شرک اور بدعت کی برائی کے بیان مین ایک رسالہ تقویۃ الایمان نام لکہا * اور اُس مین صرف آتین اور حدیثین جمع کین * اور اُس کے دو باب ٹہرائے * ایک باب مین توحید کی خوبیان اور شرک کی برائی ہندی زبان مین بیان کین * اور دوسری باب مین اتباع سنت کی خوبیان اور بدعت کی برائیان * اور تفصیل بعضے بدعت کی آیات و حدیث سے ذکر کی * اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا * مگر فرصت نہ پائے اور واصل بحق ہوئے * اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥ اب سنہ ۱۲۵۰ بارہ سو پچاس ہجری مین اللہ تعالیٰ نے اِس خاک رہگذر گنہگار بیمقدار ابن محمد سلطان خان کے دل مین ارادہ اُس کے ترجمہ کا ڈالا * سو اُس دوسری باب کا ترجمہ ہندی زبان مین شروع کیا * اور تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان نام رکہا *

حاشیہ: ترائیان بیان کین — وفات — بارہ سو پچاس

انام کو پہنچانا اور قبول کرنا اسکے اختیار ہی * رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ * سنا چاہیئے کہ

جو کام یا اعتقاد یا قول ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نہ کیا اور نہ کسیکو فرمایا اور نہ کسیکو کرتے دیکھا * اور نہ حضرت کے بعد اصحاب میں رایج اور جاری ہوا * اور کسی اصحاب معتبر نے اسپر انکار نکیا * اور نہ اصحابوں کے بعد تابعین کے وقت * بغیر انکار کے رایج اور جاری ہوا * اور نہ تابعین کے بعد تبع تابعین کے وقت * بے انکار کے جاری اور رایج ہوا * اور نہ ان چارون زمانون میں اسکی نظیر اور مثال پائی گئی * اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد کے راہ سے اسکو ثابت کیا * بلکہ حضرت اور اصحابون کے اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد * اپنی طرف سے لوگون نے کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی * اور اسکے کرنے میں ثواب جانا * سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہیگی * پھر خواہ وہ کام یا اعتقاد یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ خود نئی نہو * مگر جو کام یا عقیدہ یا بات ان چارون زمانون میں تو رایج ہوا * یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا * اسمین کوئی

نہ

ثابت

ثواب

یا وہ

یا بات از

نئی بات اپنی طرف سے لوگون نے نکالی وہ بھی بدعت ہی *

سکو لوگ

اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہین * جو کہ وہ کسی
شرعی کام کی طرح اہتمام اور تقیّد سے مصروف * ہو کر کرین *

جانیں

اور موجب ننگ اور نام اور تعریف اور مدح کا جانی * اگرچہ

ثواب نجانیں

اُسمین ثواب نہ نیے * اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا
یا کسی کو کرتے دیکھا اور پسند کیا * یا اکثر معتبر اصحابون نے کیا
وہ سنت ہی * یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا *

نکیا

اور کسی معتبر نے انکار نہ کیا * یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے
نکالا وہ سنت مین داخل ہی * اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ یہہ جو لوگ کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہی اور
ایک بدعت سیئہ * بدعت حسنہ وہ ہی جو پیغمبر خدا
صلعم کے بعد انکی قواعد شرعیہ کے روسے * اور بدعت
سیئہ وہ ہی جو شریعت کے قواعد کلیہ کے روسے بالخصوص
اسکے جواز کا حکم نہین معلوم ہوتا * بلکہ ایک نوع کی
برائی اس مین پائی جاتی ہی * سو اس تقریر مین اور

انجام

اس تقریر مین جو اوپر مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہی * انجام
دونو تقریرون کا ایک ہی * کہ جو چیز اس تقریر کے روسے
بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہی * اُس پہلی تقریر کے روسے

وہی چیز سنت میں شامل ہوتی ہی * پھر سنت کا لفظ چھوڑ کر اصحابون کے اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدونکی بات کو بدعت کیون کہئے * اور جو چیز اس تقریر کے روسے بدعت سیہ معلوم ہوتی ہی * اس پہلی تقریر سے بھی وہی چیز بدعت معلوم ہوتی ہی * فرق اتنا ہی ہی کہ اس تقریر سے اصحاب کبار اور تابعین ابرار کے نکالے ہوئے مسائل اور رواج اور رسوم کو بدعت کہنا لازم آتا ہی * اور کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ تاویل کرنا پڑتا ہی * تو مسلمانونکو لازم ہی نزاع لفظی کو چھوڑکر اصل مطلب کو دریافت کرین *

اصل مطلب

الفصل الاول فی الاعتصام بالسنة والاجتناب عن البدعة

سنت کی خوبیون کا

فصل پہلی سنت کو مضبوط پکڑنے مین اور بدعت سے بچنے مین * ف * یعنی اس فصل مین مجمل سنت کی خوبیانکا اور بدعت کی برائیون کا ذکر ہی

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب

نے یعنی سورہ آل عمران میں * کہ اور سب مضبوط پکڑو رسّی اللہ
کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو * اور یاد کرو احسان اللہ کا
اپنے اوپر * جب تھے تم آپسمیں دشمن * پھر الفت دی تمہاری
دلوں میں اب ہوگئے اسکے فضل سے بھائی * ف * یعنے یہہ اللہ کا
بڑا فضل ہی کہ تمکو ایک نبی کے تابع کیا * اور ایک کتاب
دی کہ اسپر عمل کرو سب ملکر * اور آپسمیں پھوٹ نہ ڈالو * کہ
کوئی اپنی طرف سے ایک مذہب نکالا * اور دوسرا اسکے مقابلے میں
اپنی عقل کی تیزی جتانے کو دوسرا اور یہہ پھیلا دیا * اور جب
نئی نئی راہیں نکلیں تو یہہ پھوٹ پڑی اور لگ رہا * سو فرمایا
کہ اس قرآن کو اللہ کی طرف سے رسّی سمجھو * کہ جیسے
کوئی شخص کسی گڑھے میں پڑتے ہوئے شخص کو رسی لٹکا کر
نکالتا ہی * سو اللہ نے یہہ قرآن اُتارا * تم سب اسکو مضبوط
ہوکر پکڑو * جیسے نکالنے والا رسی کو پکڑتا ہی * اور جو رسی نہ پکڑے
وہ نیچے پڑا رہتا ہی یا سستی سے پکڑے تو گر پڑتا ہی * سو
تم سب ملکر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو *
اور نئی نئی باتیں نکال کر دین میں پھوٹ نہ ڈالو * اور اہل

بڑا
دی

سنت کی جماعت سے توفیق نہ ہو * اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کے اصل یہی ہیں * کہ دین میں قرآن کو چھوڑ کر بدعتیں اور نئی نئی باتیں نکالیں * اور نئی باتیں نکالنے سے اور نئی رسموں کے رائج ہونے سے قرآن چھوٹتا ہی * قَالَ اللہ تبارک وتعالی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ * ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران میں * کہ او رمت ہو انکی طرح جو جدے جدے ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے * بعد اسکے کہ پہنچ چکے انکو صاف حکم * اور انکے واسطے بڑا عذاب ہی * جس دن سفید ہونگے بعضے منہہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہہ * سو وے جو سیاہ ہوئے انکے منہہ * کیا تم کافر ہو گئے ایمان میں آکر * اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کے کرنے کا

چھوٹتا ہی

الآيات البينة التي الموجبة للاتفاق عليه والاظهر ان النهي فيه مخصوص بالتفرق في الاصول دون الفروع لقوله صلى الله عليه وسلم من اجتهد فاصاب فله اجران ومن اخطأ فله اجر واحد ١٢ البيضاوي

ف * یعنے اگلی اُمتونکو صاف حکم پہنچ چکا تھا پھر وے آپس
میں اختلاف کر کر بہت فرقے ہو گئے * چنانچہ یہود اور نصاریٰ بہتر
بہتر فرقے ہو گئے کہ اُنکو عذاب ہوتا ہی * سو تم اُنکی طرح
مت ہو اور آپسمین پھوٹ نہ ڈالو * تمکو قرآن حدیث مین
صاف صاف حکم آچکا * تم اپنی دین مین نئی نئی رسم اور
نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو * کہ کوئی
معتزلی ہوئے اور کوئی خارجی بنے * اور کوئی رافضی اور کوئی
ناصبی اور کوئی جبریہ اور کوئی قدریہ اور مرجیہ کہلائے * اور کوئی
سر پر بال رکھکر اور چار ابرو کا صفایا دیکر فقیری جتائے *
پھر اُن مین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے * حکم یہی
ہی کہ سب ملکر قرآن حدیث پر عمل کرو * اور سنت کے طریقے
موافق مسلمان رہو * اور یہود نصاری کی طرح کئی فرقے مت
ہوجاؤ * اور نئی نئی باتین نکال کر تفرقہ اور پھوٹ نہ ڈالو *
اسواسطے کہ قیامت کو بعضے لوگ سرخرو اور بعضے روسیاہ ہونگے *
تو اُن روسیاہوں سے کہا جاویگا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے *
اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا * پھر دین مین
نئی نئی رسمین نکالین اور بدعات کفریہ جاری کین * تو
اسی سے اللہ کی کتاب موافق عمل کرنا چھوٹ گیا * پھر اُن نئی

اور کوئی

بروسیاہ

مضمون کے رواج ہونے سے اُنکی محبت دل مین بیٹھ گئی * اور
حضور تمام اُنکا مشکل پڑ گیا * تو قرآن مین جو اُسکے خلاف حکم پایا اُس
حکم سے دل مین انکار آیا اُس انکار کا مزا چکھو * اس آیت
سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتین نکالے اور بدعت
کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہے *
اور روز قیامت کو روسیاہ اُٹھیگا * پھر اُسپر عذاب ہوگا * اور
اُس سے کہا جاویگا کہ اُن بدعتون کا مزا چکھو * قال اللہ
تبارک وتعالیٰ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا
أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انعام مین * کہ جنہون نے
راہین نکالین اپنے دین مین اور ہوگئے کئی فرقے * تجھکو اُنسے کام
نہین اُنکا کام حوالے اللہ کے * پھر وہی جتادیگا اُنکو جیسا کچھ کرتے تھے *
ف * یعنے جن لوگون نے دین مین کئی راہین نکالین * اور
جدے جدے فرقے متفرق ہوگئے * پھر سمجھانے سے مانتے نہین *
اور ایک راہ اللہ کی بتائی ہوئی رسول کے کہنے موافق

سب ملکر نہین چاہتے * ای پیغمبر تجھے اُن سے کچھ کام نہین *
وہ تجھ سے الگ ہین وہ اللہ کے حوالے ہین * کہ اللہ آنکو
عذاب کریگا * تب وہ جانینگے کہ وہ ہماری بدعات کے کام برے
تھے * اس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ اللہ و رسول کے
حکم موافق عمل نہین کرتے * اور نئی نئی راہین نکالتے ہین *
اور سمجھانے اور منع کیئے سے باز نہین آتے * تو اللہ تعالیٰ
اپنی ہدایت اور مہر اُنپر سے اُٹھا لیتا ہی * سو وہ
گمراہی مین پڑے رہتے ہین * کہ قیامت کے روز آنکو
عذاب ہوگا * سو اب دنیا مین اللہ کی طرف سے ہدایت
کے واسطے قرآن آچکا اور رسول بتا چکے * پھر اب اگر کوئی
نمانے * تو اللہ تعالیٰ خود آپ تو آکر بتانے کا نہین * مگر ہان
قیامت کو عذاب البتہ کریگا * قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

حزب

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ روم مین * کہ نہو
اُنہین جنھون نے پھوٹ ڈالی اپنے دین مین * اور ہوگئے
بہت گروہ * ہر فرقے جو اپنے پاس ہی اُس پر خوش ہو رہے *

جنھون نے

ربع

* ل * یعنے جو کام شرع بدعت ہین یا عقل کے نزدیک صریح بد ہی اُسکو ہر کوئی بد جانتا ہی * اور جو کام بُرا کہ آدمی اپنی عقل سے یا اور کسی سے سیکھہ کرنیا ایجاد کرتا ہی * تو اُسکی صریح برائی قرآن و حدیث مین نہین پاتا * سو اُس کام کو نیک جانتا ہی * اور اُسپر خوش ہوتا ہی * اور بہت شخص جو اُنسے نئی باتین نکالتے ہیثن * تو خوش ہو کر اُنکو پسند اور اختیار کرتے ہیثن * اسیطرح ہر فرقے کی جدی جدی نئی نئی بدعتین جاسحدہ جاسحدہ وضع کی ہوتی ہیثن * تو گروہ گروہ جدے ہو جاتے ہیثن * اور دین مین ایکا نہین رہیے * اور پھوٹ پڑجاتی ہی * مثلاً ایک فرقے نے مرتضی علی رض کو اور سب اصحابون سے افضل اور بہتر جانا * اور اپنا لقب تفضیلیہ رکھا * اور ایک فرقے نے مرتضی علی رضی اللہ عنہ پر اعتقاد رکھ کر اور اصحابون کو برا جانا * اور محرم مین محفلون کی اور تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور سیاہ پوشی اور سینہ کوبی اور بعض آور رسمون کی ایجاد کی * اور ایک نے عید غدیر اور عید بابا شجاع ٹھہرائی اور نوروز کیا * اور روزے نماز اذان وضو مین کمی بیشی کر کے اپنا لقب شیعہ اور محبت اہلبیت رکھا * اور ایک فرقے مادا سے اُنکے مقابلے مین علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا * اور اپنا لقب

اس کام کو نیک الفاسجو

اور اور اصحابون کو برا جانا م تحقیق انکا موسیقی والی ہی خود مغل سے ہے

شجاع لقب رافضیون نے ابولولو مجوسی قاتل عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رکھا ہے

[illegible]

اور امام احمد رحمہ اللہ نے اسکو روایت کیا ہے سعد بن ابی وقاص سے اور عبداللہ بن عمر سے اور انس بن مالک سے اور جابر
عبداللہ ابن مسعود سے اور عوف بن مالک سے اور واثلہ سے اور عویمر سے اور ابی الدرداء سے اور ابوہریرہ سے اور عمرو بن عوف سے اور معاویہ
بن ابی سفیان سے اور عمرو بن العاص سے سوا انکے اور کئی ایک صحابیوں سے رضی اللہ عنہم صحیح سندوں کے ساتھ بھی حسن سندوں کے ساتھ
بھی ضعیف سندوں کے ساتھ بھی ابوداود. ترمذی. ابن ماجہ. ابن حبان. حاکم. ابن عدی رحمہم اللہ تعالی کی کتابوں میں
روایت کی گئی ہے کہ افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ وافترقت النصاری علی اثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلث
وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال الذین ہم علی ما انا علیہ واصحابی ۔ ۱۲

خارجی رکھا * اور ایک فرقے نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اولاد کی
دشمنی اور عداوت اختیار کی * اور ناصبی خطاب اپنے واسطے
گوارا کیا * اور ایک فرقے نے شفاعت اور دیدار الہی کا
انکار کیا * اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث
جانا اور معتزلے کہلایا * اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی
اور ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر اختیار کر کے
شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے * اور طرح
طرح کی نئی نئی درود وظیفے * اور قال نامے اور گنڈے اور تعویذ
اور آثارے * اور حاضراتیں اور عرس اور قبروں پر مراقبہ
اور باجا راگ سنا اور حال لانا ایجاد کیا * اور مشائخ اور
پیر کہلائے * پھر کسی نے اپنے کو چشتی مقرر کیا کسی نے
قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے
رفاعی ٹھہرایا * اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر
یا چار ابرو کا صفایا کر اور بڑی بڑی ٹوپیاں اور تاج دھر کر
اور کفنی اور سیلیاں گلے میں ڈال کر مداریہ یا جلالیہ مشہور
ہوا * اور کسی نے دو چار زٹلیں منطق اور ریاضی اور ہندسے
کی یاد کریں * اور آپ کو ملا اور مولوی اور عالم مشہور
کرنے چاہا * سوا اسکے اور سب بگڑے ہوں بلکہ ہزاروں طرح کی

انکار شفاعت و دیدار

نئی نئی درود وظیفے

ابرو کا صفایا

و ایئن نکالین اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب

ہایئن * اور ہماری ہی راہ اچھی ہی * سو اللہ تعالی نے آگے ہی فرمادیا کہ تم ا

فرمایا کہ تم ایسا نکرو بلکہ ایک بات اور دین اختیار کرو *

جو اللہ نے فرمایا اور سابق دین بھی یہود اور نصاری نے اپنے (فرما چکا ہم)

دین مین تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہو گئے سو تم ویسے نہو * اور

اپنے دین مین پھوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو * ایک قرآن حدیث پر

عمل کرو * اور اپنے پیغمبر کے تابع رہو تا کہ دین مین پھوٹ نہ پڑے *

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ اپنے ہی مذہب (آدمیوں کو)

اور روبہ اور طریقے و رسوم و عادات کو اچھا جانکر اسپر

خاطر جمع کر کے بے فکر ہو کر بیٹھ نرہیئن * بلکہ حق بات کی تلاش

مین رہیئن * اور اپنے مذہب اور روبہ طریقے رسوم عادات کو قرآن

حدیث سے مقابلہ کرین * جو اسکے موافق ہو سو اختیار کرین * اور جو (۲ سے ۴)

اس سے مخالف ہو اسکو ترک کرین * بنا گمراہی کی یہی ہی (اس سے)

کہ آدمی اپنے روبہ طریقہ پر اڑ رہیئن * اور بیفکر ہو کر بیٹھ رہین *

بہت خلقت اسی سے گمراہی مین پڑے ہیئن * کہ اللہ و

رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نکر کے * اپنے بزرگون کی

راہ پر خاطر جمع سے مطمئین ہو کر بیٹھ رہے * اور جانا کہ یہی حق ہی *

قال اللہ تبارک وتعالی وان ھذا صراطی

مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انعام بیں * کہ یہہ راہ میری سیدھی ہی * سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہیں * تمکو پھرا دینگی اسکی راہ سے یہہ کہہ دیا ہی تمکو تاکہ تم بچتے رہو * ف * یعنے یہہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ قرآن جو دین نے تمہارے واسطے بھیجا چور دیہ اور طریقہ دین نے تمہارے کرنے کے لئے فرمایا * یہی راہ میری رضامندی اور میری طرف پہنچنے کی سیدھی ہی * اسی راہ پر چلو اور سوا اسکے اور راہیں باپ دادوں پیر استاد کی * رسم رواج ملک کے بادشاہ امیر کی نچلو * اگر ان راہوں پر چلوگے تو وہ راہیں تمکو میری راہ سے بہکا دینگے * یہہ دین نے تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار ہو جاؤ اور راہوں سے بچتے رہو * اسکی مثال ایسی ہی جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو دور سے اپنے حضور میں بلایا * اور فرمان قاصد شتر سوار کے ہاتھ بھیجا * اور اس میں لکھہ دیا کہ فلانے شاہ راہ پر ہو کر سیدھے آئیو * اور اس شاہ راہ کی سب نشانیاں لکھہ دیں * اور یہہ بھی

کہہ دیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہہ فرمان لیکر پہنچتا ہی * اسکے ساتھہ جسطرح یہہ راہ پر اوسے حضور مین آئیو * اور اس راہ مین اور بھی بہت راہین ہی ہاین * کہ وہ اور طرف گئی ہاین * ان راہون کے چلنے والے بھی رستے مین ملینگے * اور اپنی طرف بلاوینگے انکی طرف نہ جائیو * اور نہ ہین تو بھٹک جاؤگے اور حضور تک نہ پہنچوگے * پھر وہ شخص تھوڑے دور چلکر اور راہون پر لگ جاوے * اور اس قاصد کے کہنے موافق نہ چلے * اور فرمان کو ندیکھے * اور اسکے مطلب کو دریافت نکرے * اور ادہر راہون کے چلنے والونکے پیچھے چلے * اور پھر جانے کہ مین سیدہی راہ پر بادشاہ کے حکم بموجب جاتا ہون * تو وہ شخص ہرگز بادشاہ تک نہ پہنچیگا * تو اب اسکو یون سمجھا چاہیئے کہ جیسے ہر زمانے مین لوگ دنیا کے کامون مین نئی نئی وضعین اور طرح طرح ان نکالتے ہاین ویسے ہی دین کے کامون مین ہر زمانے کے لوگ نئی نئی باتین اور جدی جدی راہاین نکالا کرتے ہاین * چنانچہ اسی سبب سے اگلی دینون والے لوگ یہود اور نصارے کئی فرقے ہوگئے اور مسلمانون مین بھی لوگ ہزارون فرقے بن گئے * سو الله تعالی نے محمد صلی الله علیہ وسلم کو اپنا قاصد بناکر اور فرمان اپنا قرآن دیکر لوگونکے واسطے بھیجا * اور لوگونکو

دقوب خاص

راہون

دقوب خاص

سیدھی

[illegible]

اگلے

دیکر

اپنی طرف بلایا * اور قرآن مین سب پتے اپنی طرف پہنچنے کی
صاف کھول دیئے * اور حضرت نے بھی سب روشن طریقے صاف
صاف بیان کر دی * اور اللہ صاحب نے فرمادیا کہ یہہ قرآن
سیدھی راہ ہی * اُسکے موافق راہ چلو تو اللہ تک پہنچو *
پھر اگر یہود یا نصاری کے * یا مجوس یا ہنود کے راہ
چلو گے * یا اور راہین نئی ایجاد کرو گے تو نہ پہنچو گے * بلکہ بہاسے
جاؤ گے * جو مسافر کسی راہین چلے وہ منزل مقصود کو نہین
پہنچتا * اس آیت سے معلوم ہوا * کہ قرآن کے موافق
عمل کرنا اور قرآن کی راہ کو اختیار کرنا یہی راہ منصوبہ
سیدھی ہی * کہ اس راہ پر آدمی بے خطر اللہ تعالی
کیطرف پہنچتا ہی * اور جو شخص اور راہون پر چلے وہ
گمراہ ہی اللہ کے راہ سے علیحدہ * پھر وہ اور راہین کسی کے ہون *
خواہ اگلی کافرون کی خواہ ابکی کافرون کی * خواہ جاہلون کی
خواہ بدعتیون کی * چنانچہ اس زمانے مین اکثر لوگون نے یہی
رویہ اختیار کیا * کہ ایک راہ قرآن حدیث کی چھوڑ کر بہت
سے فرقون کی راہین اختیار کین * نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ
عبادت نکرنا * دہرئیون اور صوفطائیون کی راہ یا نماز یہین
جھنسی * اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہوکرنا * اور جو اپنی

پہنچنے کے راہ
کر دیئے
سیدھی راہ ہی
کج
سیدھی
اللہ تعالی کی طرف
کسی کی
نکرنی
نشستی

مرضی کے خلاف ہوا سے دل پھرانا * بعض حکم شرع کا
ماننا بعض نہ ماننا * ظاہر میں اور دکھنی اور منافقوں کی راہ * اور
قبروں پر مسجدیں اور مقبرے اونچے اونچے بنانی * اور　　بنانے
اپنے بزرگوں کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا * کہ وہ خدا تعالی میں　　بزرگواروں کے حق
ملکر ایک ہو گئے تھے یا خدا ان میں سما گیا تھا * نصاری اور
ہندوؤں کی راہ * اور مردوں سے حاجتیں مانگنی * اور انکی
منتیں ماننی کفار قریش کی راہ * اور اپنے باپ دادے　　منتیں
کی راہ اور روئیے کو * خلاف خدا اور رسول کے اختیار کرنا *
اور انکی رسم و رسوم کو مقدم سمجھنا * اگلے کافروں کی
اور ہندوؤں کی راہ * اور اپنے نسب پر فخر کرنا * اور موت
میں پیٹنا چلانا ماتم کرنا اگلے کافروں کی راہ * اور انکا ذات * اور
تعظیم مفرط اور ظاہر داری بہت کرنا عجمیوں کی راہ *
اور بیوہ عورت کو دوسرا نکاح عیب جاننا * یا شادی میں سہرا
اور مقنعہ باندھنا و ڈاڑھی منڈانا * اور عید میں بغلگیر ہو کر ملنا *　　مقنعہ / داڑھی منڈانی
اور شب برات میں روشنی کرنی * اور گھر کے خچر اور
اونٹ کی سواری کو عیب سمجھنا * شگون لینا *
اور نادر نجم اور دن اور ساعت وغیرہ کے سعادت
نحوست ماننا * بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم کرنی * بیجا　　تیجا　　مانتو

دسوان چالیسوان برسی مُردون کی کرنی * اور چیچک

کی بیماری مین سیتلا بھوانی کو ماننا * اور چھوت وغیرہ کا لحاظ

کرنا * اور بت پرستی جیسے تعزیے * اور جھنڈے و نشان

وقدم رسول و غیرہ کی تعظیمین کرنی * یہہ سب ہندؤن کی

راہ * اور اپنے عالمون مولویون درویشون کی نکالی

ہوئی ایجادی بات کو * خدا و رسول کے فرمودے کی

برابر سمجھنا * اور اُس کی تحقیق نکرنی یہود ونصارے کی راہ

لوگون نے اختیار کی * اور بہت باتین اپنی طرف سے نئی

نکالین * جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کو

برا کہنا * اور ہزارون باتین اور رسمین اپنے یہان جاری

کرلین * اور ایک راہ قرآن و حدیث کی چھوڑ دی *

اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے

ہوئے * اور یہہ دینون کا مردان کی راہین کیون جانتے * اور

طرفہ یہہ ہے کہ منہہ زبان سے پھر بھی دعوی کئے جاتے

ہین * کہ ہم مسلمان ہین * اور خدا سے ازلی کے محبت

رکھتے ہین * قال اللہ تبارک وتعالی قل

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

چیچک بھوانی

تے

جیسے

سورۃ الف جزء ۵ والمحصنات

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے * یعنے سورہ آل عمران میں * کہ تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو * کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے * اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی * ف * یعنے مردین اور مذہب کے لوگ بہہ دعوی کرتے ہیں * کہ ہمکو اللہ تعالی کی محبت ہی * اور ہم اُسکے بندے ہیں * اور جو کام ہم کرتے ہیں سو اُسکی محبت سے کرتے ہیں * تا کہ وہ ہمسے خوش ہو اور ہمکو چاہے * پھر اگر ہمسے کچھہ گناہ بھی ہو جاے تو وہ بخش دیگا * سو اللہ صاحب نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو اُن لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم سچے ہو اور تمکو اللہ سے محبت ہی * تو اللہ نے مجھکو اپنا رسول کر کے تمہارے پاس بھیجا کہ تم میرے کہنے بموجب اُسکی بندگی کرو * اور اُسکی محبت کے جو کام ہیں بتلادُوں سو کرو * سو تم میری راہ چلو * تا کہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے سچی محبت ہی تو وہ تمہارے گناہ بھی بخشے * کہ ایسے شخصوں کے واسطے وہ بخشنے والا اور مہربان ہی * پھر جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چلے * بلکہ آپنی

ہم سے

ہم سے

ان لوگوں سے کہہ دے

اپنی

طرف سے نئی نئی راہیں نکالے * پھر دعوی کرے کہ مجکو
اللہ تعالی سے محبت ہی * سو وہ جھوٹھا ہی اور اللہ تعالی
اسے بیزار * اور پیغمبر صاحب کی طرف سے اسپر پھٹکار *
اسواسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر میں اللہ تعالی کی
محبت کا دعوی کرتا ہی * مگر حقیقت میں گویا دعوی پیغمبری
کا رکھتا ہی * کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قایم کرتا ہی *
وہ پیغمبر کا تابعدار کاہیکو ہی * بلکہ دوسرا بھائی جیسے باغی
خوشامدی * محبت یوں میں ہوتی ہی کہ محبوب کے کہنے
موافق کام کیجئے نہ جس طرح اپنا جی چاہے * اس بات سے
معلوم ہوا * کہ جو شخص حضرت کی سنت کی پیروی
نکرے * اور پھر اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو
وہ جھوٹھا ہی * اور جو سنت کے موافق کام کرے اسکی
محبت اللہ تعالی سے سچی ہی * اور وہ اللہ کا محبوب
اللہ تعالی اسکو چاہتا ہی * اسکے گناہ معاف ہونگے *
اور اللہ تعالی کی طرف سے اسپر بخشش اور مہربانی ہوگی

قال اللہ تبارک وتعالی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

یوں چاہیے

اختلف بینهم واختلط
ونهم الشجر لتداخل اغصانه

يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَ

يُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ

نسا میں * کہ سو قسم ہی تیرے رب کی آنکو ایمان نہوگا *

جبتک تجھی کو منصف نجانیں * جو جھگڑا اٹھے آپسمیں *

پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلے سے * اور قبول

رکھیں مان کر * ف * یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملے

یا رسم اور عادت کے بابت لوگوں کے آپسمیں جھگڑا

اٹھے * ایک کہتا ہو یوں کیا چاہئے * دوسرا کہتا ہو

یوں نہیں یوں کیا چاہئے * ایک دعوی کرے حق میرا ہی *

دوسرا کہے میرا ہی * کوئی کہے یہہ کام یا رسم وعادت بد ہی *

کوئی کہے نیک ہی * تو ایسے وقت یوں چاہئے کہ حضور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف بدیں اور حاکم ٹھہراویں *

پھر جو حکم حضرت فرما دیں * یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو *

اُس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف *

جان و دل سے خوش ہو کر قبول کریں اور مان لیں * تب

مسلمان کا دعوی سچا معلوم ہو * اور جو شخص پیغمبر

خدا صلعم کو منصف اور حاکم نہ سمجہے * حضرت کے حکم سے

دل مین ناخوش ہو * یا کہ حکم کو ماننے اور چون و چرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہین * بلکہ کافر و منافق ہی * کہ ظاہر مین آپ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مین کہتا ہی * پھر حضرت کے فعل اور حکم سے راضی نہین ہوتا * اور دل مین خفگی اور تنگی لاتا ہی *

فـ ـ ثم قفـ — اس مقام پر انصاف سے پوچھا چاہیئے * کہ اس زمانے مین ہندوستانی مسلمانون مین ہزارون نئی باتین اور نئے عقیدے اور رسم و رسوم جو رائج ہین * اور ایک جہان اُس مین گرفتار ہی * جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرا ذبح کرنا اور بندوقین چھوڑنا * اور زچا کی چارپائی پر تیر اور کلام اللہ رکھنا * چھٹی کرنا اور نام فلان بخش اور غلام فلان رکھنا * اور اگرچہ خون زچا کا چالیس روز سے کم مین بند ہو جاوے * مگر پورا چالیس دن اُسکو ناپاک سمجھنا * بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا * اور بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا * اور ختنہ مین شادی اور محفل اور رسم و رسوم کرنا * اُس محبوبون کو معاذ اللہ قبرون کے پاجھنڈے نشانون کے سلام کو لیجانا * اُسکے ہاتھ پاؤن کنگنا باندھنا اور اُسکے ہاتھ پاؤن مین لوہا رکھنا * اور رسوم منگنی کے کرنا بیڑے بانٹنا و غیرہ * اور شادی نکاح مین اُسوقت باندھنا * اور ہردو ایذو دن پر

(حاشیہ: پورے ط + کرنی — کرنی — کرنی — رسوم منگنی کی کرنی + عـ ـ)

پان یا جوہنے کے نیچے دینا * مہتابی اور آتش بازی اور پھول
کٹھولی * اور روشنی کے سبد چھپان اور تیتیان اور ناچ
اور زرد نار نجی یا سرخ کپڑے پہنا کنگنا باندھنا مرد کو مہندی
لگانا سہرا باندھنا * اور ٹوٹکے گانا اور جلوہ کرنا * اور شادی سے
پہلے برادری کا کھانا کرنا * اور چوتھی کھیلنا محرم میں عورت
سے صحبت نکرنا * اور عورت کو زینت ترک کرنا * چار پائی
پر نسونا * تعزیے بنانا شدے نکالنا * عام کھڑا کرنا محرم کی
محفل کرنا مہندی بنانا * اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن کو
نامبارک سمجھنا * اور آخری چہار شنبہ کو سیر کو جانا * اور ربیع
الاول میں مولود کی محفل زینت دینا * اور جب وہاں ذکر حضرت
کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا * کہ روح حضرت کی
وہاں آئی ہی * اور ربیع الثانی کے گیارہوین کرنا * اور
جمادی الاول میں مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلّے کو
عرس میں جانا وغیرہ سہون * اور شعبان میں آتش بازی
چھوڑنا * اور حلوا لگانا اور چراغ بہت سے جلانا * اور رمضان
میں آخر جمعہ کو خطبہ الوداع پڑھنا اور قضا عمری کا پڑھنا * اور
شوال میں عید کے روز سویان پکانا * اور بعد نماز عید کے
بغلگیر ہو کر ملنا * یا مصافحہ کرنا * اور ذی قعدہ کے مہینے میں نکاح نکرنا *

ٹیکے دینے۔ یا۔ ٹکلے دینے۔ تیتیان +
کھیلنی
صحبت نکرنی
تعزیے بنانے شدے نکالنے
محفل کرنی مہندی بنانی
ترتیب دینی
ربیع الثانی کی گیارھویں کرنی
وغیرہ مہینوں میں افترا کی رسم ریت کرنی غلط
چھوڑنی
دوگانہ شمس
پکانی

... علینا ردا

و د و ابن ماجه والدارمي و ابن مخصوص بالحضرت الست جنانکه در فصل ثانی بروایت جریر ... از عبدالحق ... عن جریر بن عبدالله البجلي ان النبي صلی الله ... رواه احمد و گفته اند که ابن مخصوص ...

پڑھنا اور ہولی دیوالی وغیرہ کفار کے رسوم کو ماننا اور اونٹ

اور گدھے و خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتوں کا

مردوں سے یا مردوں کا عورتوں سے سلام علیک کرنے کو معیوب سمجھنا

اور اسیطرح خوردوں کا بزرگوں سے یا بزرگوں کا خوردوں سے سلام

علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا * اور خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا

مانگنا یا بیٹھ کر خطبہ پڑھنا اور دعا و اسکے سلف کے عقائد

سے انحراف کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود یا جبر قدر کے

مسئلہ میں گفتگو کرنا اسکے اسرار کی بہت سی تحقیق میں مشغول ہونا

اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور حضرت علی مرتضی رض کو

حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض سے افضل جاننا اور حضرت

ابوبکر اور حضرت عمر رض کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہل

بیت یا اصحاب ان کے حق میں بد اعتقادی یا انپر طعن کرنا اور مقلد

کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا

راسکے باجات ... کو بہتر جاننا اپنی ذات ... نسبت کی برائیان

کرنی آپس میں ایکدوسرے کی گفتگو اور حرکات و سکنات و تحریر

میں تعظیم زیادہ کرنی مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا اور شادیوں میں

خرچ بیجا کرنا بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا مصیبت میں چلانا

پیٹنا زیادہ سوگ میں بیٹھنا اپنے جسم اور مکان اور سواری وغیرہ

پڑھنی ... سلام کنند ... عجوزہ ... السلام علیک ... جاننی ... سننے کو ... ایسی میں ایکدوسرے ... سوگ میں

بی ایمانت بہت سی تری عرض کرتے پاتے ہین اور سوا اسکے ہزارون رسمین
ورایج ہاین کہ ہزارون آدمی یہ رسمین کرتے ہاین اور بہتیرے اوسکے
منع بھی کرتے ہاین سو قطع نظر اور دلیلون سے جب مسلمانون مین اختلاف
پڑا اور اس بات کا جھگڑا آ پڑا تو ایسے وقت مین حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف اور حاکم بنانا چاہیے
اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین بھی لڑکے پیدا ہوتے
تھے عورتین زچا ہوتی تھین اور لڑکون کے ختنے ہوتے تھے اور قرآن
پڑھانا اُن کو شروع ہوتا تھا اور لوگون کے نکاح ہوتے تھے اور لوگونکو
بیماریان ہوتی تھین اور لوگ مرتے تھے اور قبرین بنتی تھین اور
اور چالا اور برس روزگذرتا تھا اور محرم اور صفر وغیرہ مہینے
آتے تھے تو ایسے وقت مین حضرت کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے
تھے اور حضرت کے اصحاب کس طرح عمل مین لاتے تھے پھر
اگر اُن کامون کا برا ہونا حضرت کے فعل اور قول اور تقریر
سے ثابت ہو تو چاہیے کہ مسلمان خوش ہو کر دل سے قبول
کرلین اور ویسا ہی حضرت کی مرضی موافق عمل مین لاوین
اور جو شخص اسکی برائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا
ہو اور اُن کامون کا ترک کرنا برا جانے تو معاف جاننا کہ وہ
شخص اس آیت کے حکم بموجب مسلمان نہین اور بے شبہ

بات ہی کہ حضرت کے اور اصحابوں کے اور تابعین بلکہ تبع
تابعین کے بعد پھر رسمیں رایج ہوئیں تو آپ معلوم کیا چاہئے
کہ حضرت نے نئی نئی رسموں اور ایجادی کاموں کے حق میں کیا
فرمایا ہو سنا چاہئے * عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا
هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین میں جو چیز
اسمیں نہین تو وہ چیز باطل اور رد ہی * ف * یعنے جسنے ایسی
چیز دین میں نکالی کہ جسکی دین میں اصل ہی نہو سو وہ چیز باطل اور
رد ہی اور نئے کام دو طرحکے ہیں ایک وہ کہ حضرت کے یا صحابون کے
یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت میں ایسا واقعہ نہوا کہ اُس نئے کام کی
حاجت ہوتی بعد اس زمانے کے ایسا واقعہ ہوا کہ اُس نئے کام کی
حاجت ہوئی * مثلا حضرت کے وقت میں صحابہ رض کے وقت
یا تابعین کے وقت تک سب کو صرف نحو پڑھنے کی یا قرآن
میں زیر زبر بنانے کی یا فقہ کی کتابیں تصنیف کرنے کی حاجت
نہوئی * اسواسطے کہ سب مسلمان عرب تھے کلام اللہ کو بے صرف

نحو کے سمجھنے تھے اور بے زیر زبر کے صحیح پڑھتے تھے اور اکثر
لوگ مسایل کے عالم تھے اور اختلاف کم تھا سو انکو احتیاج
بھی نہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوے بناتے بعد اس زمانے
کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہنچا
تب احتیاج ان چیزونکی ہوئی اور بموجب اشارے آیات
اور احادیث کے یہہ چیزین بنائی گئین تو یہہ چیزین کہ وسیلہ
علم کے ہیں جیسے صرف اور نحو اور علم قراءت اور اصول اور
فقہ اور کتابیں تصنیف کرنی اور اجتہاد وغیرہ چیزین ان لوگونکے
حق میں بدعت نہیں * اور دوسری طرح کے نئے کام وہ ہیں کہ
واقعہ بھی ہوا مگر حضرت کے یا اصحاب کے یا تابعین یا تبع
تابعین کے وقت میں وہ نئی چیز بے انکار کے جاری نہوئی تو وہ
چیز بدعت اور باطل اور مردود ہی * مثلا اسوقت میں لوگ
مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجا دسوان وچالیسوان
نہیں کرتا تھا اور اسطرح بے فاتحہ نہیں دیتا تھا اور یہہ
رسوم لوازمات میت سے کوئی نہاین سمجھتا تھا * یا مثلا
اسوقت میں لوگونکے نکاح ہونے تھے پر کوئی حنا چق اور آتش
بازی وغیرہ اور مصحف و آرسی نہیں کرتا تھا اور لوازمات نکاح
سے ان رسوم کو نہیں سمجھتا تھا تو ایسے سب کام باطل

اور مردود ہین اسواسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہی جسکے کرنے
مین خوبی اور بہتری اور ثواب ہوا ور نکرنے مین ثواب جاوے
یا الزام آوے اور برائی ٹھہرے یا عذاب ہو * سو دین کے کام
دو طرح کے ہین ایک وہ کام جو دل سے علاقہ رکھتے ہین جیسے
نیت اور اعتقاد اور فکر و بیان محبت عداوت وغیرہ * دوسرے
وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ کام یا عبادات ہین
یا معاملات ہین یا رسوم وعادات ہین تو ان دونون طرحکے کامون کا
مقرر کرنا اور ٹھہرانا اور بتانا اور ان کامون مین وقت اور
جگہہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا کام تھا اور اسیواسطے حضرت کو اللہ تعالی نے پیغمبر
کرکے بھیجا سو حضرت نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی
عبادت یا کوئی رسم نئی نکالی کہ اسکی مثال اور نظیر بھی دین
مین نہ تھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے
عقیدے اور عبادت اور رسم مین وقت یا جگہہ یا وضع
ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے مقرر کی سو وہ بدعت
اور باطل اور مردود ہی اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت
کرنا ہر شخص کا کام نہین یہہ مجتہد کا کام ہی * اخرج مسلم
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ
مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ
بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنہ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی باتونمین
سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہی اور بہتر راہونمین
سے راہ محمد صلعم کی ہی اور سب برے کامون سے برا کام وہ
ہی جو نیا ہی اور ہر نئی چیز گمراہی ہی یعنی سبب گمراہی کا
ہی * ف * یعنی اللہ تعالی آدمی پر باپ سے زیادہ مہربان
ہی کہ اُسنے اگلے دین سب منسوخ کرکے لوگونکی ہدایت
کے واسطے نئی کتاب قرآن مجید بھیجا اور اُسمین جو
باتین دنیا اور آخرت مین آدمی کے کام کی تھین بیان کردین سووہ
سب نئی باتون سے اچھی ہی اُسپر عمل کرو اور اللہ
تعالی نے حضرت کو پیغمبر کرکے بھیجا اُنھون نے قرآن کا سب
مطلب صاف صاف بیان کردیا اور عمل کرکے دکھلا دیا کوئی
بات باقی نرہی جسکی نئی ایجاد کرنے کی دین مین ضرورت
ہو پھر باوجود اُسکے جو دین مین کوئی نئی بات نکالے وہ سب
برائیون سے زیادہ بری ہی کہ دین مین نئی بات نکالنا گویا اپنی

قائم کرنی ہی

طرف سے ایک شرع جدا قایم کرتا ہی تا قرآن میں اور حضرت کے روبیٔہ اور کام میں نقصان بتاتا ہی گویا یہہ دعوی کرتا ہی کہ یہہ بات خدا یتعالی نے قرآن میں نکہی اور نہ رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوئی جو کہہ جاتے مگر اب ہم نے نکالی اور جو بات ایسی ہو کہ جسمیں ایسی بری بات نکلتی ہو وہ صریح گمراہی ہی اسیواسطے بدعت کا کام سب بدکاموں سے زیادہ بد ہی کہ بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت کو نیک کام جان کر کرتا ہی تو اسکو کبھی توبہ کرنے کا خیال بھی نہیں گذرتا اسیواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتیں گمراہی ہیں * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صلعم اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ * ترجمہ * مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس سے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیوں میں سے تین پر ہی ایک گناہ کرنے والا حرم میں دوسرے چاہنے والا اسلام میں اگلے کافروں کی عادت کے کام تیسرے چاہنے والا مرد

مسلمان کا خون ناحق صرف آسواسطے کہ بہاوے اُسکا
خون * ف * یعنے جو شخص گناہ کرتا ہی تو اللہ صاحب اُسپر
ناخوش ہوتا ہی اور اُسکی طرف غضب الٰہی متوجہ ہوتا ہی
سو جتنے آدمی دنیا میں گناہ کرتے ہیں جسقدر غضب الٰہی
اُن سب لوگوں کی طرف ہوتا ہی اُن سب سے زیادہ
غضب الٰہی اُسپر ہوتا ہی جو کعبہ شریف کے حرم میں
گناہ کرے اور جو شخص کا فروں کی رسم مسلمانوں میں
جاری کیا چاہے اور جو کہ مسلمان کا ناحق خون کرنا چاہے اسواسطے
کہ وہ شخص گویا اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہی کعبہ شریف
کو اللہ صاحب نے اپنا گھر ٹھہرایا اور وہاں کے ادب کا اور
وہاں عبادت کا حکم دیا پھر جسنے وہاں کا ادب نکیا گناہ کیا
تو اُسنے نہایت بے ادبی کی بات شبیہ جیسے کسی نے باوجود
منع کرنے کے بادشاہ کے روبرو دیوان خاص میں قصور اور
بے ادبی کی اور اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پیدا کیا اُسکے آنکھ
ناک کان اعضا درست بنائی اُسکو بڑہایا دنیا میں جگہہ دی
پھر ایمان اُسکو دیا پھر جسنے اُسکو مار ڈالنے چاہا تو اُسنے
گویا اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کیا کہ جسکو اللہ تعالیٰ رکھا چاہے اسکو
یہہ مٹایا چاہتا ہی * اور اگلے لوگوں نے اپنی عقل سے کچھ رسم

غضب الٰہی

خدانے اسکو بڑھایا

روپے نکال لئے تھے کہ انکو وہ نیک جان لے تھے اللہ تعالی
نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دے کر یہ سمجھایا * اور
حکم کیا ہے کہ اگلے کافرون کی رسم رسوم کو مٹا دین اور لوگونکو
اسکے کرنے سے باز رکھین پھر جو شخص وہ رسم رسوم
اگلے کافرون کی پھر جاری کرے اور چاہے کہ مسلمانون مین وہ
رسمین جاری ہو جاوین تو اسنے گویا شریعت کے مٹانیکی
بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونے کی تدبیر کی تو گویا یہہ شخص
خدای تعالی کا مقابلہ کیا چاہتا ہے کہ جسکو خدا مٹایا چاہے یہہ جاری
کیا چاہتا ہے اور خدای تعالی کا دشمن ٹھہر جاتا ہے
اور اگلے کافرونکی بھی رسمین اور عادتین تھین کہ اپنے مولویون
درویشون کی نکالی ہوئی بات تو عین خدا ہی کا حکم سمجھنا
اور باوجود مخالفت فرمودے خدا اور رسول کے اُس بات
کو غلط نہ جاننا اور نہ چھوڑنا اور خدا اور رسول کے کلام کے مقابلہ
مین اس بات کی سند پکڑنا اپنے باپ دادے کی رسم رویہ کو
مقدم جاننا سنہ کے مقابلہ مین اسکی دلیل اور سند پکڑنا
دنیا کی طمع یا لوگون کے برا ماننے کے خوف سے یا نفسانیت
کی راہ سے سچا مسئلہ بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام الرسول
مین تحریف یعنی کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق

انکو وے نیک جانتے
مٹانے کی
یہی رسم وعادت تھی
اسکو
اُس
اس بات کی سند پکڑنا
پکڑنی
کرنی

مسئلہ تاویلی تراش لینا صاف کلام کا رد یہ اختیار کرنا اپنی
ذات و نسب و خاندان پر فخر کرنا اُستادون کی اپنا
مردون کے بیان کرکے چلا کر رونا پیٹنا غم مین سیاہ کپڑے
پہننا قبرین بلند کی بنانا قبرون پر یا مقبرے مین اُسکی تاریخ
وغیرہ لکھنا مقبرے بنانا قبرون پر مسجدین بنانا وہان کھانا
چڑھانا باجے راگ کو عبادت سمجھنا نوروز ماننا صفر کے
مہینہ کے تیرہ دن نامبارک سمجھنا سعادت نحوست
ستارون کی اور دنون کی ماننا جن پر اون کے ماننا کرنا شگون
لینا بزرگون کی منتین ماننا بزرگون کے نیاز اچھوتے ٹھہرانا
تصویرون کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچھ معجزہ
کرامت ہو اُسکو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا وغیرہ یہ
ہزارون رسمین اور عادتین سب یہود اور نصاری اور
مجوس اور منافقون کی اور مکے والے اگلے مشرکون کی ہیں اور
سوا اُسکے اور ہزارون رسمین ہندوؤن کی ہیں کہ لوگون
نے اپنے یہان رائج کرلین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ایسی ہی باتون کے مٹانے کو اور ایسے ہی رسمون کے
دفع کرنے کو آئے اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی
رسمین اور عادتین اختیار کرے اور مسلمانون مین جاری

پہلے معنے معلوم ہوتے ہیں ۱۲
رسم و رواج کی بنیا
پیٹنا
قبرین بلند بنانی۔ ط
مقبرے بنانے۔ قبرون پر مسجدیں بنانی۔ ط
مہینے کے
ماننی کرنی
ماننی کی
ٹھہرانے کرتی

کرے تو وہ شخص اس حدیث کے بموجب اللہ تعالی
کی طرف سے مغضوب ہی راندہ گیا خدا کے غضب میں گرفتار
اور خدا کے دشمنوں میں شمار * اس مقام پر معلوم رکھا چاہیے کہ ایک
قسم بدعت یہہ بھی ہی کہ اگلے کافروں کی رسوم اور عادات کو
اسلام میں جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام میں نئی نکالنی ٹھہری
بعضے شخص جو شبہہ کرتے ہیں کہ جس کام کی صریح برائی
قرآن حدیث میں نہیں آئی اسکو ہم کیوں برا جانیں سو یہہ
بات غلط ہی اسواسطے کہ جس کام کی ہمکو خدا اور رسول کی
طرف سے اجازت نہوئی وہ کام ہمکو منع ہی * اَخرَجَ مُسلِم
عَنِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِن نَبِيٍّ بَعَثَهُ
اللهُ فِي اُمَّتِهٖ قَبلِي اِلَّا كَانَ لَهٗ فِي اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّونَ وَاَصحَابٌ
يَاخُذُونَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقتَدُونَ بِاَمرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا مِن بَعدِهِم خُلُوفٌ
يَقُولُونَ مَا لَا يَفعَلُونَ وَيَفعَلُونَ مَا لَا يُؤمَرُونَ فَمَن جَاهَدَهُم
بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ وَمَن جَاهَدَهُم بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ وَمَن
جَاهَدَهُم بِقَلبِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَيسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الاِيمَانِ
حَبَّةُ خَردَلٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رض
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا

اللہ تعالی نے اُسکی امت پاس مجھ سے پہلے تو ہوتے تھے
اُسکی امت میں کچھ لوگ صاف دل اُسکے مددگار اور یار کہ
اخذ کیا کرتے تھے اُس نبی کا رویہ اور عمل کرتے تھے اُسکے حکم
کے موافق پھر یوں ہوتا کہ پیدا ہوتے اُنکے بعد بد رویہ لوگ کہ
وے کہتے جن کا وہ لوگوں کو کہتے جو خود نہ کرتے اور کرتے ایسے کام جسکا حکم نہوتا تو جسنے
جہاد کیا اُنپر اپنے ہاتھ سے سو وہ مسلمان کامل ہی اور جو
جہاد کرے اُنپر اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہی اور جو
جہاد کرے اُن پر اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہی اور نہیں
ہی بعد اُسکے کچھ ایمان رائی کے دانے برابر * ف * حضرت
نے اپنی امت کے خبردار کرنے کو اگلے پیغمبروں کی امتوں کا
حال بیان کیا سو حضرت کی امت کا بھی حال ہوا کہ حضرت
کے اصحاب صاف دل پاک باطن لوگ تھے کہ حضرت کے
مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم موافق عمل کرتے تھے بعد ایک
مدت کے ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ لوگوں کو اور کچھ بتاتے
لوگوں کو نصیحت خود فضیحت بدیگران
اور آپ اور کچھ کرتے خود فضیحت بدیگران نصیحت اور ایسے کام کرتے جسکا جن کا
حکم نہیں ہوا * یعنے نئے نئے ایجادی کام بدعت کے سو حضرت نے
فرمایا کہ جو کوئی اُنپر ہاتھ سے جہاد کرے کہ اُنکو مارے اور
اُنکا وہ بدعت کا کام متغیر کر دے اور توڑ ڈالے اور اُسکا کار

خانہ برہم کردے سو وہ کامل مسلمان ہی اول درجے کا اور جو کوئی صرف زبان سے منع کرے بدعت سے اور اُسکی برائی بیان کرے اور بدعتی کو نصیحت اور بدعت کو فضیحت کرے وہ بھی مسلمان ہی دوسرے درجے کا * اور جو شخص اُس بدعت کے کام کو دل سے برا جانے اور فکر اور تدبیر اُسکے دور ہونے کی کرے اور بدعتی سے دل نہ ملاوے وہ بھی مسلمان ہی تیسرے درجے کا ضعیف الایمان * اور جو اتنا بھی نہو اُس مین رائی برابر بھی ایمان نہین * ف * اِسے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی ہو جد بدعت ہو اُسکے ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان سے جسقدر ہو سکے اُسقدر بدعت کے موقوف ہونیکے واسطے کوشش کرے اور بدعت کے کام کو توڑے اور زبان سے بدعتیونکو نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے بدعت کو برا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نہ رکھے اور رکھے تو ایمان مین نقصان ہی اور جسقدر بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے اُتنا ہی ایمان کامل ہو اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ جس کام کا حکم نہ ہوا اگرچہ منا ہی اور ممانعت بھی نہوئی اُس کام کو کرنا بدعت ہی ممنوع مثلاً کہنیون تک دونو ہاتھ وضو مین دھونا فرض ہی اور بغلون تک دھونا ضروری

منع بھی نہیں اور حکم بھی نہیں تو اب کوئی شخص اگر وضو
مین بغلون تک دونا ہتھ دھووے اور جانے کہ مین اچھا کرتا
ہون تو اُسکو منع کرینگے کہ وضو مین اِس طرح دونون ہاتھ
دھووے کا حکم نہین ہوا یا مثلا اذان مین اول چار دفعہ اللہ اکبر
کہنا چاہیئے پھر کوئی پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لاوے کہ پانچ
دفعہ اذان مین اللہ اکبر کہنا منع نہین آیا تو اُسکو رد کرینگے
اور یہی کہینگے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہنے کا حکم نہین آیا یا مثلا
اذان مین اشہد ان محمد الرسول اللہ کے ساتھ کوئی یون
کہے کہ اشہد ان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو اُسکو منع کرینگے یا مثلا فجر کے دو سنت مقرر ہین کوئی تین
یا چار رکعت سنتین فجر کو پڑھے تو اسیطرح اُسکو بھی
منع کرینگے اور یہی کہینگے کہ اِس طرح سے حکم نہین ہوا منع
کرنے کو صرف یہی دلیل کافی ہی کہ اِس کام کی شریعت
مین صریحۃ یا اشارۃ اجازت نہین آئی مگر ان کام کرنیکے
واسطے البتہ دلیل چاہیئے اور حکم بتلائے خواہ آیات ہو یا
حدیث ہو یا حضرت کے اصحابون کا اور تابعین کا عمل اور اتفاق ہو *
اَخرَجَ التِرمذیُّ عَن عَبدِ اللہِ بنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیَاتِیَنَّ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی

بني اسرائيل حذو النعل بالنعل حتى ان كان منهم
من اتى امه علانية لكان في امتي من يصنع ذالك وان
بني اسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق
امتي على ثلث وسبعين ملة كلهم في النار الا ملة
واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما انا عليه و
اصحابي وانه سيخرج في امتي اقوام تتجارى بهم
تلك الاهواء كما تتجارى الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا
مفصل الا دخله * ترجمه * مشکوة کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنة میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمرو رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت
میری امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے ایک جوتے
کے برابر دوسرے کے یہاں تک کہ اگر ہو ان میں کوئی ایسا
کہ اسنے برا کام کیا اپنی ماں سے علانیہ تو البتہ ہوگا میری
امت میں بھی ایسا شخص کہ کریگا ایسا اور بنی اسرائیل
پھوٹ کر ہوئے بہتر فرقے اور پھوٹ کر ہو جاویگی میری امت
تہتر فرقے کہ سب وہ دوزخی ہونگے سوا ایک فرقے کے اصحابوں
نے عرض کیا کہ کونسا ہی وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ فرمایا وہ
لوگ جو اس طریقے پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے

ذلک م
ثنتین م
رواه الترمذی وفی روایة احمد وابی داود ثنتان وسبعون فی النار
الکلب م
ایک جوتی کی برابر دوسرے جوتی سے
اگر ہوا ہو
سب وے
عرض کی
وے لوگ

یار ہو اور یون ہوگا کہ نکلینگی میری امت سے ایسی
گروہ کہ جاری ہونگے اُن مین وے بدعتین جیسی
جاری ہوتی ہے کاٹ کاٹ والیکو نہین باقی رہتی اُسکی کوئی
رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر پیٹھ جاتی ہے اُسمین * ف * یعنے جیسی
کہ کتے کاٹے کی بیماری آدمی کے بالکل رگ و ریشے گوشت
پوست جوڑ بند مین پیٹھ جاتی ہے ویسے ہی ایک زمانہ میری
اُمت پر ایسا آویگا کہ لوگون مین بدعتین جاری ہو جاوینگی
عقیدے اور عبادتین اور وظیفے اور روزے نماز صدقے خیرات
مراقبے نئی نئی طرح کے نکالینگے اور مسلمانون کے دین مین
یہود نصاری سے بھی زیادہ پھوٹ پڑیگی کہ وے تو بہتر ہی
فرقے ہو گئے یہ تہتر فرقے ہو جاوینگے سو ایسا ہی ہوا کہ کوئی
خارجی ہوا کوئی رافضی ہوا کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی
کوئی آزاد کوئی ستھرا شاہی اور کوئی سنی سو حضرت نے
فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحابون کے عقیدے
اور طریقے اور رسم اور عادت کے موافق یعنے سنت کے
موافق عمل کرنے والا جو فرقہ ہو وہ بہشتی * اور جتنے اور باقی
سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتین نکال کر گروہ گروہ متفرق ہو گئے
وے سب دوزخی ہونگے اس حدیث سے معلوم ہو کہ جو شخص

یہ تو ترمذی کی روایت ہے اور امام احمد اور ابی داود کی روایت میں ہے معاویہ سے یہ بات ہے کہ بہتر ملتین دوزخ میں ہیں اور ایک جنت میں اور وہ جماعت ہے ... یعنے دیوانے کتے کا زہر

آویگا

ہو جاوینگے

ستھرا شاہی

والے سب سو ہی فرقہ بہشتی ہے

کہ پیغمبر خدا ﷺ کے اور حضرت کے یاروں کے عقیدے
اور رسم اور عادت اور عبادت کے موافق اپنا عقیدہ
اور عبادت اور رسم اور عادت درست رکھے وہ تو جنتی
اور سچا سنی مسلمان سنت کے موافق ہی * اور جو شخص اُنکے
عقیدے اور عادات اور رسوم و عبادات کے سوا اور
طریقہ نکالے یا اُنکے طریقہ میں کچھہ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے
واسطے دوزخ کی راہ صاف کرتا ہی اُن کے طریقہ میں کیا
نقصان پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعوی
کرے جھوٹے نام سے کام نہیں چلتا الزام آتا ہی * اَخرَجَ
التِّرمِذِیُّ عَن اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللہِ ﷺ یَابُنَيَّ
اِن قَدَرتَ اَن تُصبِحَ وَتُمسِي وَلَيسَ فِي قَلبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ
فَافعَل ثُمَّ قَالَ یَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِن سُنَّتِي وَمَن اَحَبَّ سُنَّتِي
فَقَد اَحَبَّنِي وَمَن اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الجَنَّةِ * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں لکھا ہی کہ
ذکر کیا ترمذی نے کہ انس رض نے نقل کیا کہ مجھکو پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای بچے اگر تجھہ سے ہو سکے کہ صبح اور شام
کرے اور تیرے دل میں کسیکی طرف سے کدورت اور میل
یعنے کینہ حسد اوت نہو تو کر پھر فرمایا کہ ای بچے یہہ میری سنت ہی

طریقہ جھوٹھے

۳ توصم ..

اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو تو اُسنے مجھی کو دوست رکھا

جس نے

اور جسنے مجھکو چاہا اور دوست رکھا تو وہ ہوگا میرے ساتھہ بہشت بیچ
* ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی دوستی یہی
ہی کہ سنت کے موافق عمل کیجئے اور یہہ بھی دریافت ہوا
کہ جو شخص سنت کے موافق عمل کرے وہ بڑے مرتبہ کا
بہشتی ہی کہ بہشت بیچ پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھہ ہوگا * تو ہر
مسلمان طالب بہشت کو چاہئے کہ جسقدر ہو سکے اُس قدر
سنت کو اختیار کرے اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے
باہر آ رہے اور ایک سنت یہہ بھی ہی کہ شام سے صبح تک
اور صبح سے شام تک یعنے مدام کسیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ

نہ رکھے

دل بیچ نرہے * اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ
اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ * ترجمہ مشکوٰة کے باب الاعتصام بالکتاب

بیہقی

والسنہ بیچ لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے

فساد کے وقت

چنگل مارا یعنے عمل کیا میری سنت پر میری امت کے فساد کیوقت
تو اسکو سو شہید کا ثواب ہی * ف * یعنے جب امت کے اوس
طرح طرح کی بدعتیں ایجاد کر لینگے اور پھر ایک اپنی بدعت

کو نیک جان کر ذوق شوق سے عمل میں لاویگا اور ہزاروں
بدعتیں ہونگی پھر بعضے بدعت کو کوئی فرض جانیگا اور بعضے کو کوئی
واجب بناویگا اور بعضے کو کوئی سنت ٹھہراویگا اور مصلحت وقتی
اور دنیاوی قرار دیگا اور کوئی رسم اپنے بزرگوں کی جانکر اور عوام کے
طعن کے خوف سے عمل میں لاویگا اور ہر ایک اپنی بات پر اڑ رہیگا
تو ایسے وقت جو شخص سنت پر عمل کریگا اور اس بدعت
سے کنارہ کریگا اور حضرت کے طریق کو نہایت مضبوط پکڑیگا
اور اسی حال میں نچھوڑیگا تو اسکو سو شہید کے موافق
ثواب ملیگا اسواسطے کہ ہزاروں بدعتی اسکے دشمن
ہونگے اور اسکو برا کہینگے بلکہ اسکی جان اور آبرو کھونے کی
فکر میں رہینگے اور وہ موافق سنت کے خود صبر کریگا اسلئے
اسکو سو شہید کے برابر ثواب ملیگا سو اب اسی اختلاف
اور بدعات کا وقت ہی کہ ہر شخص اپنے ہی گناہی اور جسکے
جو جی میں آتا ہی بے دھڑک عمل میں لاتا ہی پھر کوئی آپ
ہی نئی نئی باتیں ایجاد کرتا ہی اور کوئی غیر مذہبوں اور بددینوں
سے رسوم و بدعات یاد کرتا ہی اور یہ سب خرابیاں
اسی سے پڑیں کہ لوگوں نے قرآن وحدیث پڑھنا اور اسکے
معنے دریافت کرنا چھوڑ دیا یا اس علم شریف میں محنت کرنے
کرنا چھوڑ دئے

بعضی

اپنی

گی

اور عاجز ہونے لگے برتے * اخرج احمد و البیہقی عن جابر رض ان النبی ﷺ حین اتاہ عمر رض فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود و النصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی * ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نے کہ جابر رض نے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آئے حضرت عمر رض اور کہا کہ ہم سنتے ہیں باتیں یہود کی اون سے ہمکو اچھی معلوم ہوتی ہیں ہمیں سو بھلا تم اجازت دیتے ہو ہمکو کہ ہم لکھہ لیں اُس میں سے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تم بھی حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاریٰ ہوسکے میں تو لایا ہوں تمہارے پاس شریعت روشن اور صاف اور اگر زندہ ہوتے موسیٰ تو نہ بن آتی اُنکو کچھہ سوا میری پیروی کے * ف * یعنی جس دین میں نقصان ہوتا ہی اور سب احکام نہیں کہلاتے تو اُس دین کے عالم اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ فلانے کام میں کیا حکم کیجئے اور کیا فتویٰ دیجئے اور فلانے کام کو کیونکر کریں تو وہ لوگ

مثل یہود و نصاریٰ کے حیران ہوتے ہیں ایسے لوگ مقلد ہوتے ہیں

حاشیہ

ویسے

اور دین والے لوگوں سے سیکھہ کر ویسا ہی کرتے ہیں جیسے
یہود اور نصاری کہ جب انہوں نے اپنے دین میں سب احکام
نہ پایا یا دین کے احکام انکی سمجھہ میں نہ آئے تو اور دین والونکی
باتیں حیران ہو کر انہوں نے سیکھہ لیں سوا اس دین
اسلام میں اللہ تعالی نے سب احکام بیان کئے اور اسکی
تفصیل پیغمبر خدا ﷺ سے بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات
میں اشتباہ اور دھوکھا نہ تھا اور اس شریعت سے کسی اور
دین کی حاجت نہ ہی اور سب اگلے دین منسوخ[۲] گئے اگر اسوقت
میں یہودیوں کے پیغمبر حضرت موسی علیہ السلام بھی
زندہ ہوتے تو اسی شریعت پر چلتے سو یہود ونصاری کس
گنتی اور شمار میں ہیں اور کیا چیز ہیں جو ہم ان سے باتیں
سیکھیں پھر اگر ہم ان سے دین کی باتیں سیکھیں تو
گویا اپنے دین کو ناقص اور انکے دین کو کامل اور پورا جانیں اور
اس بات سے ایمان میں نقصان آتا ہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اور دینونکے علم پڑھنا[۲] اور دین والوں سے باتیں
سیکھنا اور اختیار کرنا چاہئے مگر ہاں جو کوئی اور دین والونکی
باتیں اس سے پرہیز کرنے اور بچنے کے لئے یا رد کرنیکے
واسطے دریافت کرے تو یہہ جدی بات ہے تو اب اشخص

نہ پا سے

[۲] ہو

[۲] اور ما

سیکھنی اور اختیار کرنی

رد کرنے کے واسطے

چاہیے کہ پہلے آپ مسلمانی دین ہین انکا اور مضبوط اور عالم
ہولے اس زمانے کے اکثر لوگ اسی سبب سے گمراہی
ہین پڑ گئے کہ اپنے دین کی تو خبر نرکھے اور کچھ رسم رواج یہود
کے اور کچھ نصاری کے اور کچھ ہنود کے سیکھہ لئے اور
کرنے لگے اور پھر اُسکو اپنے دین کی بات جانتے ہین چنانچہ
اکثر جاہل جب نصاری کی قبرین پکی اور اُونچی اور اُسپر
مقبرے قبے بنے ہوئے اور اُسپر تاریخین اور نام مردونکے
لکھے دیکھتے ہین یا ہنود اُن کی شادی اور موت کے رسوم دیکھتے
ہین تو کہتے ہین کہ ایسی باتین ہمارے بھی دین ہین ہین اور
یہہ نہین جانتے کہ اس دین کے نادانون نے اُنہین لوگون سے
یہہ سیکھہ لئی اور اپنے کو اُنکے مشابہ کرلیا اور پھر اگر کوئی
نصیحت کرے تو اُس سے رد وبدل کرتے اور جھگڑتے ہین
* اَخرَجَ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ عَن اَبِي اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَومٌ بَعدَ هُدًى كَانُوا
عَلَيهِ اِلَّا اُوتُوا الجَدَلَ ثُمَّ قَرَءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ هٰذِهِ الاٰيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَل هُم قَومٌ خَصِمُونَ
* ترجمہ * مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ہین
لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رض

نے سیکھہ لیں

بعد از فتح ... شدت ... بغض و عناد ... ستیزہ و تعصب ... تنزہ ... کنند ... باطل را و برانداز ... ... را

سبب نزول این آیت آنکہ چون قولہ تعالی انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جہنم نازل شد مشرکان شاد شدند ... آوردند کہ عیسی معبود نصاری است و بتان ما ... ۱۲ ... ما راضی ہستیم کہ ... بتان ما ... این بحث مشرکان محض از راہ جدل بود وگرنہ کلمہ ما تعبدون مشتمل است ... موضوع است ... ذوی العقول وارد ... اند کہ ... مجادلہ مذکور ... نموده کہ ... جاہل بوده باعث فہم ... مستفاد از ترجمہ عبد الحق علیہ الرحمہ

نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
گمراہ نہوئی کوئی قوم ہدایت پانیکے بعد جس ہدایت پر تھے
مگر اس سبب سے کہ ملا اُنکو جھگڑا پھر پڑھی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ
تجھسے بحث نہیں کرتے ہیں کافر مگر جھگڑے سے بلکہ یہہ لوگ
نرے جھگڑالو ہیں * ف * یعنے جھگڑا اسکو کہتے ہیں کہ آپ
ناحق پر ہو اور حق والے کو مٹانے چاہے سو فرمایا کہ دین کے
کام میں جب تک اگلے لوگ حق بات کو مانتے رہے نیک
نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو
رایج اور جاری کرنے لگے اور حق بات میں چون وچرا
کرتے اور اُسکو مٹانے لگے تب گمراہ ہو گئے سو
مسلمان کو چاہیے کہ بدعت کے کام پر نہ جھگڑے اور حق
بات کی جو قرآن وحدیث میں لکھی ہو پیروی کرے اور جو
شخص بدعت کے لئے جھگڑے اور بدعت جاری کرے
انجام اُسکا گمراہی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
موقت میں اکثر کافر حق بات کو حق جانتے تھے اور پھر جھگڑتے
تھے سو اللہ تعالی نے اُن کو قرآن میں فرمایا کہ یہہ لوگ نرے
جھگڑالو ہیں اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کے واسطے

گمراہ نہوئی کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد جس ہدایت پر کہ تھے مگر جدل پاتی یعنے جھگڑا بھی پھر پڑھی الخ

تب تک

لگے

[illegible] وامثال [illegible]

پانی

خوبیں کرتے مگر اسواسطے کرتے ہیں کہ حق بات کو مکرا لیں
سبحان اللہ ایک مسلمان قرآن وحدیث سے ثابت
کرتا ہی کہ یہہ کام بدعت ہی اور کرنا نچاہیئے دوسرا اسکے
مقابلہ میں کہتا ہی کہ یہہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر
یا ہمارے شہر کے لوگ کرتے ہیں سو ہم بھی کرینگے
اور چھوڑینگے خدا اور رسول کے حکم کو بزرگوں کے کام
نکالے ہوئے سے کمتر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل
کام شریعت کے چھوڑ کر ناحق کی سختی اور تکلیف
وشاق دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی
میں پڑگئے * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدَ
اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ
عَلَیْھِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاھُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَھْبَانِیَّۃً
نِ ابْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنَاھَا عَلَیْھِمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ابوداؤد نے
ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ سختی نہ اختیار کرو اپنی جانوں پر
کہ سختی رکھے گا اللہ تمپر جس قوم نے سختی اختیار

کرینگے اور چھوڑینگے

نکالے ہوئے کام سے

بقایاہم

صوامع جمع صومعہ عبادتخانہ نصاریٰ دیر کلیسا رہبانیت

دیار جمع دار خانہ

صومعہ جمع آن دیار
در عقوبت
و سختی و دیر
تا تنزل و تکلیف کنند
باطل از عبرانند
نصاریٰ را -
سبب نزول این آیۃ
نوفر یا دبرآورد ندکرہ
شد ۱۰ بین بحث ہ
العقول موضوع الخ
فرمود کہ وسلے برلو

کریں

کی اپنے اوپر تو سختی رکھی اللہ نے انپر سو وہ باقی ہیں انہین مین سے گرجان ہیں اور دیہرون مین فرمایا اللہ تعالی نے کہ یہہ درویشی جو ایجاد کی ہی * اور بدعت نکالی ہی انہون نے سو ہم نے نہ فرض نہ کی تھی انپر * ف * یعنے بعضے لوگ یہود ونصاری مین درویش ہوتے تھے کہ آبادی چھوڑ کر جنگلون مین رہتے تھے اور ٹاٹ پہنتے تھے اور زنجیر بن گانون مین ڈالتے تھے اور اپنے کو آپ خوجہ کر ڈالتے تھے تاکہ زنا نہو جاوے اور جانتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہین سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہہ فقر اور درویشی جو انہون نے ایجاد کی سو ہم نے اسکا ان کو حکم نہین دیا ہے ہمارے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل کام اختیار کرتا ہی تو اللہ تعالی بھی اسکو چھوڑ دیتا ہی کہ وہ اسی مشکل اور سخت کامون مین پڑا رہتا ہی اور اسکی برائی اسکی سمجھہ مین نہین آتی سو تم ایسے سخت کام ایجاد نہ کیجیو تم کو اللہ تعالی نے شریعت مین بہت آسان کام بتائے ہین انکے سوا اپنی طرف سے بے حکم خدا اور رسول کے سخت و مشکل کام اپنے اوپر اختیار نکرو جیسے وصو اسکے مارنے اور سی مسلمان کابرتن اور ثانی

دیہرون میں

انھون

انھون نے

منتهای کفن ... صبوالیات و امثال آن

پانی

اور بدن اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو غسل
وغیرہ مین بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے
بار بار کہنا اور ہر عمل کے واسطے بے سبب ہندؤن کی
طرح نہانا اور لوگون کی صحبت سے پرہیز کرنا اور فلانے

ورد وظیفے معمولی

فلانے درود وظیفے معمولی خلاف سنت ضرور پڑھنا مثلاً جب

بدھ کا روز ۱۲

بدھ کا روز آوے اپنے کو ناپاک سمجھکر نہا کر کپڑے

بلا ضرورت وظیفہ ترقی مال و جاہ کے واسطے ۱۲

بدل کر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑھنا یا جب
فقیر بنکر گدی پر بیٹھے رہنا اور اپنے مکان سے باہر
نجانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے ورد
ایجاد کرنا یا اور کی ایجاد کے موافق قیود اور شروط سے پڑھنا

نماز معکوس

اور نماز معکوس پڑھنا اور ہفتہ مین ایک روز گوشت ترک
کرنا یا اچھا کپڑا اسباب نہ پہننا یا اچھا کھانا کہ حلال طیب ہو نہ کھانا
یا ایک ترکاری کا ترک کردینا یا کسی مہینے یا کسی روز
مخصوص مین کوئی چیز ترک کرنا یا شادی و موت کے رسوم کو

کی

لوازمات نکاح اور موت کے سمجھکر خواہ مخواہ بجا لانا
اور جب تک وہ رسوم اپنے معمولی نہون تب تک اس
نکاح و شادی و موت کو اچھا نہ سمجھنا اور جب تک وہ
لوازمات جمع نہولین تب تک ختنے اور شادی وغیرہ مین دیر کرنا

یا سنا اپنی وضع اور لباس معمولی خاندان کی تلوا اور وضع اور لباس
اور القاب کو اگرچہ مباح اور جایز ہو اپنے واسطے مکروہ
سمجھنا یا سال کے بعد ضرور سمجھہ کر فلانے فلانے بزرگ
کے لئے عرس کرنا یا سال کے بعد فلانے فلانے کی قبر کی زیارت
کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اسکے اور ہزاروں باتیں ہیں پھر
ایسے ایسے کاموں کو عبادت اور ثواب جاننا حالانکہ یہہ
سب بدعات ہیں لوگونکی ایجادی کہ اگلی استوں کے لوگ
ایسے ہی کام کر کر سختی میں پڑ گئے اور اللہ تعالی نے بھی
اپنی مہر اُن سے اُٹھالی اور اُنکو اُسی سختی اور
مشکلو نمیں چھوڑ دیا سو اُنہیں میں سے کچھ لوگ بعضے
خانقاہوں اور چلہ گاہوں اور درگاہوں اور دہروں اور
گرجوں میں باقی موجود ہیں * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان
کو چاہیئے کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھہرالے جو
کام خدا اور رسول نے عبادت بنادئی وہ عبادت جانے اور
بجالاوے اور جو چیز حلال اور مباح ہی اُسکو کھاوے اور
عمل میں لاوے مگر ہان بعض امر مباح یا حلال سے اگر کسی
بڑی عمدہ عبادت ما موریں خلل پڑتا ہو یا اُس مباح اور
حلال سے آدمی گناہ مین گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہہ اُس

سوا

ہوں

دیہروں

۲ اور رم

مباح اور حلال کو اُنہی ہی مطالب تک ترک کرڈے مگر
حلال اور مباح جانا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا
ہونے کے لئے طبیب کی علاج سوافق روٹی گوشت وغیرہ ترک
کرے پھر جب صحت ہو جاوے تب کھاوے اور یہہ بھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت مین جس کام کا جسقدر
حکم ہو اُتنا ہی ویسا ہی بجالاوے اپنی طرف سے احتیاط نام
رکھہ کر کچھ اور قیدین نہ بڑھاوے * اَخْرَجَ مَالِكٌ فِى الْمُوَطَّا
عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَرَكْتُ
فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ
* ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین
لکھا ہی کہ ذکر کیا امام مالک نے اپنی موطا مین کہ مالک بن انس
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑی ہین مین
نے تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جب تک مضبوط
پکڑے رہوگے اُن دونون کو ایک کتاب اللہ کی دوسری
سنت رسول اللہ کی * ف * یعنے آدمی کشاکش مین گرفتار
ہی دنیا اپنی طرف بلاتی ہی شیطان اپنی طرف کھینچتا ہی
باپ مان اپنے روئیے پر چلایا چاہتے ہین اور بادشاہ امیر اپنے رویہ
پر اور استاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنے

حسن کام

نہ بڑھاوے

تمسکتم

وضع پر اور جورو اولاد اپنی ہی مرضی کے موافق اور آدمی کو
اُن سب سے حاجتیں دربیش * سو اللہ تعالی نے کلام اللہ
مین اور رسول اللہ ﷺ نے حدیث مین دنیا کمانے کے اور شیطان
کے دفع کرنے کے حِیَل اور اسباب اور ماباپ کی
تابعداری کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمابرداری کی وضع اور
استاد و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی
نباہنے کے انواع اور جورو لڑکو نکے حقوق سب مفصل بیان
کئے تو جب تک آدمی اللہ کی کتاب یعنے قرآن اور پیغمبر
خدا ﷺ کے روئیے اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کسی
حال مین چھوڑے نہ تب تک ہرگز گمراہ نہو اور اگر قرآن کو اور
پیغمبر خدا ﷺ کی سنت کو چھوڑ دے تو دنیاداری کے سبب
یا ماباپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ و امیرونکی فرمابرداری
کرکر یا استاد و پیر کے بہکانے سے یا دوست آشنا کی اغوا سے
یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہو جاوے اور جو قرآن
و سنت کو مضبوط اختیار کرے تو ان سب کا کہنا اُسی بات
مین مانے جو کتاب اللہ و سنت کے موافق ہو اور نہین تو ہرگز نہ مانے بری
کم بختی اُسکی جو ایسی کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے جاوے
اور زیادہ تر بدنصیبی اُسکی جو اللہ ہادی مطلق اور محمد

حِیَل جمع حیلہ
مفصّل
تب تک
چل کر
مضبوط
مطلق

رسول ﷺ ہوئے برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بناوے* اخرج رزین عن ابن مسعود رض قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد ﷺ کانوا افضل ھذہ الامۃ وابرھا قلوبا واعمقھا علما واقلھا تکلفا اختارھم اللہ لصحابۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوھم علی اثرھم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقھم وسیرھم فانھم کانوا علی الھدی المستقیم * ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں لکھا ہی کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے کہ جسکو اچھا رویہ اختیار کرنا ہو اور سیدی راہ چلنا ہو تو چاہیئے کہ وہ راہ چلے اور پیروی کرے اُنکی جو مر گئے اسلئے کہ زندے پر فتنہ سے امن نہیں سو وہ لوگ اصحاب محمد ﷺ کے تھے کہ وہ افضل تھے اس امت میں اور نیک تر تھے دلوں سے اور نہایت دوراندیشہ تھے ازروے علم کے اور از بس کم تھے تکلف میں کہ اختیار کیا تھا اُنکو اللہ نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کے قایم کرنے کے واسطے سو دریافت کرو اُنکی بزرگیاں اور پیچھے چلو اُنھیں کے قدم بقدم اور جسقدر

لصحبتہ ص

چلنی

وے

دوربینی کم تھے

تکلفات میں یعنے بہت بے تکلف تھے م

اُنکی بزرگیکی قدر

پیچانو ص

ہتون کے مضبوط پکڑو اُنکی خوئین اور عادتین اسواسطے
کہ وے تھے سیدھی راہ پر * ف * یعنے نئی نئی راہین اور
روئین نہ نکالو اور جسکو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر خدا ﷺ
کے یارون کے قدم پر قدم چلے اور اُنہاین کے رسوم اور عادتین
خوب مضبوط ہو کر اختیار کرے اسواسطے کہ وے لوگ
نہایت صاف دل پاک باطن تھے اور اُنکو علم مین نہایت فہم اور
فراست اور سمجھہ تھی کہ دور کی بات سوجھتی تھی اور
تکلف اُن مین نہایت کم تھا اور ظاہرداری کم کرتے تھے
اسواسطے اللہ تعالی نے اُن کو اپنے پیغمبر کا مصاحب
بنایا تھا تاکہ اُن سے دین قایم ہووے سو اُن کی بزرگیان
اور خوبیان دریافت کرو اور وے صراط مستقیم پر تھے بعد اُن
کے جیون جیون پیغمبر صاحب کازمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے
گئے اُنکے کامون مین شیطان دخل کرتا گیا اور اُن مین نفسانیتین
پیدا ہوئین اور اختلاف بہت سا پڑا سو مسلمان کو ایسے
وقت یون ہی مناسب ہی کہ حضرت کے اصحابون کی راہ
کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور
سبکی اصل وجاری کرنے والے دین کے تھے اختیار کرے
اور نئی نئی باتین نہ نکالے نہ اور کی نکالی ہوئی پر چلے اور نہین تو

سیدھی

چلنی ہو

۲ قدر پہچانو کیونکہ

موت اور قیامت نزدیک ہی مرنے کے بعد اور قیامت
کو حال معلوم ہوگا* اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ
شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَ
يَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَاَقُولُ اِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ
اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ
غَيَّرَ بَعْدِي* ترجمہ * مشکوۃ کے باب الحوض والشفاعت
میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سہل بن سعد
رض نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے
آگے جاؤنگا حوض کوثر پر سامان درست کرنے کو جو شخص
ہو نکلیگا میری طرف پاویگا اور جو پیویگا ہرگز پیاسا نہوگا البتہ
مجھپر وارد ہونگے کئی فرقے کہ میں پہچانتا ہونگا اُنکو اور وے
پہچانتے ہونگے مجھکو پھر ایک پردہ ہو جاویگا میرے اور اُنکے
بیچ میں تو میں کہونگا کہ یہہ تو میرے ہیں تو کہا جاویگا کہ تو نہیں
جانتا کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں تھیں اُنہوں نے تیرے بعد تب
میں کہونگا کہ دوری ہووے دوری ہووے اُسکو جسنے
تغیر کیا میرے بعد دین کو * ف * یعنے روز قیامت کو جب
آفتاب میاں برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامھنے آویگا تو

لیردن

پس ہرکدام مین
دوری باد از مقام
قرب و رحمت
مرکسی را کہ تغیر
داد در دین و
سنت مرا بعد از
من ترجمہ شیخ
عبدالحق

احدثوا

سامھنے

تو نہایت گرمی کی شدت ہوگی اور لوگون کو پیاس لگیگی
اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودھ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ
سرد ہوگا اُس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر ﷺ آگے سے
جا کر ٹھہرینگے اور جو پیاسا اُدھر جاویگا حضرت اُسکو وہ پانی
پلاوینگے تو پھر وہ کبھی پیاسا نہوگا اس اثنا مین بدعتی لوگ
بھی جنھون نے دین کے کام مین نئی نئی باتین اور رسمین
نکالی تھین اور سنت اُٹھا کر بدعت ایجاد کی تھی حوض
کوثر پر جاوینگے تو بسبب اُسکے کہ وے کلمہ گو تھے اور نماز
روزہ ادا کرتے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب اُنکو پہچانینگے
کہ یہہ میری امت مین ہین اور وے لوگ بھی حضرت
کو پہچانینگے کہ یہہ ہمارے پیغمبر ہین * اِس عرصہ مین فرشتے
ایک پردہ اُن بدعتیون کے اور حضرت کے درمیان مین
آڑ کر دینگے اور حوض پر حضرت کے پاس اُنکو نہ جانے
دینگے تو حضرت رحمۃ للعالمین یہہ حال دیکھکر فرشتون سے
کہینگے کہ یہہ تو میری امت کے لوگ ہین اُنکو کیون روکتے
ہو وہ فرشتے عرض کرینگے کہ حضرت آپ کے بعد اُن
لوگون نے دین مین نئی نئی باتین نکالی تھین کہ وہ آپ کو معلوم

یہانپر تو حضرت یہہ بات سنکر ایسا ناراض اور بیزار اُن سے ہوجاوینگے کہ باجود اُس خلق عظیم کے اُن لوگونکے حق مین فرشتون سے ایسے آفت کے وقت مین کہ لیہ بیا سے محتاج ہونگے قیامت کے میدان مین فرماوینگے کہ دور کرو کہ اُنہون نے میرے بعد دین مین نئی نئی باتین نکال کر دین کی صورت بدل دی گویا دین ہی اور کر دیا بلکہ اصل دین مین خلل آگیا اور جس واسطے اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب کو رسول بناکر بھیجا تھا کہ بدعت کو مٹادین سو اُنہون نے اور بدعتین ایجاد کین * ف * یہان پر ایک بات اور بھی یاد رکھا چاہئے کہ اللہ تعالی نے قرآن لوگون کی ہدایت کے واسطے پیغمبر صاحب کی معرفت بھیجا اور دین دنیا کی سب باتین مجمل اور مفصل قرآن بابن بیان کر دین اور پیغمبر صاحب نے اُس موجب کر کے دکھا دیا اور مجمل بات کو مفصل کر کے بتادیا جب قرآن تمام ہوا اور حضرت کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے اللہ صاحب نے فرمایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا * یعنے آج کے دن کامل اور پورا کر چکا مین تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کر چکا مین تمپر اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا مین نے تمہارے واسطے

انھون
انھون
یاد

اسلام کو دین یعنے قرآن مین ہین نے سب باتین تمہارے
کام کی صاف صاف لکھہ دین اور دین پورا اور کامل ہو چکا اور
اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا نازل ہونا تھا سو پورا
ہو اچکا اُسکے بعد اگر کوئی کچھہ بات برتاوے اور نئی نکالے
ہو وہ بات قرآن سے باہر ہی اور اللہ کے فضل سے
دور اور دین اسلام سے بعید یا کوئی قرآن کے حکمون
مین سے کوئی بات گھٹاوے اور کم کرے تو دین مین
جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تھا نقصان کیا اور اللہ کا
فضل کم کر دیا * القصہ جب حضرت پیغمبر خدا ﷺ اور
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین دنیا سے جاتے رہے اور
قرآن کا علم کم ہوتا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور
دین مین نئی نئی باتین نکالتے گئے پھر اُن کے بعد جو
لوگ پیدا ہوئے اُن نئی باتون کو اپنے بزرگون کی
راہ و رسم جان کر اُس دین کی بات مین اُن رسمون کو
ملا کر کرتے گئے پھر اب ایسا ہو گیا کہ وہ رسم رسوم
اور دین کی بات ملکر ایک ہی بات ٹھہر گئی اور احمق
لوگ اُس بالکل مجموعہ کو دین کی بات اور مسلمانی کا کام
سمجھنے لگے تو دین جیسا اُس وقت مین حضرت کے اور اصحاب کے

ہو چکا برتا
گھٹاوے
گیا
کی کو
سمجھنے

سامھنے تھا جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تھی ویسا رہا * مثلاً ختنہ کرنا سنت ہی اُسمین کچھ اور اسباب اور سامان نہین چاہیئے اور حضرت کے اور اصحابون کے وقت مین اسیطرح بے تکلف لوگون کے ختنے ہوا کرتے تھے پھر پچھلے لوگون نے اُسمین نائی اونچین نکالین اور چھڑے کے کپڑے اور سہرا اور باجا اور راگ ایجاد کیا پھر ابکے لوگ جاہل اُن سب کامون کو ختنے کے لوازمات سے سمجھتے ہیں اور سنت مین بدعت ملا کر سنت اور بدعت کو ایک کردیا * وعلی ہذ القیاس نکاح وغیرہ مین بدعتین ایجاد کرکے نیک کام اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹھہرا لیا اور یہان تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی نیک بخت موافق سنت کے حضرت کے اور اصحابون کے روئیے موافق کرے اور رسم رسوم نکرے تو لوگون کے نزدیک اُس کام کا اعتبار نہو اور کم بخت بدعتی اور جاہل اُسپر ہنسی اور طعن کرین الله سب مسلمان کو بدعات سے بچا کر سنت کے موافق کرے آمین یارب العالمین * اور بعضے بدعتین بلکہ اکثر بدعتون کو لوگ ایمان کے کامون مین جانتے ہیں تو اب دریافت کیا چاہیئے کہ ایمان کسکا نام ہی اور ایمان کا کیا کام ہی

سامھنے

حضرت کے اور اصحاب کے سامھنے

ونچین نکالین

اب کے

موافق سنت کا

* الفصل الثانی فی ذکر حقیقة الایمان *

ترجمہ * فصل دوسری ایمان کی حقیقت کے ذکر میں *
یعنے اس فصل میں اُن آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہی جس
سے یہہ بات ثابت ہووے کہ ایمان کی حقیقت یہہ ہی
اور اصل ایمان کے یہ کام ہیں پھر جب یہہ بات ثابت ہو
جاوے تو عقلمند آدمی آپھی بوجھہ لے کہ برخلاف اُسکے
جو کام ہیں وہ بے ایمانی کے کام ہیں یا ایمان کے کام ہیں *
جاننا چاہیے کہ ایمان کے کام اللہ و رسول کے بتائے سے
معلوم ہوتے ہیں اور اپنی عقل سے نہیں بوجھہ جاتے اگر
صرف عقل سے معلوم ہوتے تو بڑے گمان مسلمان بقراط
اور ارسطاطالیس ہی ہوتے عقل کو شرع کے تابع
کرنا چاہیے اور شرع عقل کے تابع نہیں تواب دریافت
کیا چاہیے کہ اللہ و رسول نے کون کون کام ایمان کے فرمائے *
قال اللہ تبارک وتعالی * قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ * اَلَّذِیْنَ
هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ * وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ * وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فَاعِلُوْنَ * وَالَّذِیْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ * اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ
فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ * فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاءَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ هُمُ

جس

نہایں

بوجھے جاتے
سقراط

اَلْعَادُوْنَ* وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمَانٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ* وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ* اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ* الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ* هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ* ترجمہ* فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مومنون میں کہ کام نکال گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں نوے ہیں اور جو نکمی بات پر دھیان نہیں کرتے اور جو زکواۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھہ کے مال پر سو اُنپر نہیں الزام پھر جو کوئی ڈھونڈھے اُسکے سوائے سووے ہیں حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی امانتوں سے اور اپنے قرار سے خبردار ہیں اور جو اپنی نمازوں سے خبردار ہیں وے ہیں میراث لینے والے جو میراث پاوینگے بہشت وے اُسمیں ہمیشہ رہینگے* فائدہ* یعنے جو مسلمان کہ نماز میں اخلاص سے اللہ کی طرف دل لگائے ہوئے اللہ کے خوف سے دبے جاتے ہیں اور خیال اور وہم کو اور طرف نہیں جانے دیتے اور جو لغو نکمی بات پر کہ جس سے دنیا اور دین کا کچھ فائدہ نہیں چنانچہ راگ باجا کھیل تماشے پر دھیان نہیں کرتے اور جو اپنے مال سے زکواۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو روکتے ہیں اور سوا اپنی نکاحی عورت یا کنیزک کے اور سے

نوسے / ادھا

لینے والے

صحبت نہیں کرتے * پھر جو شخص سوا اپنی نکاحی بی بی یا سوا
اپنی باندی کے اور کہیں اپنی شہوت خرچ کرے * جیسے
متعہ کرے یا کسی عورت کو اجرت دیکر اُس سے زنا کرے
یا صرف دوستی ہی سے زنا کرے یا زبردستی کسی عورت
سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے کرے یا کسی کی باندی
عاریت لیکر اُس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت
کرے یا جلق و سحاق کرے تو وہی حد سے بڑہنے والا ہی زانی
حرام کار * اور جو لوگ امانت بجنسہ ادا کرتے ہیں اور اپنا قول
اور عہد نباہتے ہیں * اور جو اپنی نمازونکی خبرداری کرتے ہیں
کہ وقت پر ادا کرتے اور کسی حال میں نماز سے غفلت نہیں
کرتے ہیں * سوایسے لوگ مرادکو پہنچے اور انہیں کا کام ہکا
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وارث ہونگے اور بہشت کو
میراث میں پاوینگے اور وہاں ہمیشہ رہینگے * اس آیت سے
معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنے حضور دل سے عجز و انکسار
کے ساتھہ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ دے اور
امانت داری کرے اور قول و قرار نباہے اور لغو بیہودہ نکمی
کام نکرے اور سوا اپنی عورت اور اپنی باندی کے اور سے
صحبت نکرے اور اپنی شہوت کی جگہہ کو روکے رہے

لونڈی

لونڈی

جلق
جیسی
بڑھنے والا ہی

نکمے

لونڈی

تو تو کچھ اُسکا کام نکلے اور اصل مراد کو پہنچے اور بہشت پاوے
کہ یے کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہیں اُنہیں سے فلاح اور نجات ہوتی ہی *
قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا
ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ
اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ * اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ * اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا * لَهُمْ
دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ * ترجمہ فرمایا الله
صاحب نے یعنے سورہ انفال میں کہ ایمان والے وہی ہیں
کہ جب نام آوے الله کا ڈرجاویں اُنکے دل اور جب پڑہیے
اُن پاس اُسکے کلام زیادہ ہووے اُنکا ایمان اور اپنے
رب پر بھروسا رکھتے ہیں جو قایم رکھتے ہیں نماز اور ہمارا دیا کچھ
خرچ کرتے ہیں وہی ہیں سچے ایمان والے اُنکے واسطے درجے
ہیں اُنکے رب پاس اور مغفرت اور روزی آبروکی * فائدہ *
یعنے ایمان کے نشانیاں اور رہتے یہہ ہیں کہ جب آدمی کے
سامھنے الله کا ذکر آوے تو ڈرجاوے اور دل اُسکا مارے
ہیبت کے کانپ اُٹھے اور جب الله کا کلام اُسکے سامھنے
پڑہا جاوے تو شوق سے دل لگا کر سنے اور ہر حکم کو مانے
اور ہر بات کو سچ جانے اور اوسپر یقین لاوے تو ہر بار

سینے سے اُسکا ایمان مضبوط ہو اور اللہ پر یقین صادق
زیادہ ہو اور اپنے رب ہی پر بھروسا رکھے اور کسی سے پرواہ نہ رکھے
اور نماز اچھی طرح سیدھی درست ادا کرے اور خدا نے جو
مال متاع دیا ہو اُسکی راہ پر اُسمین سے اسکے حکم
بموجب خرچ کرے تو وہی مسلمان ہی سچا ایماندار * تو منہم
جیون جیون اُسکی یہہ باتین زیادہ ہوتی جاوین اُتنا ہی اللہ
کے نزدیک اُسکا مرتبہ بڑھتا جاوے * پھر ایسے شخص
سے اگر کچھ گناہ بھی ہو تو اللہ معاف کر دے اور اُسکو
بہشت مین عزت و آبرو کی روزی دے * اس آیت سے معلوم
ہوا کہ جسمین یہہ باتین نہون پھر وہ مسلمانی کا دعوی کرے وہ
جھوٹھا ہی * دعوی اُسکا تب سچا ہو جب اُسکے پاس
یہہ گواہ ہون جو مذکور ہوئے * قال اللہ تبارک وتعالی
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ
آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا * لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ
كَرِيمٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انفال
مین کہ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ
کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی
سب ہین مسلمان ٹھیک * اُنکو بخشش ہی اور روزی عزت کی *

مسلمانی * ف * یعنے جن لوگون نے مسلمان کا دین قبول کیا پھر بموجب
حکم خدا کے کافرون کے ملک سے اپنا گھر چھوڑ کر نکل گئے
وے لوگ جنھون نے اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا کرے * اور وہ لوگ جنھون نے
اپنے ملک مین اور اپنے پانچ مین اُنکو جگھہ دی اور اُنکی مدد کی
سو ایسے ہی لوگ ہین ٹھیک مسلمان سچے * کہ اُنکی بخشش
ہوگی اور بہشت مین عزت کی روزی پاینگی * اس سے معلوم ہوا کہ
سے کام ہیں مسلمانی کے یہہ کام ہین کہ کافرون کے ملک سے نکل جانا اور
جگہہ دیکر انکی مدد کرنی جہاد کرنا اور مجاہدونکو اپنی پانچ مین جگھہ دیا اُنکی مدد کرنا * پھر
التنبیہ الثامنہ جو شخص یہہ کام نکرے وہ ٹھیک مسلمان نہین * قالَ
ارتیاب مطاوع اللہُ تبارکَ وتعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللہِ وَرَسُوْلِہٖ
رابہ اذا اوقعہ فی الشک ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ *
مع التہمہ وفیہ اُولٰئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے
اشارۃ الی ما اوجب لھم الایمان سورہ حجرات مین کہ ایمان والے وہی ہین جو یقین لائے اللہ پر
عنہم وہو تعریض بالاعراب اور اُسکے رسول پر پھر شبہہ نلائے اور لڑے اپنے مال
اشتراط عدم الارتیاب فی اعتبار الایمان اور اپنی جان سے اللہ کی راہ مین وے جو ہین وہی ہین سچے
ف * یقین لانا اللہ پر یہہ ہی کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک
نفس فی حال الایمان حاجت روا مشکل کشا روزی رزق دینے والا سمجھے * اور
فقط بل وفیما یستقبل فھی جتنی خوبیان اور وصف کمال کے ہین سب اُسی مین جانے *
کما فی قولہ

اور جتنے نقصان ہیں سب سے اُسکو پاک سمجھے * پھر اُسکے
حکم کو جان و دل سے قبول کرے * اُسی کیطرف ہر حال مین
نظر رکھے آسانی و آرام مین اوسیکا شکر اور رنج اور مصیبت
و مشکل مین اُسی کیطرف رجوع لاوے * اُسکے کام کو سب سے
مقدم رکھے اپنی مرضی نامرضی کو اُسکے حکم کے تابع کردے *
اپنے کو اُسکے روبرو ناچیز سے ناچیز جانے * پھر اُن باتون مین
کبھی شبہہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر یقین لانا یہہ ہی کہ اُس
رسول کو اللہ کا بندہ مقبول اور سب مخلوق سے کمالات اور
خوبیون مین افضل جانے * اور جو بات رسول فرماوے اُسی کے
بجا لانے مین اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو
سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے * اور اُسمین اپنی
عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اُسکے حکم کے مقابلہ مین کسیکا حکم
نہ مانے اور اُسکے فرمودہ کو برحق جانے * پھر اس بات مین
ایسا مضبوط ہو جاوے کہ کبھی شبہہ بھی نہ آوے * سو
جو شخص ایسا ہو اور اللہ کی راہ مین کافرون سے لڑے
اور جان و مال اپنا اُسکے حکم پر نثار کرے وہی سچا مسلمان
ہی * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے کام یہی ہین کہ اللہ
اور رسول پر یقین لانا اور پھر شبہہ مین نہ پڑنا اور جان

سی کا
مقدّم
سمجھے
مقدّم
کسی کا

و مال سے جہاد کرنا * قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَلَا وَ
رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا *
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نساءمیں کہ سو قسم
ہی تیرے رب کی اُنکو ایمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف
نجانیں اُسمیں جو جھگڑا اُٹھے آپسمیں پھر نہ پاویں اپنے
جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مانکر * ف *
اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور دستآویز یہی
ہی کہ دنیا اور دین کے جس کام کے بابت آپسمیں تنازع
اور جھگڑا اُٹھے اُسکے فیصلہ کے واسطے محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف ٹھہرائے * پھر جو حضرت کی
حدیث سے ثابت ہو اُسمیں چون و چرا نکرئے * اور اُس سے
ناخوش اور دل میں بھی تنگ نہو جئے * اور بسر و
چشم اُس حکم کو تسلیم کرے اور مان لیجئے تو تو ایمان
ہی اور نہیں تو نہیں * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ *

شجر بینهم
ختلف بینهم
الاومنا تشجر
ظ اعضائه ۱۲ برانجاحضیقا
ای حرا جا
لمت بہ لاوفر
عملک اوشکا
اجلہ فان
امالک فی ضیق
حرج ۱۲ منه
سلموا تسلیما
فادوا لک
ینقادوا لک انقیاد
بنفسهم ۱۲ منه
بنشسیم

* ترجمہ * مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ ذکر کیا بخاری و مسلم نے کہ ابن عمر سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بنا کیا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کے لایق نہین سوا خدا کے اور یہہ کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہی اور قایم کرنا نماز اور دینا زکوۃ اور حج کرنا اور روزے رمضان کے * ف * یعنے ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہی کہ جس پر وہ چیز قایم ہوتی ہی اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو چیز بھی قایم نرہے * جیسے مکان کی بنیاد زمین پر اور چھت کی بنیاد دیوارون یا ستونون پر * ویسے ہی دین اسلام کی بنیاد اور جڑ یہہ پانچ چیزین ہین گویا اسلام اُنہین پر قایم ہی اور دین کی اصل الاصول یہی ہین * سو اول اور افضل اُنمین گواہی دینا ہی اس بات پر کہ خدا تعالی کے سوا کوئی لایق بندگی کے نہین اور محمد ﷺ بندہ اور رسول اُسکا ہی * اور یہہ بات دل اور زبان سے علاقہ رکھتی ہی * دوسری بنیاد اسلام کی نماز ہی کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہی * تیسری بنیاد اسلام کی زکواۃ دینا ہی مالدار پر کہ وہ عبادت مالی ہی * اور چوتھی بنیاد اسلام کی رمضان کا مہینا بھر روزے رکھنا کہ وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہی *

گواہی دینی

جس پر

سے

گواہی دینی
ہجا لسات
خدائے تعالے

بنیاد

کعبہ — پانچوین بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب بدنی اور مالی ہی * اس مقام پر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے معنی اور مطلب

شہادت کے معنی — دریافت کیا چاہیے کہ اکثر لوگ اُسکے مضمون اور مطلب سے غافل ہین * بلکہ برخلاف اُسکے عقیدہ رکھتے ہین اور پھر دعوی اسلام کا کئے جاتے ہین * سو سنا چاہیے کہ شہادت کہتے ہین گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہی جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل سے بے شک وشبہہ ثابت ہو اُسکی خبر دے تو وہ گواہ سچا * اور اگر اُسکے نزدیک وہ بات یقین کامل سے ثابت نہو اور خبر دے تو وہ گواہ جھوٹھا * اگرچہ وہ بات حقیقت مین سچی ہی ہو * جیسے حضرت کے وقت مین منافق حضرت سے کہتے تھے کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی ہم گواہی دیتے ہین کہ البتہ بے شک تم پیغمبر ہو خدا کے

نشهد — اور دل سے اس بات پر یقین نہین لائے تھے * سو اللہ تعالی

اس بات — نے قرآن مین اُنکو فرمایا کہ اللہ جانتا ہی کہ آپ پیغمبر

آیت — تو اُسکا پیغمبر ہی مگر وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ * یعنی اللہ گواہی دیتا ہی کہ بے شک منافق البتہ جھوٹھے

سبق — ہین * اسلیے کہ صرف زبان سے یہہ بات کہتے ہین اور یقین

کامل اسکا اُنکو نہین * اسواسطے یہان فرمایا کہ جب آدمی
کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو جاوے اُسکے بموجب
کہے کہ خدا ہی بندگی کے لایق ہی اور کوئی نہین * اور محمد
اُسکا بندہ اور رسول ہی * تب اُسکا زبان سے کہنا سچا ہو
اور وہ کہنے والا مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین * پھر
اگر زبان سے کہا اور دل مین اُسکے یہہ بات نہین تو بھی
مسلمان نہین بلکہ منافق ہی * اور اگر دل ہی سے اُسبات
کو سچ جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان نہین *
ہان اگر گونگا ہو تو لاچاری ہی یا دل مین یقین آنے
کے بعد ہی فوراً مر گیا اور زبان سے کہنے نہ پایا تو اُسکا کچھ
قصور نہین * پھر جو شخص دل سے یقین لایا اور زبان سے
اقرار کیا * تو اُسنے گویا یہہ بات کہی کہ مین مشرک اور
بت پرست اور ستارہ پرست اور پیر پرست نہین ہون *
اور مجوس اور صابئین اور شنوبہ اور ہنود وغیرہ سب
دینون سے دست بردار ہوا * اسواسطے کہ اُسنے اقرار
کیا کہ سوا خدا کے کوئی اور معبود نہین * اور سوا اُسکے مین
کسی کی عبادت نکرونگا * جو اُسکی تقریر یون ہی
کہ اپنے کو نہایت ذلیل کرنا اور کسی کی نہایت تعظیم کے واسطے

اس بات
ثنویہ اور ہنود وغیرہ کے
سوا
نکرونگا
عبادت کا اصل حقیقت

پوجا — اُس کا نام عبادت اور بندگی اور پرستش اور پوجہ ہی * جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھہ باندھہ کے اُسکے روبرو کھڑا ہونا اُسکے مکان کا طواف کرنا اُسکے نام پر مال خرچنا اُسکے نام کا روزہ رکھنا اُسکی نذر منت بدنا * اُس سے مراد مانگنی اُٹھتے بیٹھتے مشکل آسانی کے وقت اُس کا نام مدد کے واسطے لینا * اُسکے نام کا ورد وظیفہ

وظیفہ — کرنا اُسکی عبادت نکرنے والے منکر ونسے لڑنا وغیرہ کام

منکروں سے — عبادت ہیں * تو جب آدمی نے یہ گواہی دی کہ کوئی بندگی کے لایق نہیں سوا اللہ کے * تو اُس کا مطلب یہ ٹھہرا کہ میرے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو چکا کہ کوئی اُس لایق نہیں * کہ اُس کو سجدہ یا رکوع کرے یا اُسکے نام کا روزہ رکھئے یا اُسکے نام پر مال خرچئے یا اُسکے نام کو ورد وظیفہ کیجئے مشکل کے وقت اُسکو پکارئے اُس سے مدد مانگئے * آسانی کے حال میں اُسکی شکر گذاری میں اُسکی حمد کیجئے سوا اللہ کے کوئی اِس لایق نہیں *

کوئی — نہ کوئی بزرگ نہ کوئی خورد نہ کسی کا جسم نہ کسی کی روح نہ کوئی امیر و فقیر * نہ کوئی جن اور فرشتہ نہ کوئی بھوت

نہ کسی کی — پری * نہ کسی کا مکان نہ کسی کی قبر نہ کسی کا چلا

ور نشان نہ کسی کا جسم اور تھان * نہ کسی کا پنجہ اور
م نہ کسی کی صورت اور تصویر * کہ اسکے واسطے بے
م کیجئے کہ یہہ کام عبادت کے ہیں اور عبادت کے لایق
سد ہی ہی اسی کی عبادت کیجئے * اِسلئے کہ عبادت
سکی کرنا چاہئے جو خود مستغنی اور بے پرواہو اور اسکے
سب محتاج ہون * اِسواسطے کہ اگر سب اُسکے محتاج نہون
و خود مستغنی اور بے پرواہون * پھر بے پرواہو کر کیون کسیکی
بادت کرے * اور جسکی عبادت کرے اگر وہ مستغنی
ہوگا تو محتاج ہوگا * پھر محتاج محتاج برابر ٹھہرے ایک محتاج دوسرے
تاج کی کیون عبادت کرے * پھر جو مستغنی بے پرواہوگا تو وہ خود بخود
واہوگا * اسکو کسی نے پیدا نکیا ہوگا اور قدیم ہوگا اور
ہمیشہ رہیگا اور سب عیبون سے پاک ہوگا * تو سنتا بھی
وگا اور دیکھتا بھی ہوگا اور بولتا بھی ہوگا * اور اپنے کام ون
سے کچھ اسکو اپنی غرض نہوگی * اور کوئی کام اُسپر
اجب نہوگا * اور جسکے سب مخلوق محتاج ہونگے وہ سب
ام کی قدرت بھی رکھتا ہوگا اور سب کام اپنے ارادہ
سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب کا حال اُسکو
فصیل معلوم ہوگا اور وہ زندہ ہوگا * اور ایک ہوگا تو سب

کی

اسی

کسی کی

قدیم

اس پر

کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہوگا * تو جب آدمی نے لا الہ الا اللہ
کہا تو اس سے مراد یہہ نکلی کہ کوئی ایسا نہیں جو خود
مستغنی اور بے پروا ہو کسی چیز کی اسکو پروا نہو *
اور سب اسکی طرف محتاج ہوں مگر اللہ ہی ایسا ہی *
کہ خود مستغنی اور بے پروا ہی اور سب اسکے محتاج
ہیں * تو جو کچھ وہم اور خیال میں آوے عرش سے فرش
تک بزرگ خورد جسم روح مردے زندے یا جن
بھوت پری یا کوئی درخت یا کوئی پتھر یا کسی کا جھنڈا
یا تھان یا کسی کا چلا یا مکان یا کسی کی قبر یا کسی کی
تصویر یا کسی کا پنجہ یا کسی کی مورت یا کسیکا
تھان * غرض کہ سوا خدا کے جو کچھ ہی کوئی چیز اس
لائق نہیں کہ اسکے واسطے نماز کریئے یا روزہ رکھیئے *
یا اسکے نام پر مال خرچیئے یا اسکے مکان کا طواف کیجئے
یا اسکے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب
بجا لائے * اسواسطے کہ سوا خدا کے کوئی مستغنی بے پروا
نہیں سب مخلوق اسکی طرف محتاج ہیں * کہ خدا ہی کے پیدا
کرنے سے پیدا ہوئے ہیں اور حادث ہیں قدیم نہیں * اور
نیست اور نابود ہونے والے ہیں * اور سوا خدا کے سب

اُسکی
اُسی کے
کسی کا
اُسی کی
قدیم

نقصانوں سے کوئی پاک نہیں * اور خدا کی سب کو غرض
لگی ہی اور سب محکوم ہیں * اور سوا خدا کے کسی کو سب
کاموں کی قدرت نہیں * اور سوا خدا کے کسی چیز میں
مستقل تاثیر نہیں * اور کوئی عالم غیب کا نہیں تو جو
شخص کلمہ کہے اور لا الہ الا اللہ کے یہہ معنے مطلب نجانے
یا باتوں میں کسی بات پر اعتقاد نلاوے یا شک لاوے یا ان باتوں کا
اُسکا ایمان نہیں اور وہ مسلمان نہیں * اور جو شخص
لا الہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمد
عبدہ ورسولہ کا مطلب نہ سمجھے یا سمجھے اور انکار کرے
وہ بھی مسلمان نہیں * تو اب اسکا مطلب دریافت کیا
چاہئے * سو وہ یہہ ہی کہ یقین کامل سے بے شک وبے شبہہ
جانے * اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اللہ کا
ہی اور بھیجا ہوا اُسکا پیغام پہنچانے کے واسطے * اس
مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اللہ کے
اور رسول اُسکے تھے * تو اس سے بوجھا گیا کہ پیغمبر بھی
آدمی اور خدا کے بندے ہی ہوتے ہیں * اسلئے کہ اگر بندے
نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے * اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام
کسکی طرف سے لاتے * پھر جب وہ بندے ٹھہرے تو بندگی وسے

۲۴ اشهد ان
اشهد ان محمد عبده ورسو لہ کا مطلب

بھی خدا کی اُنپر لازم ٹھہری * اور وہ آدمی تھے اور سب
مخلوق سے چن کر جو اُنہین کو پیغمبر کیا * تو اُس سے معلوم
ہوا کہ اُنمین اوصاف ایسے جمع ہوئے تھے جو آدمی کے
حق مین اُس سے زیادہ کمال نہین * اور وہ اوصاف یہ
ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت
اندیشی خوشخلقی بے نفسانیت ہونا اور بے طمع
رہنا * اور قناعت اور زہد اور مروت سخاوت شجاعت
رحمت تقوی پرہیزگاری اور کسی کا غلام نہونا * اور
سوا اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلی درجے پر ہین
سب اُن مین تھے * پھر جب لوگونکی ہدایت کے واسطے
پیغمبر کرکے بھیجا * تو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے
مکلف ہین * کہ اُنکو خدا کے حکم بموجب کام کرنا چاہئے خود
مختار نہین * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے
کام کے کسب کا اختیار دیا ہی اگر محض مجبور اور بالکل
بے اختیار ہوتے تو امر و نہی کیون ہوتا * اور یہہ معلوم رہے
کہ جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کی طرف سے پیغمبر ہون *
تو اُس سے اگر معجزہ ظاہر نہو تو وہ پیغمبر نہ معلوم ہو * اور
اُنمین اور اور آدمیون مین فرق نہ ٹھہرے * تو پیغمبر کے

اُنپر
اُنمین
وے
عقلمندی
اُنکو
مسئلہ جبر و اختیار
اختیار جزوی
ہوتے

واسطے معجزہ بھی ضروری ہی * کہ اللہ تعالی اُسکے ہاتھہ سے
ایسا کام کرواوے جو خلاف عادت ہو تا کہ لوگ اُسکو
سچا جانین اور سنکر اُسکی بات پر یقین لاوین * اور اُسکا
کہا خدا کا حکم سمجھین پھر رسول مین تین باتین اور بھی ضرور
ہین * ایک یہہ کہ وہ شخص سچا ہو جھوٹھہ نہ کبھی بولا ہو نہ بولتا
ہو * دوسری یہہ کہ معصوم ہو کوئی گناہ اُس سے نہوتا ہو * تیسری یہہ کہ
خدا کا حکم لوگونکو پہنچا دے چپ چاپ نہ بیٹھہ رہے تو سچا ہو نا *
اِس لئے کہ اگر جھوٹھہ بھی بولتا ہو تو اُسکی اور سچی
بات کا بھی اِعتبار نرہے * اور جب پیغمبری اُسکی خدا نے
معجزے سے ثابت کروائی تاکہ لوگ اُسکو سب بات مین
سچا جانیں اور اُسکا کہا مانین * پھر وہ بولے جھوٹھہ تو گویا
اللہ تعالی جھوٹھے کو سچا کروایا * اور جھوٹھے کی بات ماننے
کا لوگون کو حکم دیا * اور یہہ بات اللہ تعالی سے محال اور غیر
ممکن ہی * اور معصوم ہونا اسواسطے پیغمبر خدا کا ضرور ہی
کہ اگر معاذ اللہ پیغمبر معصوم نہو تو اُس سے حرام اور مکروہ
صادر ہو تو وہ گنہگار ٹھہرا * اور سب لوگون کو اُسکی پیروی
کا حکم ہی * پھر اُسکی جو کوئی پیروی کرے وہ بھی گنہگار ہو
تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت پاوین * بلکہ گمراہ ہو

معصوم ۲

جاوین * اور رسول بھیجنے سے جو غرض ہی لوگون کی ہدایت
سو حاصل نہو * بلکہ ضلالت حاصل ہو تو رسول کا معصوم ہونا
بھی ضروری ہی اور پیغمبر کو حکم خدا کا پہنچانا اسواسطے ضروری
ہی کہ اگر وہ حکم خدا کا چھپاوے تو اُسکے رسول کرنے سے

مقصد ۳

جو غرض تھی وہ حاصل نہوئی اور اُسکا رسول ہونا لغو ہوا *
اور خدا تعالی سے لغو کام ہونا غیر ممکن * اور یہہ بھی معلوم رہے
کہ جو باتین بشریت اور عادت سے علاقہ رکھتی ہین *
جیسے کھانا پینا سونا جاگنا جاضرور پیشاب نکاح کرنا یہہ
پیغمبر کے حق مین نقصان نہین * اگر یہہ باتین اُسمین
نہوان تو وہ آدمی نہ ٹھہرے * اس سب تقریر سے معلوم
ہوا کہ جسنے یہہ بات کہی کہ اشہد ان محمدا عبدہ و رسوله
تو اوسنے یہہ اقرار کیا کہ مین یقین کامل سے بیشک
و بے شبہہ جانتا ہون اور زبان سے اقرار کرتا ہون کہ محمد
بندے اللہ کے تھے خدا کی عبادت اُن پر بھی واجب تھی

عقلمند

اور سب مخلوق سے افضل تھے عقلمند ہوشیار حلیم
رحیم عاقبت اندیش خوش خلق بے طمع قانع صاحب
مروت سخی شجاع * غرض کہ سب اوصاف جو کچھ آدمی

ان میں ۵

کے حق مین اوصاف کمال کے ہین اُنمین تھے سب سے

زیادہ جسقدر آدمی کے حق مین ممکن ہین اور وہ سب سے
تھے سب گناہون سے معصوم * اور خدا کے حکم بعینہ سب
اُنہون نے پہنچائے اور جو کچھ اُنہون نے فرمایا وہ حکم اُنھون نے
خدا کا تھا اور اُسکے کام سب خدا کی مرضی موافق تھے * سو اُنکے انکے
فرمودہ کو ہمین نے سچا جانا اور اُنہین کی راہ روبہ ہمین
نے اختیار کیا * اور اور ونکی راہ روئے سے ہمین نے انکار
کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول نہین * اور ہم انکے لیے
جو رسول نہین وہ معصوم بھی نہین * تو اُس سے گناہ
ہونا بھی ممکن ہی * تو جب گناہ ہونا اُس سے ممکن ہوا
تو اُسکی راہ وروبہ کا اعتبار بھی نہین * اور اُسکی اطاعت
ہم پر واجب نہین مگر * ہان جسکی راہ وروبہ کو خود رسول
فرماوین کہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہہ رسول
کے فرمودہ بموجب عمل ٹھہرا * پھر جو شخص بے حکم
محمد ﷺ کے کسی اور کی راہ اور روبہ اور اطاعت اختیار
کرے یا اور راہ نئی نکالے تو اُس نے گویا محمد رسول
اللہ کا انکار کیا * اور یہہ جو گواہی دیتا ہی کہ اشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ سو اُسکی یہہ گواہی جھوٹھی ہی * یا اگر
پیغمبر کی طرف معاذ اللہ جھوٹھ ٹھہراوانے یا گناہ کرنے یا وحی

ا نہ پہنچا ۓ یا بد خلقی یا طمع نفسانی * یا جب جاہ یا رزالت کی نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نرہا اور اُسکا یہہ کلمہ کہنا سچ نہ ٹھہرا * اور جو شخص صرف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا اعتقاد رکھے اور شریعت کو نمانے تو وہ بھی مسلمان نہین * سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے ہیئن * ایک اِسطرح پر کہ فلانا کام نکرو * دوسری اسطرح پر کہ فلانا کام کرو * سو یہہ جسکے کرنے کا حکم ہی * اول اُسمین سے یہہ تہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ کا دل سے یقین لانا اور زبان سے کہنا * اور دوسری اُسمین سے نماز ادا کرنا ہی کہ وہ سترہ رکعت ہیئن ایکدن اور رات کے عرصہ مین پانچ وقت اُسکے معین ہیئن کہ کمی بیشی کا اُسمین کسی کو اختیار نہین اُسکی مثال ایسی سمجھا چاہئے کہ ایک بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنے رعایا سے چنکر ایک خاص چیلے کو حکم دربار داری پانچ وقتہ کا دیا * اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا * پھر اگر وہ دربار داری اور حاضر باشی مین قصور کرے تو بادشاہ کی طرف سے سخت عذاب پاوے * اور مار کھاوے اور سب رعیت کے

نماز ادا کرنی ہی

وصف نماز کا بیان

نزدیک نمک حرام ٹھہرے اور اُسکا اعتبار جاوے * اور اگر بادشاہ کے حکم بموجب عمل کرکے خوشہو لگا کے سب اپنے کام چھوڑ کر اول وقت دربار کے نہایت شوق سے اور خوف سے جا کر دربار مین حاضر ہو * اداب مجرا بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا اور صفت کرے اور بادشاہ کے احسان بیان کرے اور شکر ادا کرے * اور اپنی حاجتین جو منظور ہون سو بادشاہ سے عرض کرے * پھر بادشاہ کا جو حکم ہو اُس کو جان و دل سے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجھے * اور اپنے اُوپر بادشاہ کی عنایتین دیکھہ کر اُسکو اداب و مجرا بجالاوے * پھر جب حکم ہو تب رخصت ہو تو ایسے چیلے کا سب رعیت کے نزدیک بڑا مرتبہ ثابت ہو * اور ہر بار دربار مین عنایتین بادشاہی اُسکے حال پر متوجہ ہون * اور اُسکو سب رعیت پر فخر ہو * اب اسطرح نماز کو سمجھا چاہیے کہ اللہ تعالی نے سب مخلوق سے چنکر آدمی کو اپنا خاص چیلہ بنایا * اور اُسکو پانچ وقت اپنے دربار مین حاضر ہونے کا حکم دیا * پھر اگر یہہ پنجوقتہ نماز نہ ادا کرے تو سارے مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نمک حرام ٹھہرے * اور غضب الہی

چیلہ

* ۱۱ *

اُسکی طرف متوجہ ہو* اور دوزخ مین پر کر سخت عذاب پاوے* اور اگر بموجب حکم حضرت شاہنشاہ عالیجاہ خدا تعالی کے یہہ بندہ نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کر کے باوضو سے پاک کرے* اور باطن اپنا نجاست باطنی یعنے شرک و بدعت کے گناہون سے طاہر کر کے اچھی پوشاک اُس دربار کے دستور موافق پہن کر دربار مین جاکر مصلے پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اُسکی تخت گاہ خیال کر کے اُسکی طرف منہہ کرے* اور سوا اللہ تعالی کے سب سے دست بردار ہو کر دونون ہاتھہ کانون تک اُٹھا کر کہے اللہ اکبر* یعنے اللہ بہت بڑا ہی بڑی شان والا کہ مین نے دونون جہان مین اُسی کو بزرگتر جانا* پھر یہہ جانے کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کھڑا ہون* تو کہے کہ ای اللہ تو بہت پاک ہی اور سب خوبیان تجھہ مین ہین اور تیرا نام نہایت برکت کا ہی اور تیری شان بہت بڑی* اور سوا تیرے اور کوئی معبود نہین ہی اور مین کسی کی عبادت نہین کرتا* اور شیطان جو تیرے درگاہ سے راندہ گیا ہی اُس سے تو مجھکو بچا اور اُسکو مجھہ سے دفع کر* تا کہ تیری عرض معروض مین خلل نہ ڈالے* اب مین اپنی عرض

صورت نماز

معنے وعلے السوی علیہ

سبحانک اللہم وبحمدک

تبارک اسمک وتعالی

جدک ولا الہ غیرک

اعوذ باللہ من

الشیطان الرجیم

یہہ رکھتا ہون اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون * کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم * یعنے شروع اللہ کے نام سے جو
بہت مہربان ہی نہایت رحم والا * سب تعریف اللہ ہی کو
ہی جو سارے جہان کا پرورش کرنے والا * بہت مہربان
نہایت رحم والا ہی * قیامت کے دن کا وہی مالک ہی جسکو
چاہے بخشے جسکو چاہے سزا دے * سو مین تیری ہی عبادت
اور بندگی کرتا ہون اور تجھی سے مدد مانگتا ہون * تیرے
سوا اور کی طرف رجوع نہین کرتا سو توہی دکھادے مجھکو
سیدہی راہ * کہ مین تیری مرضی موافق کام کرون نبیون
ولیون کی راہ پر مجھکو چلا * اور جو لوگ اُن کی راہ چلنے کا
جھوٹھہ موٹ دعوی کرتے ہین وے تیرے غضب مین
گرفتار ہین * اور راہ سے بیزار ہین اُن کی راہ مجھکو نہ چلا *
اور یہہ میری دعا اور عرض قبول کر * پہر رکوع مین جاوے
تو یہہ خیال کرے کہ مین نے اپنی پیٹہہ تیرے سامہنے
جھکا دی * جو حکم تو ہمپر لا دے وہ ہمین قبول ہین * اور زبان
سے کہے کہ بہت پاک ہی میرا پروردگار بڑی شان والا *
پہر سر اُٹھا کر کہڑا ہو کہ مین اس بات پر سیدھا اور
مضبوط ہون * اور زبان سے کہے کہ جو اللہ کی تعریف کرے

سورۂ فاتحہ کا ترجمہ
سبحان ربی العظیم
سمع اللہ لمن حمدہ

ربنا ولك الحمد کے معنے اُسکی الله سنتا ہی * اور ای الله تو ہمارا پروردگار ہی اور
تیرے ہی سب خوبیان ہیں * پھر سجده کرے اور جانے
کہ اُسکے روبرو ہین نہایت ناچیز ہون خاک کے برابر * کہ اپنا
سامہنے اشرف اعضا جو سر تھا سو ہین نے اُسکے سامہنے خاک ہین
خاک میں ملا دیا ملا دیا اور وہ ہی بہت بڑا ہی * اور کہے کہ بہت پاک ہی میرا
سبحان ربی الاعلی کے معنے رب بڑے مرتبے کا * پھر سر اُٹھاوے اور بیٹھے اور اُسکی
شکر گذاری ہین کہ مجھہ کو اِس مرتبے کو پہنچایا * کہ اُسکے
دربار ہین حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض کرتا ہون * دوسرا
سجده کرے پھر بیٹھے اور یہہ جانے کہ گویا اُس نے یہہ
بندگی میری قبول کی * اور اپنے روبرو دربار ہین بیٹھنے کا حکم
بیٹھہ کر یہہ کہے دیا تو خالی بیٹھنا بھی بے ادبی ہی تو وہان پر بیٹھہ کر کے بھی کہے * کہ
شکر گذاری کی سب عبادتین زبانکی اور سب بندگیان بدن کی اور سب عبادتین
سے دربار الہی مین پاک مالکی الله ہی کے واسطے ہین * اور سلام نبی پر اور رحمت الله کی
نبی صلعم کو سلام سے دربار الہی تک ملاحظہ مین اور مہربانیان الله کی اُنپر * کہ اُسکے وسیلہ سے ہین اِس دربار
پہنچنے کی شکر گذاری تک پہنچا * اور ہم سب اُس بارگاه کے چہاون پر اور اُس
التحیات معنے درگاه کے بندون پر اور جتنے الله کے اچھے بندے ہین سب
السلام علیک ایہا پر سلام کرتے ہین * اور ہین گواہی دیتا ہون کہ کوئی سوا الله کے
النبی و رحمة الله و برکاته بندگی کے لایق نہین * اور محمد اُسکا بنده ہی اور اُسیکا رسول *

جتنے

پھر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ * یعنے
ادھر اُدھر جو ناکے اور درباری وغیرہ ہیں اُنکے واسطے
یہ سلام ہوا * پھر جب یہ اِسطرح سے اداب اور مجرا اور
حاضری دربار کے بجا لاوے تو سب مخلوق کے نزدیک اُسکا
بڑا مرتبہ ٹھہرے * اور ہر وقت اُسپر عنایت الٰہی نازل رہے * جب

زکات کا بیان

حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی * تواب جاننا چاہیئے کہ تیسری چالکی
بات زکواۃ ہی تو اُسکو یون سمجھنا چاہیئے * کہ جیسے بادشاہونکی
طرف سے رعایا پر کچھ کچھ حقوق بادشاہی بندھے ہوتے
ہیں * جیسے کھیتی والون پر محصول اور چماروں پر بیگار * اور
سپاہیون پر لڑائی کہ وے لوگ وہ حقوق بادشاہی نہ

اسکو بادشاہی جبر سمجھے نہ حق شرعی ۱۲

ادا کرین تو سزا پاوین * اور اُنکی کھیتی اور ملک معاش ضبط
ہو جاوے اور خالصہ میں لگ جاوے * یا کسی اور کے حوالہ
ہو جاوے * اور اگر حقوق بادشاہی ادا کرین تو بادشاہ کی
حمایت مین رہین * اور کوئی اُن پر دست اندازی نکرنے
پاوے * ایسے ہی سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے جسکو مال متاع
حاجت اصلی سے زیادہ دیا * اُسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال
کے بعد اسقدر ہماری نذر گزرانا کرے * اور محتاج لوگ گویا ملک
اپنی طرف سے اُسکے اپنے کو مقرر کئے * گویا اُن محتاجون کی

تا تنخواہ اُن مالدار ونکے ذمہ پر ٹھہرادی * پھر جو کوئی زکوٰۃ حق اللہ
نہ ادا کرے تو آخرت مین سزا پاوے اور دنیا مین بھی اُسکا مال متاع ضبط
ہو جاوے یا اور کسی حق گذار کے حوالے ہو * فرق اتنا ہی کہ دنیا کے
بادشاہ فوراً املاک معاش ضبط کرلیتے ہین * اور اللہ تعالی تحمل
والا ہی تھوڑی دیر بعد کرتا ہی * اور اگر زکوٰۃ حق اللہ ہمیشہ
ادا کرے تو اللہ کی طرف سے اُس پر رحمت ہوا اور اُسکا
مال متاع محفوظ رہے * اور روز بروز جسطور پر اُسکے حق
مین بہتر ہو زیادہ ہووے *

فصل حج کا بیان

اور چوتھی بات حج ہی تو اُسکو یون معلوم
کیا چاہیے کہ جیسے بادشاہون کا تخت گاہ مقرر ہوتا ہی اور
حکم ہوتا ہی کہ جو کوئی بادشاہ کی طرف سے کسی خدمت
اور منصب پر سرفراز ہووے * وہ پائے تخت مین حاضر ہو کر
نذر گذرانے اور اداب اور مجرا بجالاوے * اور سند
بادشاہی پاوے * اور اگر کوئی پیشتر سے پھرا ہوا باغی
ہو اور پھر اپنے قصور معاف کرنے کو آپ سے پایہ تخت مین
جا کر حضور مین حاضر ہو * تو پچھلے خطائین اور قصور اُسکے معاف
ہون * ویسے ہی اللہ تعالی نے باوجودیکہ وہ زمان اور مکان
سے پاک ہی * دنیا مین کعبہ شریف کو بمنزلہ اپنے
تخت گاہ اور پایہ تخت کے ٹھہرایا * اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے

یہہ منصب دی کہ سوار ی پر سوار ہو کر اپنے پاس سے
کھانا جاوے اور کھانا آوے * اور اپنے گھر والون کو جنکا
کھانا کپڑا اُس پر واجب ہی * اِس قدر دے جاوے
کہ اُسکے آنے تک اُنکو کسی سے مانگنے کی احتیاج نہو * تو
وہ شخص کعبہ شریف میں ایک مرتبہ حاضر ہو * اور دربار
عام کے روز نذر گذرانیں * اور اداب و مجرا بجالاوے اور گذرانے ص
دست مبارک کو بوسہ دے * پھر اگر اُس سے کوئی
قصور بھی ہو گیا ہوگا تو معاف ہو جاویگا * اور ہمارے حضوریوں میں
وہ گنا جاویگا * پھر بڑی بد نصیبی اُسکی جو دنیا کے بادشاہ ہو کے
باملہ ادنے ادنے امیر وان کے دربار میں حاضر ہونا اپنا فخر
جانے * اور خدائی دربار یعنے حج سے باوجود قدرت کے دل
چراوے * پانچوین بات رمضان میں مہینا بھر تک روزے
رکھنا ہی * تو اُسکو یون بوجھا چاہیئے کہ جیسے صاحب
مالک صاحب ارادہ بادشاہ چار دن کے ایام کوچ اور سفر
اور دشمنون سے لڑائی کے واسطے اور ملک فتح کرنے کے
لئے مقرر کرتے ہیں * اُن روزون دشمن زیر کئے جاتے
ہیں اور اپنی فوج کو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی
حاصل ہوتے ہیں * تو شیطان اور نفس اِس نیک راہ کے

حضوریوں میں

روزہ کابیان

دشمن ہین اور چاہتے ہین کہ لوگون پر ہماری ہی حکومت رہے *

سو اللہ تعالی نے رمضان کا مہینا اسواسطے کہ سال بھر مین ۲ مقرر کیا اسے
ایک مہینا بھر شیطان اور نفس سے بخوبی لوگ لڑین *
اور نفس کی خواہشون سے یعنے کھانے پینے جماع سے دن
بھر اُسکو روکین اور اُسکے مخالف کام کرین * اور عبادت
خدا کی اور دنون سے زیادہ اُس مہینے مین بجالاوین * قرآن کا
ختم اور تراویح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل کرین * تاکہ قرآن کا ختم اور تراویح
شیطان کو شکست ہو اور آیندہ کو بھی مسلمانون کو خدا اور اعتکاف
کی راہ مین محنت مشقت کرنا سہل ہوجاوے * اور پھر جو چیز کرنی
خدا نے کھانا اور کرنا منع کیا جب سامہنے آوے * یا ایسی چیز کو سامہنے
یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس
چاہین کہ یہہ شخص یہہ کام کرے تو یہہ شخص جانے کہ اس صوم دائمی
کام سے صبر اروزہ ہی * اور جیسے روزہ مین کھانے پینے
سے صبر ہوتا ہی اور باوجود حاجت اور خواہش کے کھاتے
پیتے نہین * ویسے ہی اُس غیر مشروع کام سے بھی اپنے آپ کو
روکین * غرضکہ یہہ پانچ کام ہین خدا اور رسول کو برحق سمجھنا یعنے
اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑھنا اور مال ہو تو زکوۃ نماز پڑھنی ۵
دینا * اور حج کرنا اور رمضان کا مہینا بھر روزے رکھنا * دینی

روزے رکھنے

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرا رض سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کے ستر اور کئی شاخین ہین * افضل اُن شاخون مین سے کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی * اور ادنی شاخ ایمان کی دور کرنا تکلیف کا راہ سے * اور شرم ڈالی ہی ایمان کی * ف * یعنے جیسے درخت مین بہت سی شاخین ہوتی ہین کہ اُس مین سبز پتے اور رنگ برنگ پھول اور طرح طرح کے میوے مزے دار لگتے ہین ویسے ہی ایمان کو سمجھا چاہیے کہ اُسکی بھی بہت شاخین ہین ستر سے بھی زیادہ * اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہی گویا یہہ شاخ جڑ ہی اور چھوٹی پتی ایمان کی یہہ ہی کہ راہ سے کانٹا اینٹ پتھر دور کر دے * اور اگر نا ہو تو مقدور ہوتے پر بند کر دے تا کہ کسی کو تکلیف نہو * اور ایک شاخ ایمان کی حیا شرم بھی ہی یعنے کلمہ پڑھنا اور حیا شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے روادار نہونا ایمان کا مقتضا ہی * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ

ایمان کی

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ * ترجمہ * مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان نہین ہوتا کوئی تم مین سے * مگر جب کہ ہوان مین دوست اُسکے نزدیک اُسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگون سے زیادہ * ف * یعنے آدمی جب پیغمبر خدا ﷺ کو اپنے ماباپ سے اور اولاد سے اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے * اور سبکی دوستی سے زیادہ اُنکی محبت دل مین رکھے توسب کی مرضی سے زیادہ اُنکی مرضی کے کام مقدم کرے * اور حضرت کی حدیث کو سبکے قول سے زیادہ مقدم جانے * اور حضرت کے فرمانے کو سبکے کہنے پر زیادہ معتبر سمجھے تب مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین * اور محبت اسیکا نام ہی کہ محبوب کی مرضی موافق کام کیجیے * اور اُسکا نام محبت نہین کہ صرف زبان سے کہہ دے کہ ہمکو محبت ہی * اور محبوب کا کہنا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے * اِس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کو کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماباپ یا پیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف حدیث

کتاب الایمان

سبکی

سب کے

اسیکا

کے معلوم ہو تو اُسکو رد کرے * اور اگر کوئی اُسکو ماننے اُسی کو
اور حدیث کو مانے تو وہ مسلمان نہیں * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ
عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ
فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ
وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ
كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں جسمیں
ہوں اُسنے ایمان کا مزا پایا * جسکے نزدیک اللہ اور اللہ
کا رسول سب سے زیادہ دوست ہوں * اور جو دوست رکھے بندے کو
کسی بندے کو کہ نہ دوست رکھتا ہو اُسکو مگر اللہ کے واسطے
اور جسکو برا لگے یہہ کہ پھر جاوے کفر میں بعد اُسکے کہ صاف
کیا اُسکو اللہ نے کفر سے * جیسے برا لگتا ہے آگ میں پڑنا
ف یعنے جس میں یے تین خصلتیں ہوں کہ سب سے زیادہ
اللہ اور رسول کی محبت رکھے * دوسری یہہ کہ اللہ وفی اللہ
کے بندے سے محبت رکھنی * تیسری یہہ کہ جب اللہ نے کفر
سے بچا کر مسلمان کیا پھر کفر میں جانیکو یعنے کفر کے کام کرنے جانے کو

کو ایسا برا جانے جیسا آگ میں گھسنے کو برا جانتا ہی تو اُس شخص نے ایمان کا مزا پایا * یعنے تب اُسپر ایمان کی خوبیاں کھلیں * اَخرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِب رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب کے بیٹے عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مزا ایمان کا اُسنے چکھا جو خوش ہو اللہ کے اپنا رب ہونے پر * اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد ﷺ اپنا پیغمبر ہونے پر * ف * یعنے جو شخص یہہ بات سمجھکر مطمئن اور خوش ہو * کہ اللہ میرا رب ہی اور دین میرا اسلام ہی اور محمد ﷺ میرا پیغمبر ہی تو اُسنے ایمان کا مزا پایا * اور مزا تبھی ملتا ہی جب دل میں بات خوب مضبوطی سے سما جاوے * اور جسکے دل میں یہہ بات سمائی اور اُسکو اطمینان ہو گیا * اس بات پر کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہی تو ہرگز اور کی طرف اُسکے بے حکم رجوع نکریگا * اور جسکے دل میں یہہ بات سمائی اور اُسکو اس بات پر اطمینان ہو گیا کہ میرا دین اسلام ہی ہی تو اور دینوں کی بات پر ہرگز نہ چلیگا * اور جسکے دل میں یہہ بات سما گئی اور

اطمینان ہو گیا کہ پیغمبر میرے محمد ﷺ ہیں * تو پھر وہ اُن کے
سوا اور کسیکی راہ و روِیہ اور رسم پر ہرگز نہ چلیگا * اور کسیکا حکم
خلاف اُن کے نہ مانیگا * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا
وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذَالِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ
رَسُوْلِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِيْ ذِمَّتِهِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب
الایمان میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری
طرح اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہی کہ خدا کے امان میں ہی *
اور اُسکے رسول کے امان میں ہی سو عہد شکنی نکرو
اللہ کی امان میں * ف * نماز ایمان کی نشانی ہی گویا اسلام
کی وردی ہی کہ اُسکے بدون آدمی مسلمان نہیں معلوم
ہوتا * اور یہودیوں کے یہاں نماز میں رکوع نہ تھا اور نصاری
کی نماز میں سجدہ نہیں اور یہود نصاری بیت المقدس کی
طرف نماز پڑھتے ہیں * سو فرمایا کہ جسنے ہماری طرح نماز کی
ساتھہ رکوع و سجدے کے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو
تو معلوم ہو گیا کہ یہہ شخص دین محمد کی میں ہی * اور جب

ازاخفار بمعنی غدر و عہد شکنی بخفر دن ۱۲

محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قبول احکام او ... دلالت دارد ... گویا او را نیز ذکر کرد ... استقبال قبلہ با آنکہ شرط نماز است ... از اہل کتاب نیز ... اکل ذبیحہ ما نیز مخصوص با اہل اسلام است ... ترجمہ شیخ عبد الحق ۱۲

اُسنے اور مسلمانون کے ہاتھہ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھایا تو معلوم ہوا کہ یہہ اور سب مسلمانون کو اپنا بھائی جانتا ہی * تو اُسکو بھی مسلمان جانو کہ اُسکو اللہ و رسول نے امان دی ہی * اُسکو ناحق مارنا اور اُسکا مال لینا حرام ہی * سو اُسکو امان دو اور اُسکا خون مت کرو اور اُسکا مال مت چھینو * کہ یہہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہوتا ہی اور بد قولی ہی * اِس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو جان و مال کی ایذ اندینا علامت اسلام کی ہی * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانون کی طرح نماز پڑھنا اور مسلمانونکے ہاتھہ کا حلال جانور ذبح کیا ہوا کھانا بھی علامت اور نشانی اسلام کی ہی * کہ جو شخص ایسا کرے اُسکو مسلمان کہنا چاہیئے اور ایمان دار جاننا چاہیئے * پھر اُسکے دل کا عالم اللہ ہی

أَخْرَجَ أَبُوْدَاوُدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے کسی کو دوست رکھا اللہ کیواسطے اور دشمن رکھا اللہ کے واسطے * اور دیا اللہ کے واسطے

حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کو کافر کہنا اور انکو قتل کرنا ناجائز ہے

نہ ڈھنی

پڑھنی

اور نہ یا اللہ کے واسطے * تو البتہ پورا کر لیا اپنا ایمان * ف *
یعنے جو کوئی کسی سے دوستی محبت رکھتا ہی تو کچھ سبب
سے رکھتا ہی * مثلاً ماں باپ سے اسواسطے کہ اُنہون نے
پرورش کیا * اور پیر اُستاد سے اسلئے کہ اُنہون نے نیک
راہ بتائی * اور حاکم اور بادشاہ سے اسواسطے کہ اُن کی
حمایت اور رعایت بیچ بہت شخص رہتا ہی * اور کسی
سے اسواسطے کہ وہ سخی ہی * اور کسی سے اسواسطے
کہ اُسکی صورت اور وضع اچھی معلوم ہوتی ہی آدمی محبت
رکھتا ہی * اور کسی سے اسلئے محبت ہوتی ہی کہ دوست
کا دوست ہی * یا دوست کے دشمن کا دشمن ہی * پھر اسی طرح
حال بغض عداوت دشمنی کا بھی ہی * اور کسی سے
دشمنی اور بغض کچھ سبب سے رکھتا ہی * پھر اسی طرح
جو کوئی کسیکو کچھ دیتا ہی یا نہین دیتا ہی تو بھی کچھ سبب
ہوتا ہی * پھر بعضے شخص ایسے ہیں جن سے محبت دوستی
رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہی * جیسے پیغمبر اور اولیاء اللہ اور
شہید اور عالم اور درویش اور کل مسلمان اور فرشتے *
اور بعضے وے ہیں جنسے بغض و عداوت رکھنے کا حکم دیا ہی *
یا وے خدا کی درگاہ سے راندے گئے ہیں * جیسے شیطان اور

محبت

اور اللہ تعالے نے جن کی محبت ایمانی کا حکم فرمایا ہی سو انبیا اور سب اولیاء اور شہید لوگ اور علما اور حقانی فقرا اور سب مسلمان اور فرشتے

[illegible]

حسن ہے

کافر آدمی اور کافر جن * تو جو شخص ایسا ہو کہ جسے اللہ نے دوستی محبت کا حکم دیا ہی اُس سے محبت رکھے اللہ کا مقبول سمجھہ کر * یا کسی سے عداوت دشمنی رکھے * تو بھی اس سبب سے کہ یہہ خدا کی مرضی کے خلاف کام کرتا ہی یا سبب ضلالت کا ہی * اور اگر کچھ دیوے تو ایسی ہی جگہہ دیوے جہان خدا نے دینے کا حکم دیا * اور نہ دیوے تو اِس سبب سے نہ دیوے کہ خدا نے اس جگہہ دینے کو منع کیا ہی * تو اُس شخص کا ایمان کامل ہی * اس سے معلوم ہوا کہ اپنے حب اور بغض کو اور سخاوت اور بخل کو خدا کی مرضی کے تابع کر دینا موجب کمال ایمان کا ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَاۤئِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھہ سے اور مسلمان سلامت بچے رہیں * اور مومن کامل وہ ہی جسکو امانت دار جانیں لوگ اپنے خونوں

سبب منع

ہاتھہ سے

بعضی جس پر بعضی جانون پر اور اپنے مال اون پر * ف * یعنے جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہونچے * مثلاً زبان سے کسی مسلمان کی غیبت نکرے چغلی نہ کھاوے ٹھٹا جہاں نکرے کسی مسلمان پر لعنت نکرے گالی ندے طعنہ ندے * کسی مسلمان سے جھگڑا نکرے کسی مسلمان کا چھپا بھید نکھولے سخت گوئی درشتی نکرے * کسی مسلمان کو بد دعا ندے کسی مسلمان کا برا نام نہ ٹھہراوے * کسی مسلمان کو ندراوے اور مسلمان کی بات نہ کاٹ دے * کسی مسلمان کو رستہ نہ بھلا دے کسی مسلمان کے حق مین جھوٹھی گواہی ندے * اور مثلاً ہاتھ سے کسی مسلمان کو ناحق قتل نکرے زخمی نکرے مارے نہین مال نہ لیلے * مسلمان کے گھر مین آگ نہ لگا دے تو وہ کامل مسلمان ہے * اور جس سے لوگونکو لے لے اپنی جان اور مال کا خوف نہو بلکہ لوگ اُسکو اپنی جان اور مال کا آمین نگہبان جانین وہ مومن کامل ہے * اَخْرَجَ آمین ص الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رسول اللہ صلعم اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان مین ذکر کیا کہ انس شعب الایمان

رض نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑھا ہمارے واسطے
پیغمبر خدا ﷺ نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہین اُسکا
ایمان نہین * اور جسکا قول و عہد مضبوط نہاین اُسکا دین نہین * ف *
یعنے جو امانت دار نہین اور جسکو اپنے قول قرار نباہنے کا لحاظ
نہین اُسکا ایمان اور دین بھی نہین * یعنے ایمان اور دین مین
اُسکے نقصان ہی کامل نہین * اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری
اور قول قرار نباہنا علامت کمال ایمان کی ہی * اخرج
مسلم عن جابر رض قال قال رسول اللہ ﷺ ثنتان
موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات
یشرک باللہ شیئاً دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئاً
دخل الجنۃ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین
ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ دو واجب کرنے والیان ہین * ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دو واجب کرنے والیان
ہین * فرمایا جو مرا کہ وہ شریک کرتا تھا اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو وہ گیا دوزخ مین * اور جو مرا کہ نہاین شریک
کرتا تھا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوا بہشت مین
ف * یعنے شرک کرنے سے دوزخ واجب ہوجاتا ہے

اور توحید بہ سست واجب کرتی ہی * اخرج احمد عن ابی
امامۃ ان رجلا سأل رسول اللہ ﷺ ما الایمان قال
اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن *
ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ احمد نے
ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے عرض
کیا رسول خدا ﷺ سے کہ کیا چیز ہی ایمان فرمایا کہ جب
اچھی لگے تجھکو اپنی نیکی اور بری لگے تجھکو اپنی بدی تو تو
مومن ہی * ف * یعنے جب اچھی بات اچھی لگے اور
برا کام برا معلوم ہو * اور جب اچھی بری بات میں تمیز نرہے
تو ایمان نہیں * اخرج احمد عن عمرو بن عبسۃ قال اتیت
رسول اللہ ﷺ فقلت یا رسول اللہ من معک علی ھذا الامر
قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام
حر اے ابو بکر و بلال ۱۲ ای علامات اسلام
الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحۃ * ترجمہ
مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر
کیا کہ عبسہ کے بیٹے عمرو نے نقل کیا کہ میں آیا پیغمبر خدا ﷺ
کے پاس پھر عرض کیا میں نے یا رسول کون تمہارے ساتھ
ہی اس کام پر فرمایا ایک آزاد اور غلام * میں نے کہا اسلام
یعنے ابو بکر صدیق و بلال رضی اللہ تعالی عنہما ۱۲
کیا چیز ہی * فرمایا اچھی بات بولنی اور کھانا کھلانا * میں نے

قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ * قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن * قال قلت ای الصلوۃ افضل قال طول القنوت * قال قلت ای الہجرۃ افضل قال ان تہجر ما کرہ ربک قال فقلت ای الجہاد افضل قال من عقر جوادہ واہریق دمہ قال قلت ای الساعات افضل قال جوف اللیل الآخر * رواہ احمد

عرض کی

عبسہ بفتحات صحابی ... یا بہ اسلام ۱۲

عرض کی

اس کام

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا
فَقَالَ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا
حَبَشِيًّا فَإِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا
كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
فَتَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ
الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین
لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ ساریہ کے بیٹے
عرباض نے نقل کیا کہ نماز پڑھائی ہمکو یعنے امامت کی رسول
خدا ﷺ نے ایک دن پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنا منہہ
کر کے تو نصیحت کی ہمکو خوب نصیحت کہ رو دئیں اُس سے
آنکھیں اور ڈر گئے اُس سے سب کے دل * سو کہا کہ
ایک آدمی نے یا رسول اللہ گویا یہہ نصیحت رخصت کرنیوالیکی ہی
تو وصیت کرو ہمکو تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے
ڈرنے * کی اور حاکمون کے حکم قبول کرنے کی اور فرمابرداری
کرنے کی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو * پھر جو کوئی جیتا رہا تم مین
سے بعد میرے تو آخر کو دیکھیگا اختلاف بہت * تو لازم
پکڑو اپنے اوپر میری روش کو اور میرے خلیفون کے روش کو کہ

ونے خوبیون والی نیک راہ پائے ہوئے ہیں مضبوط پکڑیو
اُس روئیکو اور زور سے پکڑیو اُسکو دانتون سے * اور بچیو نئے
کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت گمراہی ہی * ف *
یعنے خدا کا خوف رکھیو تاکہ برے کام نہوین * اور اگر برا کام ہو بھی
جاوے تو بہ سبب خوف خدا کے توبہ نصیب ہو * اور
اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام بھی ہوان * اور وقت کے حاکم
کے حکم ماننیو بغاوت مت کیجیو اور حاکم کے کم ذات ہونے
کا لحاظ نکیجیو اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو تو بھی اُسکی
فرمانبرداری اور اطاعت کیجیو * مگر اُسی امر مین جو خدا کی مرضی
کے خلاف نہو * اور اخیر زمانہ کو لوگون مین اختلاف بہت پڑیگا
تو تم میرا رویہ اور میرے اصحابون کا رویہ جو میرے نایب
ہونگے خوبیون والی نیک راہ پر * سو خوب مضبوط اختیار کیجیو
جیسے کوئی دانتون سے چیز مضبوط زور سے پکڑتا ہی * ویسے
میرے رویہ کو اور میرے یارونکے روئیکو اختیار کیجیو اور
کسیطرح نہ چھوڑیو * اور نئے نئے کامون سے ہر طرح بچئیو
پرہیز کیجیو * اسواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہی * اور جو
بدعت ہی وہ گمراہی ہی * تو نئے کامون کے سبب گمراہی
مین پڑ جاوگے * بدعت کا حال اور نئے کامونکی تفصیل پہلے معلوم

۲ ہی اور نیا ہر بدعت

فرمانبرداری

گمراہی

ہوچکی * اس مقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہہ لغمہ ہی طعمہ
کہ خدا کا خوف رہے اور حاکم مسلمان سے بغاوت نکرے * اور
حضرت کے اور اصحابونکے روشی پر چلے اور نئے نئے یعنی
بدعت کے کامون سے پرہیز کیجئے * اور جو پرہیز نکرے
وہ ایک راہ گمراہی کی چلتا ہی * أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِي
وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ خَطَّ لَنَا
رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيلُ اللهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ
يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ
يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَرَءَ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ الْآيَةَ *
ترجمہ مشکواۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین
لکھا ہی کہ امام احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ
عبد اللہ بن مسعود رض نے نقل کیا کہ ایک لکیر کھینچی
ہمارے سمجھانے کو پیغمبر خدا ﷺ نے * پھر فرمایا کہ یہہ
اللہ کی راہ ہی پھر اور لکیرین بنائین اُسکے داہنے اور بائین
طرف * اور فرمایا کہ یے کئی راہ ہین کہ ہر راہ پر ایک
ایک شیطان ہی کہ اپنی طرف بلاتا ہی * اور پڑھی حضرت نے یہہ
آیت وأن ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ آخیر آیت تک
* ف * یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ یہہ شریعت میری سیدھی

گمراہی

سُبُل داہی

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْ

کئی راہیں ہیں

راہ ہی اسپر چلو اور کئی راہین نہ چلو کہ وہ راہین تمکو میری راہ سے بہکا دینگی * سو حضرت نے اُسکی مثال بنا کر سمجھایا کہ شریعت کی راہ خدا کی طرف سیدھی گئی ہی * اور اس راہ کے آس پاس لوگون نے بدعت کی راہین نکال کر اس راہ مین ملادین ہین * سو اُن راہون پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہی اور اپنی طرف بلاتا ہی اور اُس بدعت کی خوبیان اور اُسمین تدبیرین اور حیلے سوجھاتا ہی * سو تم اُن راہون پر نہ چلو صرف اللہ کی بتائی شریعت کی سیدھی راہ پر چلو جسکو اللہ نے اپنی سیدھی راہ فرمایا * اور جو اور راہین چلو گے اور دین مین نئی نئی راہین تم اسمین نکالوگے اور جاری کروگے تو سیدھی شریعت یعنے خدا کی راہ سے بہک جاؤ گے * اس سے معلوم ہوا کہ اس کا مقتضا یہی ہی کہ قرآن و حدیث ہی کی راہ سیدھی شریعت کو اختیار کرے * اور راہین نہ چلے اور جو کوئی اور راہین چلے یا شریعت مین کوئی نئی راہ نکالے تو وہ شیطان کی راہ پر جاتا ہی * اخرج

الترمذیؒ عن بلال بن الحارث المزنیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص

کرے پہ چلے

المزنی بضم میم و فتح زاء معجمہ و کسر نون و یاء نسبت مشددہ ۱۲

مِنْ اُجُوْرِ هِمْ شَیْئاً وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا یَرْضَاهَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِہَا لَا یَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ اَوْزَارِ ہِمْ شَیْئاً * ترجمہ مشکوٰۃ کے دلال

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بلال ابن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جلایا یعنے جاری کیا میری سنتوں میں سے کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے بعد متادی گئی ہو * تو اسکو ثواب ہوگا اسقدر جسقدر ثواب ہوگا سنت پر عمل کرنے والے کو * بے اسکے کہ کم کیا جاوے اسکے عمل کرنے والے کے ثواب اونکے سے کچھ * اور جس نے نئی نکالی بدعت گمراہی کہ راضی نہین اوس سے اللہ اور رسول اوسپر گناہ ہوگا عمل کرنے والے کے گناہ برابر اور کم نہوگا اونکے گناہون سے کچھ * ف * جب دنیا مین کسی جگہہ نیک لوگ سنی زیادہ ہو جاتے ہین تو گویا بدعت مرجاتی ہی * اور جب بد لوگ بدعتی زیادہ ہوتے ہین تو سنت اوٹھہ جاتی ہی گویا مرجاتی ہی * پھر جو شخص اوس سنت کو پھر جلاوے زندہ کرے یعنے جاری اور رایج کرے اور لوگ اوس سنت پر عمل کرین * تو جتنا ثواب عمل کرنے والے کو ہو اوسیقدر اوس

حاشیہ: حارث — عمل — ۳۳مین — ۴ اس بدعت پر — ۱۵مین

سنت کے جاری کرنے والے کو ہو * اور عمل کرنے والے کا ثواب
کم نہو بلکہ خدا اللہ تعالی علیحدہ ثواب دے * پھر جب تک
جسقدر لوگ عمل کرتے جاویں اُسیقدر اُسکو ثواب
زیادہ ملتا جاوے * ایسا ہی جو شخص مٹی ہوئی بدعت پھر
جاری کردے اور لوگ اُسکے موافق عمل کریں تو جسقدر
اُس بدعت کرنے والے کو گناہ ہو اُسیقدر اُس جاری کرنے
والیکو ہوتا جاوے * پھر جسقدر لوگ اُس بدعت پر عمل
کرتے جاویں اُسیقدر اُس رایج کرنے والے پر گناہ ہوتا
جاوے * مثلا تراویح کی نماز پڑھنے والے کو ثواب ہوتا ہی اُسقدر
اکیلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوتا جاتا ہی * اسواسطے کہ اُنہوں
نے اس سنت کو جاری اور رایج کیا ہی * اب بھی بہت
سنتیں ہندوستان میں مٹ گئیں ہیں * جیسے بیوہ عورتوں کا نکاح
ثانی اور ولیمہ کا کھانا اور اُونٹ اور خچر گدھے کی سواری
وغیرہ * تو جو کوئی اب ان سنتوں کو جاری کردے تو جسقدر
اُس عمل کرنے والوں کو ثواب ہو اُسیقدر اُس جاری
کرنے والے کو ہوتا جاوے * یا مثلا جسقدر تعزیہ داروں کو ہر
سال ہمیشہ گناہ بڑھتا جاتا ہی اُسیقدر اُسکو گناہ بڑھتا
جاتا ہی جسنے پہلے تعزیہ داری محرم کی ایجاد کی * اَخرج

تراویح کا ثواب حضرت عمر فاروق کو بہت جانا

ولیمہ

الترمذی عن عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ ﷺ
انّ الدّین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیّۃ الی
جحرہا و لیعقلنّ الدّین من الحجاز معقل الاروِیّۃ
من رأس الجبل انّ الدّین بدأ غریباً و سیعود کما بدأ
فطوبیٰ للغرباء وھم الّذین یصلحون ما افسد النّاس
من بعدی من سنّتی * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عمرو بن عوف
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دین گھسیگا مکے کے ملک کی
طرف جیسے سانپ گھستا ہی اپنے بل کی طرف اور پناہ پکڑیگا
دین مکے کے ملک میں جیسے پہاڑی بکری پناہ پکڑے پہاڑ کی چوٹی میں *
بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہوجاویگا جیسا پہلے ظاہر ہوا تھا *
سو کیا اچھا حال ہی مسافروں کا اور وہ لوگ ہیں جو
سنوارتے ہیں جو بگاڑا لوگوں نے بعد میرے میری
سنت میں * ف * یعنے آخر زمانے میں اصل اسلام اور دین ہم سے
کی باتیں ایسی ہوجاوینگی جیسے مسافر ہوتا ہی کہ کوئی
اسکو نہیں پہچانتا * اور لوگ اسکو بیگانا جانتے ہیں اور ابتدا
میں بھی اسلام کو کوئی نہیں جانتا تھا اور عرب کے کافر مسلمانوں کو
انگشت نما کرتے تھے * ویسے ہی آخر زمانے میں دین و اسلام

بضم ہمزہ و سکون را و کسر یا مہملہ و کسر واو و تشدید یا جنگلی بکری ۱۲

۲ مدینے

۳ مدینے کے

۴ دینے

۵ سے

کی اصل باتون کو کوئی نہ پہچانیگا اور مسلمانون کو لوگ
انگشت نما کرینگے * تو کیا اچھا حال ہوگا اُن لوگون کا جو بدعت کو
مٹادین اور سنت کو جاری کرین * اور جو سنت جاری نرہے اور
بدعتی لوگ جو اسلام مین نئی نئی باتین نکال کر دین کو بگاڑدین *
اُسکو سنوارکر درست کرتے ہیئن * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ
آخر زمانے مین دین ملک عرب مین رہیگا اور اطراف سے
جاتا رہیگا * غرض کہ جو لوگ سنت کو جاری کرین اور بدعت
کو رد کرین اُنکا بڑا امر ہے * اور یہہ بات دینداری کی ہی *

درست کیا کرین

اَخرج احمدُ عن معاذ بنِ جبلٍ انّہٗ سَئلَ النّبيّ ﷺ
عن افضلِ الایمانِ قال اَن تحبَّ للہِ وتبغضَ للہِ وتعملَ
لسانَكَ فِي ذِكرِ اللہ قال وماذا یارسول اللہ قال وان
تحبّ للنّاسِ ماتحبُّ لنفسكَ وتکرہ لھم ماتکرہُ لنفسكَ
ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ امام احمد
نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا پیغمبر
خدا ﷺ سے کہ افضل ایمان کیا ہی فرمایا یہہ ہی کہ تو دوستی
رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے *
اور جاری رکھے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر مین * عرض کیا معاذ
نے کہ اور کیا ہی یارسول اللہ فرمایا اور یہہ کہ اچھا جانے

تو لوگون کے لئے جو اچھا جانے اپنی جان کے لئے * اور برا جانے
لوگون کے واسطے جو برا جانے اپنے لئے * ف * یعنے جسکی
دوستی کو اللہ نے فرمایا اُس سے دوستی رکھے اور جس سے
بغض رکھنے کو فرمایا اُس سے بغض رکھے * اور اللہ کے ذکر
سے کبھی غافل نہووے * اور جو چیز اپنے حق مین اچھی جانے
وہی چیز اور لوگون کے بھی حق مین اچھی جانے * اور جو چیز
اپنے حق مین بری سمجھے وہ اورون کے حق مین بھی بری
سمجھے * اِن آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی
کے یہی کام ہین کہ اللہ تعالی کو ہر صفت مین واحد سمجھنا
اُسکے سب اوصاف کسی اور مین نجاننا * محمد ﷺ کو اُسکا رسول
مقبول جاننا اور رسول اُنکے اور سب کا ردیہ اختیار کرنا اور
نماز دل لگاکر وقت پر پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے
رکھنا حج کرنا لغو کام بیہودہ نکرنا زنا سے بچنا امانت داری
کرنی قول قرار نباہنا * جب اللہ کا ذکر آوے ڈرجانا * اور خدا کا
خوف دل مین رکھنا اُسکے کلام کو شوق سے سننا * اُسپر یقین
لانا لوگون کو کھانا کھلانا خیرات کرنا کافرون کے ملک سے
نکل جانا * جہاد کرنا مہاجرون کی خاطرداری کرنی اپنے پاس
اُنکو رکھنا اُنکی مدد کرنی جہاد کے کام مین اپنا مال خرچنا * سب

کام اپنے پیغمبر خدا ﷺ کی حدیث کے موافق کرنا* رستے سے
تکلیف کی چیز دور کرنی شرم رکھنی* پیغمبر خدا ﷺ کو ماباپ
اولاد وغیرہ تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکھنا* خدا کے محبوبوں سے
محبت کرنی کفر کے کام سے بیزار رہنا* خدا تعالی پر بھروسا رکھنا
دین اسلام میں شک نہ لانا مسلمان کے نقصان کا روادار نہ ہونا*
حب اور بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالی
کی مرضی کے تابع رکھنا زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا
نہ پہنچانی* نیک کام سے خوش ہونا بد کام سے ناخوش ہونا* لوگوں سے اچھی
بات کہنی سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم مسلمان
کی تابعداری کرنی* حضرت کے اور حضرت کے اصحابوں
کے رویہ کو خوب مضبوط پکڑنا* اور بدعت سے بچنا سنت کو
کوشش کر کے جاری کرنی بدعت کو کوشش کر کے مٹا دینی*
سب آدمیوں کی خیر خواہی کرنی کہ یہ باتیں اصل دینداری
کی ہیں* اِن باتوں سے اور ہزاروں باتیں نکلتی ہیں* پھر جو باتیں
اُسکے برخلاف ہیں وہ باتیں بد دینی کی ہیں* اُن سے
دین جاتا ہی اور کفر آتا ہی خدا محفوظ رکھے* آمین*

* الفصل الثالث في ذكر الايمان بالقدر *

ترجمہ تیسری فصل ایمان بالقدر کے ذکر میں* ف* یعنے اِس فصل

ہین اُن آیاتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ تقدیر پر یون یقین رکھنا چاہیے اور یون نہ رکھنا چاہیے * سنو جاننا چاہیے کہ خدا تعالی کے حکم کرنے کو اور اندازہ کرنے کو قضا اور قدر کہتے ہین * یعنے اللہ تعالی سب مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر مخلوق کے حق مین اُسکا حال ٹھہرادیا * اور اندازہ کردیا گویا حکم کردیا کہ یہہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام کریگی اور ابتدا اور انجام اُسکا یون ہوگا اور ہر چیز بے جان اور جاندار کو اللہ ہی نے پیدا کیا * اور جاندار چیز سے جو کام ہوتے ہین اور جو ارادہ دل مین پڑتا ہی وہ بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی * اسبات کو ماننے اور اسبات پر یقین لانیکا نام ایمان بالقدر ہی * پھر جو شخص اُسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ پیدا کرتا ہی اور جو کچھ وہ بندہ کرتا ہی وہ خود کرتا ہی * یا بعضے بعضے کام اللہ کے ارادے کے خلاف کرتا ہی یا فلانی بات جو دنیا مین ہوئی اُسکا حال آگے سے اللہ تعالی کو معلوم نتھا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنے تقدیر کا منکر * کہ وہ بندون مین صفت خالقیت کی ثابت کرتا ہی * اور جو شخص یہہ بات جانے کہ آدمی کو مطلق اپنے کام مین کچھ ذرہ بھی اختیار نہین * جو کچھ اس سے ہوتا ہی بیک وبد اللہ تعالی ہی کرتا ہی * اور آدمی

اس بات کو ماننے اور اس بات پر یقین لانیکا نام

اور ہرجانور محض مجبور اور بے اختیار محض ہی * حتی کہ کفر اور
گناہ بھی اللہ ہی کراتا ہی ایسے شخص کو جبریہ کہتے ہیں معنے
جبر کا اعتقاد رکھتا ہی * سو یہہ عقیدہ بھی غلط ہی اسواسطے
کہ یہہ بات بے شک ہی کہ آدمی میں کچھ فی الجملہ ارادہ
اور اختیار بھی ہی کہ اُسی کے سبب بعض کام کرنا اور
بعض کام نکرنا اُس سے ظاہر ہوتا ہی * آدمی کے چلنے میں اور
پتھر کے لڑکھنے میں فرق ہی * کہ آدمی خود چل سکتا ہی
اور پتھر نہ خود چل سکے نہ خود تھم سکے اور آپ ہاتھ ہلانے والے
میں اور رعشے والے کے ہاتھ ہلانے میں تفاوت ہی * کہ رعشے
والا اپنا ہاتھ ہلانے سے تھام نہیں سکتا ہی اور وہ تھام سکتا
ہی * سو اِسی اختیار کے اور اسیقدر ارادے کے سبب
اللہ تعالی نے نیک کام کا حکم دیا اور بد کام سے منع کیا *
پھر جو کوئی بد کام کرے سزا پاوے * اور جو نیک کام کرے
جزا پاوے * اگر اسقدر بھی اختیار بندے کو نہو تا تو دنیا
میں حاکم اور عدالت چور خونی کو سزا کیوں مقرر ہوتی * اور اللہ
تعالی کی طرف سے پیغمبر کیوں آتے اور قرآن اور شریعت
کسواسطے اُترتے * اگرچہ نیک اور بد کام کا پیدا کرنا اللہ
ہی کا کام ہی مگر بد کام سے راضی نہیں * اور بندے کی نصیب

مین پہلے سنے ہر کام کا لکھہ دینا اور بات ہی * اس لکھہ دینے سے اُسکو لی ۱۵
یہہ نہ جانے کہ وہ بد کام سے راضی ہی * اسکی مثال ایسی ہی
جیسے بلاتشبیہ ایک نجومی نے ایک لڑکے کا جنم پتر لکھہ وغ
دیا * کہ یہہ لڑکا فلانے فلانے وقت مین فلانا فلانا کام کریگا اور چوری
مین پکڑا جائیگا اور قید ہوگا * پھر بعد اُسکے ایسا ہی ہوا تو اُس
چوری مین کچھہ نجومی کا قصور نہین * اُسنے تو اپنے علم کے موافق
ایک بات لکھہ دی تھی * ایسے ہی سمجھا چاہیئے کہ اللہ تعالی
نے جو نصیب مین ہر ایک کے جو اُسے ہونا تھا سو لکھہ دیا *
پھر نیکی بدی الگ الگ بتادی اور نیکی کرنیکا حکم دیا اور
بدی سے منع کیا * چنانچہ بکری کھانے کی اجازت دی اور سور
کھانے سے منع کیا * پھر بعد اسکے اگر کوئی سور کھاوے
تو اس سے اللہ تعالی پر کچھہ الزام نہین * اگرچہ اُسنے قدرت
اسکے کھانے کی بھی دی تھی پر اُس کھانے والے ہی کا
قصور ہی * اِسواسطے کہ اللہ تعالی نے اُس سے بچنے کا بھی اختیار بچنے
دیا تھا گو کہ اُسکے نصیب مین بھی لکھہ دیا تھا کہ یہہ شخص
سور کھائیگا مگر اجازت نہین دی تھی بلکہ منع کیا تھا * مگر ہان
وہ شخص سوتا ہو اور اُسکے منہہ مین کوئی حرام چیز ڈال
دے تو البتہ وہ بے قصور مجبور ہی * سو اللہ تعالی نے مکرہ اور

بے ہوش اور سوتے اور دیوانے پر حکم بھی جاری نکیا* پھر اگر
کسیکو یہہ شبہہ آوے کہ اللہ تعالیٰ نے فلانے کو نیک
بخت مسلمان نیکوکار* اور فلانے کو کم بخت کافر بدکار

سوال بابت

روز ازل مین کیون ٹھہرا دیا* اسکا جواب یہہ ہی کہ اسبابت کا

عقل

بھید دریافت ہونا انسان کی عقل سے باہر ہی جیسے اسکی
جان کی حقیقت یا قبر کے عذاب کی حقیقت آدمی کی عقل کی
رسائی سے باہر ہی سمجھہ مین نہین آتی ویسے ہی یہہ بات
بھی ہی* اور شریعت مین بھی ہمکو اسکے دریافت کرنے کا

اس بابت

حکم نہین ہوا* سو اسبابت کے بھید کا دریافت ہونا ممکن نہین*
اور بالفرض اگر دریافت بھی ہو گیا تو دنیا اور دین کا اس
مین کچھ فائدہ نہ نکلا* بہشت کا ملنا اور دوزخ سے بچنا کچھ اسکے

اس بابت

دریافت پر موقوف نہین بلکہ شریعت مین ہمکو اسبابت
مین گفتگو کرنے سے منع آیا ہی* پھر اسمین گفتگو اور جھگڑا
کرنا نادانی اور حماقت ہی* بلکہ جہالت اور ضلالت اور ایمان
جاتا ہی* مگر جسقدر قرآن وحدیث مین اسکا ذکر ہی اسپر
ایمان لاوے اور چون و چرا نکرے سو سنا چاہیے* قال الله
تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ* ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورہ قمر مین کہ ہم نے ہر چیز بنائی پہلے

ٹھہرا کر * ف * یعنے جو چیز ہی ظاہر اور چھپی عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور آسمانونکی گردش اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہی آدمی اور جانور اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور آگ اور درخت جو کچھ ان چیزوں سے ملکر بنتا ہی * اور سوا اسکے جو وہم اور خیال مین آوے یا جو ہمکو معلوم نہین سو سب الله تعالی نے پیدا کیا اور بنایا * اور اسکے پیدا کرنے سے پہلے اپنے نزدیک ٹھہرا لیا کہ یہہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے * اور فلانی فلانی برائیان اور فلانی فلانی نیکیان اس سے فلانے فلانے وقت و قوع مین آوینگی * الله تعالی حکیم مطلق ہی اور دانا * اور حکیم تب کام کرتا ہی جب اپنے نزدیک پہلے اس کام کا انجام سوچ لیتا ہی اور اول اپنے ذہن مین ٹھہرا لیتا ہی کہ اس کام کا انجام یون ہوگا سو الله تعالی تو سب حکیمون کا حکیم اور سب داناؤنکا دانا ہی * اس نے جو چیز پیدا کی اسکے پیدا کرنے سے پہلے اسکا سب اندازہ ٹھہرا دیا سو اسکے موافق اس چیز سے ظہور مین آتا ہی * تو اب آدمی کو مناسب ہی کہ اگر کسی سے کچھ ضرر نقصان پہنچے تو اسکا شکوہ نکرے اور

جانے کہ اللہ تعالی نے پہلے سے یہہ بات مقدر کی تھی * اور اسمیں
کچھ حکمت تھی وہ ہمارے خیال میں نہیں آتا اور اگر کسی سے
فایدہ دینے والی چیز سے کچھ فایدہ پہنچے تو شکر اسکا اللہ تعالی کا کرے کہ اُسنے ہمارے پیدا
ہونے سے پہلے ہی ہمارے واسطے یہہ فایدہ مقرر کیا تھا اور جسکے ہاتھہ سے وہ
فایدہ پہنچے اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے اسباب ظاہری سمجھکر
اُسکا بھی احسان مانے اور شکر بھی بجا لاوے اور کسیکی اگر
بری صورت دیکھے یا صورت میں کچھ نقصان دیکھے تو اُسپر
ہنسے نہیں * اور یہہ جانے کہ اللہ تعالی نے اُس کو اسیطرح
پیدا کیا اُسمیں کچھ حکمت تھی اُس شخص کا کچھ
قصور نہیں * تو اُسپر ہنسنا اور طعن کرنا بھی اپنی طرف سے
نادانی ہی * پھر اگر کوئی ایسے مقام پر یوں کہے کہ اللہ ہمسے
ہنسواتا ہی * تو بھی اللہ تعالی کے جناب میں سخت
بے ادبی ہی اور جہالت * اسواسطے کہ اُسنے جیسا ہنسنے کا
فی الجملہ اختیار دیا ہی ویسے ہی نہ ہنسنے کا بھی اختیار دیا
ہی * مگر ان اعمال خالق سب چیز کا اللہ تعالی ہی * قال اللہ
تبارك وتعالی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورہٴ والصافات میں کہ اللہ ہی نے بنایا
تمکو اور جو تم کرتے ہو * ف * یعنے تمکو بھی اللہ ہی نے پیدا

تتبعی
کسی کی

کیا اور بنایا اور تم جو کام کرتے ہو وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا اگر
وہ پیدا نکرے اور روک لے تو تم سے ہرگز نہو سکے * چنانچہ
بہت کام آدمی کیا چاہتا ہی اور نہیں ہو سکتے * اور بعضے کام
نہیں کیا چاہتا ہی اور بے اختیاری ہیں ہو جاتے ہیں * تو اس سے
معلوم ہوا کہ کام بھی جو آدمی کے ہاتھ سے ہوتے ہیں اُنکا
پیدا کرنے والا بھی اللہ ہی ہی * تو جو کام اپنے ہاتھ سے اچھا
بن پڑے یا اور کسی سے اپنے حق میں اگر کچھ سلوک ہو
تو اللہ تعالی کا شکر بجالایا چاہیئے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا
کرنے والا ہی * اور پھر ہم کو جزاے نیک کا وعدہ دیا تو نیک
اُسکا نہایت احسان ہی * اور جب یہہ معلوم ہو چکا کہ
ہمارے سبکے کام بھی اللہ تعالی ہی پیدا کرتا ہی * پھر ایک کو
دوسرے کی حرکات سکنات پر ہنسنا اور عیب پکڑنا اور
غیبت کرنی ہرگز نہ چاہیئے * مگر ہاں جسپر اللہ تعالی نے ہم کو
حکم دیا وہ بات جدی مگر اپنی طرف سے بجا ہیئے * اور یہہ بھی دریافت
رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہی * اور کام کے کسب کا
کچھ فی الجملہ اختیار دینا بھی اور بات ہی * اگر کام کے کسب
کا اختیار نہو تو امر و نہی بے فائدہ ہو جاوے * اور بہشت اور دوزخ
کا بنانا اور دنیا میں پیغمبروں کا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم کا مقرر

کرنا لغو ٹھہرے * سو کام کے کسب کا تو کچھ البتہ آدمی کو اختیار
دیا ہی مگر بالکل اختیار بھی نہیں دے دیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار
ٹھہر جاوے اور اللہ تعالی معاذ اللہ بیکار رہ جاوے * قال
اللہ تبارک و تعالی وَاعْلَمُوا اَنَّ اللہَ یَحُولُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ
قَلْبِہٖ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ انفال میں کہ جان
لو کہ اللہ روک لیتا ہی آدمی سے اُسکے دل کو * ف *
ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دل میں پڑتا ہی * بعد اُسکے وہ
کام آدمی کے ہاتھ پانون سے ظہور میں آتا ہی * پھر جس کام
کو اللہ تعالی نہیں چاہتا ہی اُس کام سے آدمی کے دل کو
روک لیتا ہی اور کرنے نہیں دیتا * چنانچہ ظاہر ہی کہ ہزارون
کام آدمی کیا چاہتا ہی یا بات کیا چاہتا ہی مگر اُس سے
نہیں ہو سکتا تو اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی
آدمی کو روک لیتا ہی اور کرنے نہیں دیتا * اُسکی مثال
ایسی ہی کہ جیسی کسی نے ایک جانور کے گلے میں رسی
باندھی اور سرا اُس رسی کا اپنے ہاتھ میں رکھا اور جانور کو
دوکھیتون کے بیچ میں چھوڑ دیا اور اُس کو بتا دیا کہ اِس
کھیت میں سے کھایو اور دوسری میں منھ نہ ڈالیو * تو وہ
جانور باوجودیکہ چھوٹا ہوا ہی مگر پھر بھی اُس شخص کے

مختار

رکوئی
دمی کو

اختیار میں ہی جسے چاہے کھانے دے جس سے چاہے
رسی کھینچ لے اور نہ کھانے دے * ایسے ہی آدمی کا حال
سمجھا چاہیے * اس سبب سے آدمی کا چاہنا اللہ کے چاہے
کے مقابل نہیں چلتا * قال اللہ تبارک وتعالی وَمَا تَشَاؤُنَ
اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِینَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے
سورہ کورت میں کہ اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ سارے
جہان کا صاحب * ف * یعنے تمہارے دل میں کام کا ارادہ
ڈالنا بھی اللہ ہی کا کام ہے * جب وہ چاہے تو تمہارے بھی
دل میں وہ ارادہ ڈال دے * پھر تم اس کام کو کرنے لگو اور
اگر وہ نچاہے تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کریں * مگر
تمہارے دل میں اس کام کا ارادہ بھی مضبوط نہ ہوئے *
پھر جب سارے مخلوق اسی طرح پر ٹھہرے تو خدا ہی پر توکل
اور بھروسا مضبوط رکھنا چاہیے کہ سوا اسکے نہ کوئی
کسی کا کچھ بگا ڑ سکے نہ بنا سکے * پھر غیروں کی
طرف رجوع لے جانا اور غیروں کی خوشامد میں اپنے کو ذلیل
کرنا محض بے فائدہ ہے * جب وہ چاہیگا وہ لوگوں کے دل میں
ارادہ ڈال دیگا اسکے بغیر چاہے کچھ نہیں ہوتا * اسنے
ہر ایک سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹھہرا لیا پھر اسی طرح

پر پیدا کیا * اور جو کام بندون سے ہوتے ہین وہ کام بھی وہی
پیدا کرتا ہی * اور جس کام سے چاہتا ہی وہی باز بھی
رکھتا ہی اور جس کام کا چاہتا ہی وہی ارادہ بھی دل مین آدمی
کے ڈال دیتا ہی * سو اسپر اسی طرح یقین رکھنا چاہیے *
اور کچھ اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دیا چاہیے * اور نہین تو
ایمان جاتا رہیگا * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَن عَلِيٍّ رض قال
قال رسول الله ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ
يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي رسول الله بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
وَيُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا
ترمذی نے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جب تک ایمان
نہ لاوے چار چیزون پر * گواہی دیوے یہہ کہ نہین کوئی معبود
یہہ کہ معنی سوا اللہ کے اور کہ یہہ مین اللہ کا رسول ہوان نبی کیا مجھکو برحق
اور یقین لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہی
بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر پر * ف * یعنے جیسے
اللہ تعالی کو واحد اللہ تعالی وکو احد اور رسول خدا ﷺ کو نبی برحق اور موت
اور قیامت کو بیشک جاننا چاہیے ویسے ہی اسبات پر بھی یقین
اس بات کہ

صادق لانا چاہئے کہ تقدیر بر بھی برحق ہی جو ہونا تھا سو
اللہ تعالی نے ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا
اور ٹھہرا دیا * اور جو شخص اُسپر یقین نہ لاوے وہ مومن
نہین کافر ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
قال قال رسول اللہ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي
الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ * ترجمہ مشکواۃ کے
باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ
بن عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دو قسم
کے لوگ ہین میری اُمت مین کہ اُنکو اسلام مین کچھ نصیبہ
نہین مرجیہ اور قدریہ * ف * یعنے جو شخص یہہ جانے کہ ہم کو
کچھ مطلق اختیار نہین ہی بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار
ہین جو کام ہم سے ہوتے ہین اللہ ہی کرواتا ہی * سو ہم سے
آخرت مین کچھ پرسش نہو گی * اگر حشر بھی ہو تو ہم بخشے
جائنگے * سو ایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے ہین کہ وہ یہہ
بات جانتا ہی کہ گویا اللہ تعالی ہم پر جبر کی راہ سے کام
کراتا ہی ہمارا کچھ قصور نہین * تو اِس عقیدہ سے یہہ بات نکلتی
ہی کہ گناہ بھی ہم سے اللہ ہی کرواتا ہی * پھر ہم کو گناہ سے
بچنے کا حکم کیون کیا * تو اِس بات سے شریعت کا انکار

محشر

اس بات سے

پیدا کیا * اور جو کام بندوں سے ہوتے ہیں وہ کام بھی وہی پیدا کرتا ہی * اور جس کام سے چاہتا ہی وہی باز بھی رکھتا ہی اور جس کام کا چاہتا ہی وہی ارادہ بھی دل مین آدمی کے ڈال دیتا ہی * سو اسپر اسی طرح یقین رکھنا چاہیے * اور کچھ اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دیا چاہیے * اور نہین تو ایمان جاتا رہیگا * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ
ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر * گواہی دیوے یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور یہہ مین اللہ کا رسول ہوان نبی کیا مجھکو برحق اور یقین لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہی بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر پر * ف * یعنے جیسے اللہ تعالی کو اکیلا اور رسول خدا ﷺ کو نبی برحق اور موت اور قیامت کو بیشک جاننا چاہیے ویسے ہی اس بات پر بھی یقین

(حاشیہ: یہہ کہ نہین — اللہ تعالی کو — اصل بات یہ)

صادق لانا چاہیے کہ تقدیر بھی برحق ہی جو ہونا تھا سو
اللہ تعالی نے ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا
اور ٹھہرا دیا * اور جو شخص اسپر یقین نہ لاوے وہ مومن
نہین کافر ہی * اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رض
قال قال رسول اللہ ﷺ صِنفَانِ مِن اُمَّتِی لَیسَ لَهُمَا فِی
الاِسلَامِ نَصِیبٌ اَلمُرجِئَةُ وَالقَدَرِیَّةُ * ترجمہ مشکواۃ کے
باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ
بن عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دو قسم
کے لوگ ہین میری امت مین کہ انکو اسلام مین کچھ نصیبہ
نہین مرجیہ اور قدریہ * ا * یعنے جو شخص یہہ جانے کہ ہم کو
کچھ مطابق اختیار نہین ہی بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار
ہین جو کام ہم سے ہوتے ہین اللہ ہی کرواتا ہی * سو ہم سے
آخرت مین کچھ پرسش نہوگی * اگر حشر بھی ہو تو ہم بخشے
جائنگے * سو ایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے ہین کہ وہ یہہ
بات جانتا ہی کہ گویا اللہ تعالی ہم پر جبر کی راہ سے کام
کراتا ہی ہمارا کچھ قصور نہین * تو اس عقیدہ سے یہہ بات نکلتی
ہی کہ گناہ بھی ہم سے اللہ ہی کرواتا ہی * پھر ہم کو گناہ سے
بچنے کا حکم کیون کیا * تو اس بات سے شریعت کا انکار

محشر

اس بات سے

نکلتا ہی * اور جو شخص جانے کہ ہم بالکل مختار ہیں اور جو
کرتے ہیں ہم خود کرتے ہیں * اور جو کام ہم کرتے ہیں
اُنکو کاموں کو ہم ہی پیدا کرتے ہیں اللہ تعالی کو اُسمین کچھ
دخل نہین * اور آگے بھی اُسنے کچھ ٹھہرا نہین دیا ایسے
شخص کو قدریہ کہتے ہیں * یعنے قدر کا منکر وہ گویا اپنے تئین
بھی ایک افعال کا مختار جانتا ہی سو اِن دونون طرح کے
عقیدے والے لوگ مسلمان نہین ہیں * اور اسلام سے
اُنکو کچھ حصہ اور نصیبہ نہین ہی اسلام سے بے نصیب ہیں * اگرچہ
اپنے کو مسلمان کہین اور پیغمبر خدا ﷺ کی امت مین
شمار کرین * أَخرَجَ أَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرمِذِيُّ عَنِ ابنِ
عُمَرَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسفٌ
وَمَسخٌ وَذَالِكَ فِي المُكَذِّبِينَ بِالقَدَرِ * ترجمہ مشکوۃ کے
باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ابوداود اور ترمذی نے
ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ سے مین نے
سنا کہ فرماتے تھے * کہ ہوگا میری امت مین لوگونکا زمین مین
دھس جانا اور صورتین جانورونکی سی ہونی اور یہہ اُنمین
ہوگا جو جھٹلاتے ہیں تقدیر کو * ف * اور حدیثون سے معلوم
ہوا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین لوگ زمین

از این حدیث معلوم کرده شد که در این امت نیز خسف و مسخ واقع شدنی است چنانکه در امم سابقه بود تحقیق [illegible] وارد شده است حدیث بوقوع آن در آخر زمان چنانکه در باب ملاحم [illegible] باب الفتن [illegible] گفته اند که اگر در این امت [illegible] مراد الامت که [illegible] خسف و مسخ واقع [illegible] در فرقه واقع میشد والله اعلم از ترجمه شیخ عبدالحق علیه الرحمه

مین نہ دھس جاوینگے جیسے اگلی امتون مین قارون وغیرہ دھس
گئے * اور نہ میری امت کے لوگونکی صورتین جانورونکی سی
ہوجاوینگی * جیسے اگلی امتون مین یہود نصاری کی بندرون
سورونکی سی شکلین ہوگئین تھین * سو اس حدیث مین فرمایا
کہ جو لوگ میری امت کے یعنے کلمہ گو کہ اپنے کو مسلمان
جانتے تھے مگر تقدیر کے منکر تھے * سو اخیر وقت مین اُنکی صورتین
بھی بعضونکی جانورونکی سی ہوجاوینگی * اور بعضے زمین مین
دھس جاوینگے * یعنے اللہ تعالی کا اس عقیدے والے پر ایسا
غضب ہوتا ہی کہ دنیا مین بھی اُسکو عذاب شدید ہوگا *
اور اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ قدریہ اسی کام
کا نام ہی کہ تقدیر کا انکار کرے * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلعم اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی
کہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض سے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ قدریئے اِس اُمت کے مجوس
ہین * اگر بیمار پڑین تو مت پوچھو اُنکو اور اگر مرین تو نماز
نکرو اُنپر * ف * یعنے مجوس وہ ہوتا ہی جو سورج اور

اسکو پوجے اور پانی اور نجھوم ونکی تاثیر کا اعتقاد رکھے * اور جب آدمی تقدیر پر شاکر نہین رہتا اور اللہ ہی پر بھروسا نہین رکھتا * تو اُسکا دل ہر طرف بٹتا ہی اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہی * کبھی بھوانی کو مانتا ہی کبھی قبرونکو پوجتا ہی کبھی سب کی درگاہ کے چراغ کو پوجتا ہی کبھی دن رات کی نحوست سعادت کے پیچھے پڑتا ہی حالانکہ کچھ ہوتا نہین * ہوتا وہی ہی جو اللہ نے تقدیر مین لکھ دیا * سو ایسا شخص مسلمان نہین رہتا ہی مجوسی سا ہو جاتا ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کو مسلمان کہے اور پھر تقدیر کا منکر ہو تو وہ اِس اُمت مین گویا مجوس ہی * سو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اُسکا حال نہ پوچھو اور اگر مرجاے تو جنازے کی نماز نہ پڑھو * اسواسطے کہ یہہ معاملہ مسلمان کے ساتھہ کرنا چاہیے کافر کے ساتھہ ایسا معاملہ ماں باپ اور دوستی کا اور اُنکی مغفرت کی دعا مانگنی نہ چاہیے * اور اسواسطے کہ اور لوگ یہہ عقیدہ نہ اختیار کرین * اَخرَجَ احمدُ وَابُودَاؤدَ عَنْ عُمَرَ رض قال قال رسول اللہ ﷺ لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ * ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ

لا تجالسوا

پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھ نہ بیٹھالو اہل قدر کو
اور نہ اول بات کہو اُن سے * ف * یعنے جو شخص تقدیر
کا منکر ہو اُس شخص سے محبت اور ملاقات نہ رکھو *
بلکہ اپنے ساتھ برابر نہ بیٹھالو اور نہ تم اُسکے پاس بیٹھو
اور اپنی طرف سے پہلے اُس سے بات بھی نہ کہو * ہان اگر
وہ کچھ پوچھے تو بقدر ضرورت اُسکا جواب دینا مضایقہ
نہین گویا وہ شخص آدمیت سے خارج ہی سو کفار کی طرح
پر اُس سے معاملہ کرو بلکہ کافرون سے بھی وہ بدتر ہی *
اسواسطے کہ کافر کو ہر مسلمان کافر جانتا ہی اور اُسکی
بات نہین مانتا * اور یہ قدری تو اپنے کو مسلمان کہیگا اور
بعض آیتین اور بعض حدیثین اور کچھ قول اور اشعار
کے معنے اُنہین طور پر نکال کر جاہلون کو گمراہ کریگا * تو
ایسے شخص سے ترک محبت کرنی اور علحدہ رہنا بہتر
ہی تا کہ لوگون کو گمراہ نکرے * اور شاید اپنے عقیدے کو
برا سمجھکر ترک کرے * اَخْرَجَ الْبَیْہَقِی وَالرَّزِیْن
عَنْ عَائِشَة رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ سِتَّة لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللہ
وَکُلُّ نَبِیٍّ یُجَابُ الزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللہ وَالْمُکَذِّبُ
بِقَدَرِ اللہ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللہ وَیُذِلَّ

مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ چھہ شخص پر لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ نے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی بڑھانے والا اللہ کی کتاب مین اور جھٹلانے والا اللہ کی تقدیر کا * اور زبردستی سے حاکم بن جانے والا * اسواسطے کہ عزت دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دی اللہ نے * اور حلال کرنے والا اللہ کے حرم کا اور حلال کرنے والا میرے رشتہ دارون سے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دینے والا میری سنت کا * ف * یعنے جو شخص حضرت کی سنت کو بے عذر شرعی ترک کرے اور چھوڑ دے تو اُسکو حضرت پر ایمان نہین * اور جو سید ہو حضرت کے آل ہین * اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کا مونکو حلال کرے یعنے گناہ کرے * اور اللہ تعالی کے منع کرنے کا لحاظ نرکھے تو اُسنے بڑا قصور کیا * جیسے بادشاہ کا بیٹا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کی آئین کی قدر نرکھے اور خلاف آئین کے کام کرے تو اُسکو دیکھو ...

قال فی المشکوۃ رواہ البیہقی فی المدخل و رزین فی کتابہ ۱۲

بڑھانے والا

ایمان نہین

گرا ور رعایا بہک جاوین تو اُسکی سزا بھی زیادہ چاہیے
جسپر عنایت اور مہربانی زیادہ اُسکی تقصیر پر عتاب
بھی زیادہ * اور جو شخص اللہ کے کعبہ کے حرم کی تعظیم
نرکھے * اور جسکام کا وہان کرنا حرام ہی سو وہان کرے *
تو اُسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار مین
بے ادبی اور عدول حکمی کی * اور جو شخص لوگون پر زبردستی
حاکم بن جاوے تاکہ اشرافون کو ذلیل کرے اور کمینون کو
زبردست کرے * اور جو شخص تقدیر کے برحق ہوتے کو
نکار اوے اور تقدیر کے قایل کو جھٹھلاوے * اور جو شخص
قرآن مین کچھ اپنی طرف سے بڑھاوے کوئی لفظ یا کوئی حرف
یا کوئی مطلب یا کوئی صورت * سوان چھؤن قسم کے لوگ
ملعون ہین * کہ اللہ نے اُنکو پھٹکاردی اور رسول خدا ﷺ نے
اُنکو بددعا دی * کہ اللہ نے اپنی مہر اُن سے اُٹھالی سو
حضرت کی بد دعا قبول ہوئی * اسواسطے کہ حضرت نبی تھے و
اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی * اس حدیث سے معلوم ہوا
قدریے تقدیر کے منکر ہین اللہ اور رسول کی طرف سے
لعنت اور پھٹکار پڑتی ہی * اخرج احمد و ابوداؤد
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ

ماننے کو

پڑھاوے

اللّٰہَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمٰوَاتِهٖ وَأَهْلَ أَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ
ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ
وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ
يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَإِنْ مِتَّ
عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان
بالقدر میں لکھا ہے کہ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ
نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو کہ اللہ عذاب کرے اپنے آسمانوں والوں
پر اور اپنی زمین والوں پر * تو عذاب کرے اور وہ ظالم
نہ ٹھہرے اُنکے حق میں * اور اگر مہر کرے اُنپر تو ہووے
مہر اُسکی بہتر اُنکے لئے اُنکے کاموں سے * اور اگر تو خرچ کرے
اُحد برابر سونا اللہ کی راہ میں قبول نکرے اللہ تجھ سے مگر
جب تو ایمان لاوے تقدیر پر * اور جان لیوے یہہ کہ جو تجھکو
پہنچی تجھ سے چوکنے والا نہ تھا * اور جو تجھ سے چوکا وہ
تجھکو پہنچنے والا نہ تھا * اور اگر تو مرے اسکے برخلاف اور عقیدے
پر تو ضرور داخل ہووے تو دوزخ میں * ف * یعنے جو کچھ
اللہ نے قسمت میں لکھہ دیا اور مقرر کر دیا وہ ضرور پہنچیگا ممکن

نہین کہ چوک جاوے اور نہ پہنچے * سو جو کچھ آدمی کو رنج
اور تکلیف اور بیماری اور راحت اور خوشی اور صحت
اور فتح اور شکست اور مفلسی اور امیری پہنچتی ہاین * مفلسی
یہ سب تقدیر کے لکھے موافق پہنچتی ہاین اور کسی سبب
سے نہین * پھر اگر سب مخلوق چاہے کہ نہ پہنچے تو ممکن نہین
کہ نہ پہنچے اور تقدیر خطا کرے * اور جو آدمی کو نہ پہنچا * سنا چاہا کہ
مین تندرست ہو جاؤن اور نہوا یا چاہا کہ امیر ہو جاؤن اور نہوا * یا چاہا کہ
فتح ہو اور نہو ئی یا سانپ ہاتھہ پر گیا یا سانپ ہاتھہ پر پڑتا اور نہ
کاٹا یا کاٹا اور نہ مرا تو تقدیر ہی مین یون لکھا تھا ممکن نتھا
کہ اُسکے برخلاف ہو * اگرچہ سارے مخلوق مل کر چاہے کہ
اُسکے برخلاف ہو مگر ہو نا ممکن نہین * پھر اب اُسکے سوا
اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر
لوٹ گئی اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا اور تدبیر چل گئی * پھر وہ
شخص بے توبہ مرجاوے تو دوزخی ہی اور صدقہ خیرات
نیکی اُسکی کچھ قبول نہین ہوتی * اگرچہ پہاڑ برابر سونا
خدا کی راہ مین خرچ کیا ہو تو بھی قبول نہو * اسواسطے کہ
اُسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ کے بنائے کے
خلاف نہین ہو سکتا * وہ مالک الملک شاہنشاہ بے پروا

چاہاہین
نہ ہوا
مل کر چاہاہین
صدقہ
نیکی

ہی جیسا اُسنے چاہا ویسا ہر ایک کی قسمت میں لکھ دیا وہ بہر صورت مالک ہی * اگر سب فرشتوں اور آدمیونکو دوزخ مین ڈال دے تو بھی وہ ظالم نہ ٹھہرے * اسواسطے کہ سارے مخلوق اُسی کے ہیں اور کسی کے نہیں * اور اگر وہ خلق پر مہربانی کرے تو مہربانی اُسکی خلق کے حق مین ہنر ہی مگر اُسپر کچھ بندون کا حق نہین * اَخْرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيْهِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ نکل آئے ہم پاس پیغمبر خدا ﷺ اور ہم جھگڑ رہے تھے قدر کے مسئلہ میں * سو غصے ہوئے ایسا کہ سرخ ہو گیا چہرہ اُنکا گویا توڑے گئے تھے اُنکے چہرے پر انار کے دانے * پھر فرمایا کہ کیا اس بات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے مین بھیجا گیا تمہاری طرف * تباہی ہلاک ہوئے وے جو تم سے پہلے

وصل — اللہ تعالیٰ پر بندونکا کچھ حق نہین

نتنازع

اس بات

ف

اصل بات

پھر جب جھگڑا کیا انھون نے اس بات مین تقلید کرتا ہون مین پیمبر
تقلید کرتا ہون دین مین پیمبر کی نہ جھگڑو اسمین * ف * جو باتین

بتادین

بندون کے حق دین مین فائدے کی تھین سو اللہ تعالی نے بتادی کہ
اللہ کو ایسا سمجھو اور رسول کو یون جانو * اور بندگی اللہ کی
اسطرح کرو اور دنیا کا کام یون چاہو اور جو بات بندونکے کام
کی نہ تھی کہ جس سے کچھ دنیا اور دین کا فائدہ نہ تھا اُسکو مفصل
بیان نکیا * یا وہ بات جو آدمیونکی بوجھہ اور سمجھہ سے زیادہ
اُسکا بھی بیان نکیا * تا کہ آدمی لا یعنی باتون مین مشغول

وے

نہو جاوے * مثلا یہہ نہ بیان کیا کہ چاند اور سورج فلانی چیز سے بنے
اور عرش فلانی چیز سے اور زمین اور پانی اور آگ فلانی فلانی
چیز سے * اور روح کی حقیقت یہہ ہی اِسواسطے کہ اِن باتونکے
دریافت ہونے نہونے سے کچھ فائدہ نقصان نہین * یا مثلا
شریعت مین وحدت وجود اور شہود اور اللہ تعالی کی
ذات اور متشابہات آیتون کی تاویلین اور ہر عبادت کی وضع
مخصوص کے مامور ہونے کا بھید دریافت کرنے کا حکم نہوا *

بیچے

اِسواسطے کہ یہہ باتین اکثر آدمی کی عقل کی رسائی سے
زیادہ ہیئن کہ اکثر لوگ اُسکی حقیقت کو دریافت نکر سکینگے *

کرینگے

بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضے اُسمین زیادتی کرینگے * تو

دونون گمراہ ہونگے * چنانچہ اگلی اُمتون کے لوگ اکثر اِسی سبب سے گمراہ ہوئے ویسا ہی جبر اور اختیار * اور تقدیر کا مسئلہ ہی کہ اسمین گفتگو اور بحث کرنا اور اُسکی حقیقت کے دریافت کی فکر مین رہنا نہ چاہئے * اِسواسطے کہ آدمی کی عقل سے یہہ بات زیادہ ہی * پھر بہت آدمی جاہل گمراہ ہوجاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا * اِسیواسطے پیغمبر خدا ﷺ نے جب دیکھا کہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ اصحاب بیٹھے ہوئے اس جبر اور تقدیر کے مسئلہ مین بحث کرتے ہیں * تو نہایت ناخوش ہوئے اِسقدر کہ چہرہ آپکا انار کے عرق کی طرح سرخ ہوگیا * اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ و رسول نے اس مسئلہ مین گفتگو کرنیکا حکم کیا ہی * اور کیا مین اِس مسئلہ مین جھگڑا دالنے کو آیا ہون رسول ہوکر * سو یون تو نہین ہی جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہی سو کئے جاؤ کچھ چون و چرا مت کرو * اور اگلی اُمتون کے لوگ اسی طرح مشکل مسئلہ مین بحث کرکے گمراہ ہوگئے * کہ اللہ تعالی نے اُن کو ہلاک کیا * سو مین تمکو تقید کرتا ہون کہ اِس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نہ کیجو * اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ يُسْئَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ

اگلی امتوں کے لوگ

تکملہ بسئلہ ۞ ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان با لقدر میں لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے کلام کیا کسی چیز میں قدر کے مسئلہ کے تو پوچھا جائیگا اُس سے وہ کلام قیامت کے دن ۞ اور جسنے نہ کلام کیا اُسمیں اُس سے پرسش نہوگی اُسکی ۞ ف ۞ یعنے قیامت کے روز اسبات کا بھی حساب ہوگا ۞ تو جو شخص اس مسئلہ میں گفتگو کریگا قیامت کو اُس سے محاسبہ لیا جائیگا کہ تونے اسمیں کیوں گفتگو کی اور بحث کیا ۞ اور جو شخص اسمیں گفتگو اور بحث بھی نکریگا اُسے پوچھا بھی نجاوے گا ۞ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اس مسئلہ میں گفتگو بھی کرنا نچاہیے ۞ اسقدر سمجھ لے کہ اللہ تعالی نے روز ازل میں تقدیر میں لکھدیا وہ ضرور ہوگا اور اللہ تعالی نے بندوں کو فی الجملہ کام کرنے کا اختیار دیا ہی ۞ اور کام کا پیدا کرنا اور ارادہ دل میں ڈال دینا یہہ اللہ ہی کا کام ہی ۞ جسقدر قرآن و حدیث میں مذکور ہی اُسپر ایمان لاوے اور یقین رکھے زیادہ دم نہ مارے ۞ اَخرج التِّرمذيّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ

اصل بات

بجاویگا

مجھکو تقدیر میں

دم مارے

الصامت

مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ اُکْتُبْ قَالَ مَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبِ الْقَدَرَ فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبادہ بن صامت رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ پہلے پیدا کیا اللہ نے قلم کو * تو فرمایا اُسکو کہ لکھ اُس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھ تقدیر * سو اُس نے لکھا جو ہوا اور جو ہونے والا ہے ہمیشہ تک * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکھیں تقدیریں خلایق کی آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے * حالانکہ اُسکا عرش پانی پر تھا * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَۃٍ قَبَضَھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْھُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ

وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ وہ لی تھی سب زمین سے سو ہوئی اولاد آدم علیہ السلام کی انداز سے پر زمین کے * کوئی سرخ کوئی سفید کوئی کالی کوئی درمیان اسکے کوئی نرم کوئی کڑی کوئی ناپاک کوئی ستہری * ف * یعنے یہہ جو آدمیون مین تفاوت ہی کہ بعضے سرخ سفید ہوتے ہیں اور بعضے سیاہ رنگ ہوتے ہیں * اور ایسے ہی کیسیکی خو نرم ہوتی ہے اور کوئی سخت ہوتا ہی اور کوئی نیک بخت پاک صاف ہی * اور کوئی خبیث ناپاک کافر ہی * سو پہلے ہی سے اللہ تعالی نے انکی اصل ہی ایسی پیدا کی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح طرحکی زمینون مین سے تھوڑی مٹی لیکر اُسے بنایا کہ بعض جگہہ کی مٹی سرخ اور بعض جگہہ کی سفید * اور کہین کی سیاہ اور کہین ملی ہوئی اور کہین کی نرم اور کہین کی سخت تھی * تو یہہ سب باتین حضرت آدم مین جمع تھین * ویسا ہی اُسکا ظہور اُنکی اولاد مین ہوا * اسواسطے کہ پہلے سے اللہ تعالی نے آدمیونکی تقدیر مین یون ٹھہرا دیا تھا

پید

ملی ہوئی

ایسی ہی کسی کی

نیک بخت

* اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا خلق کو اندھیری مین پھر ڈالا انپر کچھ اپنا نور * سو جسکو پہنچا کچھ اُس نور مین سے اُس نے سیدھی راہ پائی * اور جسکو نہ پہنچا وہ نور وہ گمراہ ہوا تو اِسی واسطے مین کہتا ہون کہ سوکھہ گیا قلم اللہ کے علم پر * ف * یعنے لکھنے کے قلم کو اللہ تعالی نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا سو اُسنے لکھ دیا * پھر وہ خشک ہو گیا کہ اب نہین وہ لکھتا * اور کفر اور اسلام جو ہی سو ہی اللہ تعالی کے نور کے سبب ہی جسپر اللہ تعالی کا نور روز ازل مین پڑا وہ نیک راہ پر مسلمان ہوا * اور جسپر وہ نور نہ پڑا وہ گمراہ ہوا کافر * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ

حکم دیا

نیک

مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ * ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداؑ ورض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فارغ ہوچکا اپنے مخلوق مین ہر بندے کی پانچ چیز سے اُسکے اجل سے اور اُس کے عمل سے اور اُسکے رہنے کی جگہہ سے اور اُسکی چال سے اور اُسکی روزی سے * ف * یعنے ہر مخلوق کے حق مین یہہ بات ہین کہ یہہ فلانے وقت پر فلانی فلانی جگہہ اسطور پر مریگا اور زندگی مین فلانے فلانے عمل کریگا اور فلانی فلانی جگہہ رہیگا اور فلانی فلانی چال اور رویہ اختیار کریگا اور فلانی فلانی وضع سے اسکو اسقدر روزی رزق ملیگا اور یہہ کھاویگا * اللہ تعالیٰ نے مقرر کردی ہین اور ٹھہرا دی ہین ویسا ہی ہوتا ہی اُس سے کم وبیش نہین ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ توکل ہی پر رہے اسباب پر بہت بھروسا نکرے اور دنیا داری کے امور مین بہت کوشش اور سر دردی نکرے جو قسمت مین لکھا ہی وہ آگہی سے مقرر ہوچکا اُسمین کمی بیشی نہین * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُمْنٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَاءَ کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُسْرٰی

ابو درداؓ
خلق میں
اسباب
آگے ہی سے

فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ * ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداؓ رض نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اُنکی پیدایش کے وقت پھر مارا اُنکا داہنا مونڈھا سو نکالی اُنکی اولاد سفید جیسی چیونٹیاں اور مارا اُنکا بایاں مونڈھا سو نکالی اُنکی اولاد کالی جیسے کوئلے * پھر فرمایا اُنکو جو داہنے تھی طرف بہشت کے اور کچھ پروا نہیں مجھکو * اور فرمایا اُنکو جو اُنکے بائیں مونڈھے مین تھی طرف دوزخ کے اور کچھ پروا نہیں مجھکو * ف * یعنے اور خلقت کے پیدا ہونے سے پہلے ہی حضرت آدم کے پیدا کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے حکم کر دیا * اور ٹھہرا دیا کچھ لوگونکے حق مین کہ یے بہشتی ہیں * اور کچھ لوگون کے حق مین کہ یے دوزخی ہیں * اور فرمایا کہ مجھکو کچھ پروا نہیں جو چاہون سو کرون مین مالک ہون * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ * ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا

کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا جنت کی لیاقت والون کو * بنایا اُنکو بہشت کے واسطے اور وے اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے * اور پیدا کیا دوزخ کے سزاوار لوگونکو بنایا اُنکو اور وے اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے * ف * یعنے دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے ہر ایک کو جس لایق وہ شخص تھا ویسا ٹھہرا دیا * سو اُسی موافق دنیا مین اُس شخص سے کام ہوتے ہین بہشتی سے اچھے کام اور دوزخی سے برے کام * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُوْا

باپون کی پیٹھ

ذلک

* ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رض نے نقل کیا کہ حدیث فرمائی ہم سے پیغمبر خدا ﷺ نے اور وہ سچے سچائے تھے * فرمایا کہ پیدایش ہر کسی کی اکٹھا کی جاتی ہی اسکی ماں کی پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ پھر ہوتا ہی خون چالیس دن تک پھر ہوتا ہی لوتھڑا چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اسکے واسطے اللہ تعالی اسکی طرف ایک فرشتہ چار باتون کے لئے سو وہ لکھ دیتا ہی اسکا عمل اور اسکی اجل اور اسکی روزی اور بد بخت یا نیک بخت پھر پھونکتا ہی اسمین روح تو قسم ہی اسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اسکے کہ بے شک کوئی تم مین کا کئے جاتا ہی کام بہشتیون کے یہان تک کہ نہین رہتا اسکے اور بہشت کے درمیان مین فرق * سوا ایک ہاتھ بھر کے پھر بڑھ نکلتی ہی اسپر لکھت تو کرنے لگتا ہی کام دوزخیون کے تو پھر داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور بعضے شخص تم مین کا کئے جاتا ہی کام دوزخیون کے اسقدر کہ نہین رہتا اسکے اور دوزخ کے درمیان مین فرق سوا ایک ہاتھ بھر کے پھر بڑھ نکلتی اسپر لکھت سو کرنے لگتا ہی کام بہشتیون کے تو داخل ہوتا ہی بہشت

نطفہ

علقہ

الرابع

ثم یبعث اللہ

الیہ ملکا

فیسبق علیہ الکتاب

فیدخل النار

فیسبق علیہ الکتاب

مین * ف * یعنے حضرت رسول خدا ﷺ خود بھی سچے تھے
اور اللہ تعالی نے بھی اُنکو سچا کیا تھا * سو اُنھون نے اکھونے
یون حدیث فرمائی کہ ایک سو بیس دن مین آدمی کی صورت
بنکر مان کے پیٹ مین درست ہوتی ہی * پھر اللہ تعالی بن کر
ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ وہ فرشتہ اُسکے حق مین لکھہ
دیتا ہی کہ یہہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور فلانے
سال اور سن مین فلانے وقت اور فلانے دن فلانی جگھہ مریگا *
اور زندگی مین فلانی فلانی چیز اسقدر کھاویگا اور بد بخت کھاویگا
ہوگا یا نیک بخت ہوگا * بعد اُسکے اُسمین جان ڈالتا نیکبخت
ہی * سو اُسکے لکھے کے موافق اُسکا کام اور انجام دنیا
مین ہوتا ہی * پھر اگر اُسکی قسمت مین انجام دوزخ لکھا ہی
تو یا مین اگرچہ بہلے وہ کام بہشتیون کے کرتا رہے اسقدر
کہ بہشت سے نہایت نزدیک ہو جاوے ہاتھہ بہر پر پھرکر
پھیر یگا یک تقدیر کا لکھا زور مارتا ہی تو وہ شخص آخر
کو کام دوزخیون کے کرنے لگتا ہی اور دوزخ کو جاتا ہی *
اسی طرح جسکی تقدیر مین بہشت لکھی ہی وہ اگرچہ
کام دوزخیون کے کرتا رہے یہان تک کہ دوزخ
نزدیک ہو جاتا ہی ہاتھہ بہر پر پھر اُسکی تقدیر کا لکھا پھر

دوزخ ناری * تو وہ بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی تو آخر کار

بہشت مین جاتا ہی * المقصود آدمی اپنے عمل پر مغرور

نہو اور اعتماد رکھے اللہ ہی کے کرم اور فضل کا بھروسا رکھے *

اور اُسی سے امیدوار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر

خاتمہ اچھا ہوا تو اچھا ہی * اور برا ہوا تو برا ہی * اخرج

مسلم عَنْ اَبِي مُوْسٰي قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ

بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ

يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ

عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ

لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ کھڑے

ہوئے ہمارے بیچ مین رسول خدا ﷺ خطبہ پڑھا پانچ باتون کا

سو فرمایا کہ بیشک اللہ نہین سوتا اور لایق نہین اُسکو کہ

سووے * جھکا دیتا ہی پلہ اور اُونچا کر دیتا ہی اُسکو * عرض

کیا جاتا ہی اُسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلے اور دن

کا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اُسکا نور ہی * اگر کھولدے

اُسکو تو جلا وے اُسکا نور ہر چیز کو خلق مین سے جہان تک

ہو چکے اُسکی نگاہ * ف * نبی صاحب نے خطبہ مین پانچ باتین

فرمائین اور لوگون کو سمجھایا یہہ جان لو کہ اللہ تعالی کو نیند
نہین آتی اسواسطے کہ سونا غفلت ہی اور غفلت
نقصان ہی * اور اللہ تعالی نقصان سے بری ہی تو ہرگز
نہین ہوسکتا کہ اللہ تعالی سووے * اور تیسری یہہ
سمجھہ لو کہ مقبول کرنا اور مردود کرنا اور روزی کی کشایش
اور تنگی اللہ ہی کے اختیار مین ہی کہ ترازو اُسکے پاس ہی
جسکے لئے چاہے پلہ جھکا دیتا ہی اور جسکے واسطے چاہتا ہی
پلہ اونچا کر دیتا ہی * اور چوتھی یہہ بات جان رکھو کہ جو کام بندے
دن کو کرینگے اُس کام کی خبر اُسکو رات کے کام سے پہلے
رہتی ہی * اور جو کام بندے رات کو کرینگے اُسکی خبر دن
کے کام سے پہلے اُسکو پہنچتی ہی آگے سے * اور پانچوین یہہ
کہ اللہ تعالی کی بہت بڑی شان ہی رعب اور دبدبہ
اُسکا بڑا ہی * ایسا کہ پردہ اُسکا نور ہی اگر وہ پردہ
اُٹھاوے تو سارے مخلوق جل جاوے کسی کو طاقت اُسکے
برداشت کی نہو * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجودیکہ اللہ تعالی
نے جو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہی سب پہلے تقدیر مین لکھہ
دیا * مگر پھر بھی اللہ تعالی غافل نہین اُسکو اب بھی
اختیار ہی جو چاہے سو کرے قسمت کی ترازو اُسکے

باوجود تقدیر الہی
اختیار الہی باقی

ہاتھہ مین ہی جسکا چاہتا ہی پست کرتا ہی اور جسکا چاہتا ہی اونچا کرتا ہی اور ہر ایک کے کام کی خبر رکھتا ہی آگے سے

پہچانا حق

یعنے آگے سے ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اُس نے مقرر کر دیا ہوا ہی اُس سے ہوتا ہی * اَخْرَجَ التِّرمذِی وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِکَ وَ بِمَا جِئْتَ بِہٖ فَہَلْ تَخَافُ عَلَیْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُہَا کَیْفَ یَشَآءُ * ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ اکثر کہا کرتے تھے ای پھیرنے والے دلونکے ثابت رکھہ میرا دل اپنے دین پر تو کہا مین نے کہ ای نبی اللہ کے ہم نے مانا تمکو اور جو کچھہ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہم پر فرمایا ہان اسواسطے کہ دل اللہ کی دو انگلیونکے بیچ مین ہین انگلیون مین سے پھیر دیتا ہی دلونکو جیسے چاہتا ہی * ب

بقائے منصب پیغمبری بر پیغمبران

یعنے یہہ بات ثابت ہی کہ سب پیغمبر معصوم ہین اور پیغمبرون سے پیغمبری جاتی نہین * اور سب پیغمبر دنیا سے ایمان کے ساتھہ جاتے ہین پیغمبرونکو اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہین تو حضرت کی زبان سے جو یہہ دعا اکثر نکلتی تھی کہ ای

اللہ میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھہ تو حضرت انس سمجھے کہ اس دعا سے حضرکا مطلب یہہ ہی کہ میری امت کا دل ایمان پر ثابت رکھہ * سو عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے کیا تمکو ہمپر خوف ہی اسبات کا کہ ہم دین اسلام سے پھر جاوین و تم یہہ دعا مانگتے ہو * تو حضرت نے فرمایا کہ ہان مجھکو البتہ خوف ہی * اسواسطے کہ آدمیکا دل اللہ کی انگلیون مین سے دو انگلیون مین ہی یعنے اللہ کے قابو مین ہی جدھر چاہے پھیر دے * اس سے معلوم ہوا کہ نیک راہ اور بد راہ پر لگا دینا اللہ ہی کا کام ہی جس دل کو جدھر چاہے پھیر دے * جسکے دل مین چاہے ارادہ نیکی اور سلوک کا ڈال دے اور جسے چاہے برا کرا دے * آدمی کو چاہیے کہ اپنے دل پر اعتماد نرکھے ہروقت اللہ کی درگاہ سے یہی التجا کرے کہ نیکی کے روئیے پر دل کو ثابت رکھے

حضرت کا خواتم یہہ دعا الم اس بات

* اخرج الترمذي عن عبد الله بن عمرو قال خرج رسول الله ﷺ وفي يديه كتابان فقال أتدرون ما هذان الكتابان قلنا لا يا رسول الله إلا أن تخبرنا فقال للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء أهل الجنة وأسماء آبائهم وقبائلهم ثم أجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا ثم قال

للذي في شماله هذا كتاب من رب العالمين فيه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا فقال اصحابه ففيم العمل يا رسول الله ان كان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة يختم له بعمل اهل الجنة وان عمل اي عمل وان صاحب النار يختم له بعمل اهل النار وان عمل اي عمل ثم قال رسول الله ﷺ بيديه فنبذهما ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق في الجنة وفريق في السعير * ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رض نقل کیا کہ باہر آئے رسول خدا ﷺ اور اُنکے دونوں ہاتھوں مین دو کتابین تھین * سو فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کیا ہین یہہ دونوں کتابین * ہم نے عرض کیا ہم نہین جانتے یا رسول اللہ مگر تم بتلاؤ * ہمکو تو بتایا اسکو جو داہنے ہاتھ مین تھی کہ یہہ کتاب رب العالمین کی طرف سے آئی ہی * اسمین نام لکھے ہین بہشتیونکے اور نام اُنکے باپاون کے اور کنبون کے پھر جماع کیا ہوا ہی اُنکے آخر پر * سو زیادہ نہین ہوتا اُنمین اور نہ کم ہوتا اُن سے کبھی * پھر فرمایا اسکو جو بائین ہاتھ مین تھی کہ یہہ کتاب ہی رب العالمین

کی طرف سے اسمین دوزخیونکے نام ہیں اور نام اُنکے باپونکے ہیں اور اُنکے کنبونکے پھر جملہ کیا ہوا ہی اُنکے آخر پر تو بڑہتا ہی اُن مین اور نہ اُنسے کم ہوتا ہی کبھی * پھر عرض کیا اُن کے یارون نے کہ تو کس واسطے ہی عمل یا رسول اللہ اگر ایسی بات ہی کہ اُس سے فراغت ہو چکی * تو فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کے واسطے ختم کیا جاتا ہی بہشتیون کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے * اور دوزخی کے واسطے خاتمہ ہوتا ہی دوزخیون کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے * پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتھون کی طرف اور پھینک دیا اُن دونون کتابون کو اپنے پیچھے * پھر فرمایا فارغ ہو گیا تمھارا رب بندون سے ایک گروہ جنت مین اور ایک گروہ دوزخ مین * ف * یعنے جب حضرت نے یہہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوزخیون اور بہشتیون کے نام مع ولدیت ذات پات کے نشان سمیت الگ الگ لکھ دئیے ہیں * پھر اُن نامون کے آخر مین میزان دیکر جملہ کر دیا ہی کہ اُسمین کمی بیشی نہین ہوتی * اللہ تعالی نے آگے ہی سے ہر یک شخص کے حق مین بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹھہرا دیا ہی * یہہ بات

کنبون کے

عرض کی

ہاتھون سے

عرض کی

سنکر یارون نے عرض کیا کہ اگر اب یہ بات ہی کہ دوزخ یا بہشت آگے ہی سے ہر ایک کے واسطے ٹھہر گیا اور اب اُسمین کمی بیشی نہین ہوتی * تو پھر اب عمل نیک کرنا اور محنت اُٹھانا کیا ضرور جسکی قسمت مین جو لکھا ہی وہ تو آخر ہو ہی رہیگا * اُسکے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ جسکی قسمت مین بہشت ہی اُس سے مرنے کے قریب بہشتیون کے سے کام ہونے لگتے ہیں اور اُسکا خاتمہ بخیر ہوتا ہی اگرچہ پہلے برے کام کرتا رہا ہو * اور جسکی قسمت مین دوزخ لکھا ہی اُس سے مرنے کے قریب برے کام ہونے لگتے ہیں اور اُسکا خاتمہ بد کامون پر ہوتا ہی اگرچہ وہ پہلے نیک کام کرتا رہا ہو * سو تم نیک کام کئے جاؤ اور اپنی طرف سے بدکام کا ارادہ نکرو پھر آگے قسمت ہی * اور اللہ کو تو جو کرنا تھا کہ ایک گروہ کے واسطے بہشت اور ایک فرقے کے لئے دوزخ سو وہ کر چکا * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي خِزَامَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ * ترجمہ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر

محبت اُٹھانی

کہ مطلب معجمہ و دزاری کا بصیغہ مجہول ہے ... اور ترقی اسکی ... والوجزہ اسمہ ... المدیث ...

عن ابی خزامہ

کہا کہ ابو خزامہ نے نقل کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ ابو خزامہ
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلاؤ حال دم کرنے کا کہ ہم دم کیا کرتے ہیں اور دوا کا کہ ہم علاج کرتے ہیں اس سے اور حال
بچاؤ کا کہ ہم پناہ پکڑتے ہیں اُس سے کیا لوٹا دیتی ہیں
یہہ چیزین اللہ کی تقدیر مین سے کچھ * فرمایا کہ یہہ چیزین بھی پہلے ہی سے
تقدیر مین سے ہین * یعنے اس بات کے سننے سے کہ اللہ تعالی نے جو تقدیر مین لکھا وہی ہوگا یہہ خیال آتا ہی کہ بیمار
پر کچھ پڑھ کر دم کر دینا یا علاج کرنا یا دعا صدقہ خیرات کرنا لا حاصل
بے فائدہ ہی اُس سے کچھ نہین ہوتا * سو یہی بات ابو خزامہ
کے باپ نے حضرت سے پوچھی کہ اگر تقدیر ہی کا لکھا
ہوتا ہی تو پھر ہم لوگ جو بیمارون کے واسطے کچھ پڑھ کر
دم کرتے ہین اور دوا سے علاج کرتے ہین اور مشکل مین
دعا تعویذ صدقہ خیرات وغیرہ کرتے ہین اور لوگونکو فائدہ بھی
ظاہر مین معلوم ہوتا ہی تو کیا یہہ چیزین اللہ کی تقدیر کے لکھے ہوئے کو پھیر دیتی ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ یون سمجھو
کہ فایدہ جو ہوتا ہی سو یہہ بھی تقدیر ہی مین لکھا ہی کہ یہہ شخص
یون کریگا تو یون اُسکو فائدہ ہوگا سو ویسا ہی ہوتا ہی یہہ تقدیر کے برخلاف نہین * اس مقام پر معلوم

کیا گیا ہے کہ عالموں نے لکھا ہی کہ تقدیر دو قسم ہی * ایک وہ ہی کہ جیسا مقرر کردیا ویسا ہی ہوا اُسکو مبرم کہتے ہیں * اور ایک تقدیر معلق ہی کہ اگر فلانا شخص یون کرے تو ایسا ہوا اور یون نکرے تو ایسا ہو * یعنے بیمار دعا مانگے تو بیمار اچھا ہوا اور نہ مانگے تو نہو * تو یہہ دعا تعویذ صدقہ خیرات دوا علاج کا اثر اُسی تقدیر معلق کے سبب ہوتا ہی * اگرچہ یہہ اثر ہونا بھی اُسکی تقدیر مین لکھا ہی * مگر اصل یہہ ہی کہ اس مقام پر آدمی تردد نکرے اور اپنی عقل ناقص کو منہہ زور گھوڑے کی طرح اس میدان مین نہ دوڑاوے جسطرح فرما دیا اُسپر یقین لاوے چون وچرا نکرے * بڑے آدمیون کے کامون اور کاموں کے بھید دیہاتی گنوارونکو معلوم ہونا مشکل ہوتا ہی اور اُنکی سمجھہ مین نہین آتا * چہ جاے اللہ تعالی کے کامون اور کاموں کا بھید بندونکو عقل سے دریافت ہونا * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ

تقدیر مبرم اور معلق

وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْاٰيَةَ *

ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کی تم مین سے لکھی گئی جگہہ دوزخ مین اور جگہہ بہشت مین اصحاب اون نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا پھر ہم بھروسا نہ کرین اپنے لکھے ہوئے پر اور چھوڑ دین عمل * فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر شخص کے واسطے میسر ہو جاتی ہی وہی جسکے واسطے وہ پیدا ہوا * سو جو شخص ہوا نیک بختون مین تو موجود کیا جاتا ہی اُسکو نیک بختی کے کام کے لئے اور جو ہوا بد بختون مین تو میسر ہوتا ہی اُسکو کام بد بختی کا * پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جسنے بخشش کی اور پرہیزگار ہوا اور سچا جانا قرآن کو تو اب ہم آسان کردینگے اُسکو آسانی کی راہ * اور جس نے بخل کیا اور اپنے کو بے پروا جانا اور جھوٹھہ بتایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اُسکو سختی کی راہ * ف * یعنے نیک بخت کے واسطے اسباب بھی ویسے ہی نیکی کے جمع ہو جاتے ہیں اور بد کے لئے اسباب بھی ویسے ہی بد کے موجود ہو جاتے ہیں * اور نیک کو

عرض کی
موجود
بڑھی
ویسے ہی
ویسے ہی

نیکی کرنی آسان ہوجاتی ہی اور بدکو بدی کرنی سہل ہو جاتی ہی * آدمی کو چاہئے کہ جب اس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی کے اسباب جمع ہوجاوین توشکر کرے اور نیکی کئے جاوے اور جب معاذاللہ بدی کے اسباب جمع ہو جاوین اور بدی ہونے لگے اور بدی مین مزا ملے تو خوف کرے اور جلدی سے اسکو ترک کرے * اور اسبات پر بھروسا نکرے کہ بہشت دوزخ جو ہماری قسمت مین لکھا ہی ویسا ہی ہوگا ہم بندگی کیون کرین *

اسی بات

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ * ترجمہ * بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کرتا ہی کام دوزخیونکے سے حالانکہ وہ ہوتا ہی بہشتیون مین سے * اور بندہ کرتا ہی کام بہشتیون کے سے حالانکہ وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سے اور اعتبار کا سو نکا خاتمہ پر ہی * ف * یہہ حدیث اور جتنی حدیثین اوپر اس فصل مین گذرین سب مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھی ہین * بعضے اس حدیث کا مطلب یہہ ہی کہ بعضے آدمی

حقیقت مین تقدیر کے بموجب بہشتی ہوتا ہی *
اگر پہلے کام اُس سے دوزخیون کے سے ہوتے ہین
مگر آخر اُس سے بہشتیون کے سے کام ہونے لگتے ہین
تو وہ بہشت ہی کو جاتا ہی * اور بعضے شخص تقدیر کے
بموجب دوزخی ہوتا ہی مگر کام بہشتیون کی طرح کرتا
ہی * پھر آخر کو اُس سے کام دوزخیون کے سے ہونے
لگتے ہین تو وہ دوزخ پاتا ہی * تو حقیقت یہہ ہی کہ
کہ اعتبار انجام کے کامون کا ہی کہ آخر کو مرنے کے نزدیک
جیسے کام ہون ویسا وہ شخص ہی * تو کسی شخص
کو جب تک وہ جیتا رہے بہشتی یا دوزخی نہ کہا چاہئے * ہان
اگر نیک کام کرتے کرتے اُسی نیکی کی حالت مین مرجاوے
تو یہہ جانا چاہئے کہ ظن غالب یہہ ہی کہ یہہ بہشتی تھا * اور
معاذ اللہ اگر کفر کے کامونکی حالت مین مرجاوے تو جانا چاہئے
کہ ظاہر مین اُسکے کام دوزخیون کے سے تھے انجام اللہ کو
معلوم * اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اُسکو دوزخی
جاننا یا کہنا مضایقہ نہین * غرضکہ تقدیر پر ایمان رکھنا
فرض ہی اور اُسمین چون و چرا کرنا بد ہی * اور جسکو
اللہ نے نیک بنادیا وہ نیک ہی اور جسکو بد فرمادیا وہ بد

(حاشیہ: بعضے)

(حاشیہ: کسی کو اپسے بہشتی یا دوزخی لکھا جائے)

ہی اور خاتمہ کا اعتبار ہی * اللہ تعالی خاتمہ سب کا بخیر کرے
اور اپنے نیک بندون کی راہ پر لگاوے اور نیکونکی محبت دے
* * آمین یارب العالمین * *

* اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي ذِكْرِ اَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ الْبَيْتِ *

ترجمہ * چوتھی فصل پیغمبر خدا ﷺ کے یارون کے اور حضرت کے اہل
بیت کے ذکر مین یعنے اِس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی
جس سے حضرت کے یارون کی اور اہل بیت کی بزرگی اور فضیلت
ثابت ہوتی ہی * تو جاننا چاہیئے کہ اصحاب اُسکو کہتے ہین جسنے
حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تھا * پھر جب مرا تب بھی
مسلمان تھا * پھر اگر بہت روزون صحبت مین رہا تو زیادہ افضل
اُنسے جو کم صحبت مین رہے * اور اہل بیت کہتے ہین
گھر والون کو جیسے بی بیان اور لڑکے اور لڑکیان اور بسبب
لڑکیون کے داماد اور نانی اور رشتہ مین سب اہل بیت مین
داخل ہین بالخصوص اور باندی اور غلام اور وہ جسکو بیٹا
کرکے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریق پر ہو اور اُنکی اولاد بھی
مطابق اہل بیت مین شامل ہی چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر
فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور
سعد اور سعید اور ابو عبیدہ اور ابو ہریرہ اور انس

مولا
لونڈی
کنبا

اور بلال اور معاویہ * اور سوا اُن کے سب مہاجر مکے کے اور انصار مدینے کے اور جہاد کرنے والے حضرت کے ساتھ ملکر جو اُحد اور بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیوں میں حضرت کے شریک تھے بالخصوص * اور جس مسلمان نے حضرت سے ملاقات کی اور اُسی مسلمان کے عقیدے پر موت پائی وہ سب اصحاب ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین * کہ اُنکی ثنا اور صفت اور خوبیاں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اُن سے محبت رکھنی اور اُنکی راہ پر چلنی ایمان کی علامت اور نشانی ہی * پھر جو کوئی اُنکو برا جانے یا اُنکو ستائے تو اُس نے گویا قرآن و حدیث کا انکار کیا اُسکا ٹھکانا دوزخ ہی *

مسلمانی کے

اور بی بی خدیجہ اور بی بی عایشہ اور بی بی حفصہ اور بی بی زینب اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی میمونہ اور بی بی ریحان زید کی بیٹی اور بی بی ریحان شمعون کی بیٹی اور بی بی ماریہ قبطیہ وغیرہ بی بیاں اور بی بی فاطمہ اور بی بی رقیہ اور بی بی ام کلثوم حضرت کی بیٹیاں اور علی مرتضی اور عثمان باحیا حضرت کے داماد اور عمر فاروق حضرت کے نت داماد اور حسن اور حسین نواسے اُمامہ اور ام کلثوم وغیرہ نواسیاں اور زید جنکو بیٹا کر کے پالا تھا حضرت نے * اور اُسامہ انکی بیٹی

زینب

بی بی زینب ۲

انکے بیٹے

وغیرہ اور انکی اولاد یے سب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین *
حضرت کے اہلبیت اور عترت مین داخل ہین * اُنکی محبت
رکھنی اور اُنکی راہ اور رویہ اختیار کرنا اسلام و ایمان کی
علامت کامل ہی * پھر جو شخص اُن سے محبت نہ رکھے
یا اُن پر طعن کرے اُسکے ایمان مین نقصان ہی * اسواسطے
کہ اُنکی تعریف اور مدح خصوصا اور عموما قرآن و حدیث سے
ثابت ہی * تو جو شخص اُنکو معاذ اللہ برا جانے اُسنے گویا
قرآن وحدیث کا انکار کیا * پھر اُسکا سوا دوزخ کے کہان
ٹھکانا * اور ظاہر ہی کہ اللہ تعالی سب کا مالک خالق ہی
اُسکی محبت رکھنی اور اُسکے حکم پر چلنا فرض ہی * اور
اُسکا حکم ہی کہ میرے محبوب رسول مقبول کی محبت
رکھو اور اُسکے کہنے پر چلو * تو حضرت رسول خدا صلعم کی
محبت اور اطاعت فرض عین ہوئی * سو قطع نظر اور دلیلون
کے جسکو پیغمبر خدا صلعم سے سچی محبت ہوگی تو وہ شخص
اُس سے بھی محبت رکھیگا جس سے پیغمبر خدا صلعم محبت
رکھتے تھے * اور یہہ بے شک و شبہہ یقینی بات ہی کہ
جو مسلمان حضرت کے ساتھہ رہتے تھے اور ہر صلاح و مشورہ مین
شریک ہوتے تھے * اور دین مسلمانی کا آئین کی کوشش

سے جاری ہوا* حضرت کے وقت مین اور بعد حضرت کے
گویا وہ لوگ پیغمبر کی پیغمبری کے کام مین مددگار تھے*
اور جو شخص حضرت کے گھر کے تھے بی بیان اور اولاد اور
نواسے وغیرہ جنکا اوپر مذکور ہوا ان سب سے حضرت کو
محبت تھی* بلکہ سارے مکے اور مدینے کے مسلمانون سے
بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تھی* تو جسکو حضرت سے
محبت ہوگی وہ اُن سب کی بھی محبت رکھیگا* اور اصحاب و
اہلبیت کی بھی تعظیم کریگا اور راہ و روبہ اُنکا اختیار کریگا*
پھر جسقدر اُسکو حضرت سے محبت زیادہ ہوگی
اُسیقدر اُن سب سے بھی اُسکو محبت زیادہ ہوگی* اور
جاننا چاہیے کہ حضرت کے اصحاب یا اہلبیت اگر برے ٹھہرین تو
مسلمانی کا دین بھی جھوٹھا ٹھہرے* اسواسطے کہ قرآن
و حدیث مسلمان کی بنیاد اُنہین کے واسطہ سے پچھلے
لوگونکو پہنچی* پھر اگر وہ برے تھے تو اُنکے بنائے ہوئے قرآن
و حدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن و حدیث بے اعتبار ہو
تو دین مسلمانی سب جھوٹھ ٹھہرے* تو جو شخص اُنکو برا
جانے وہ گویا اپنے کو مسلمان نہین جانتا اور اپنے ایمان کا انکار
کرتا ہی* بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہی* اور اصحاب اور

مسلمانی
بھلکی
نابدگی

اہلبیت کی خوبیاں اور بزرگیاں قرآن و حدیث مین بہت
مذکور ہیں * اس مقام پر کئی آئتین اور حدیثین مذکور ہوتی
ہیں * سچے مسلمان کو عقیدہ درست کرنے کے واسطے
اسیقدر کافی ہی سمجھنا چاہئے * قال الله تبارك وتعالى
ورحمتي وسعت كل شيئ فسأكتبها للذين يتقون ويؤتون
الزكوة والذين هم بآياتنا يؤمنون * الذين يتبعون
الرسول النبي الامي الذي يجدونه مكتوبا عندهم
في التورية والانجيل يأمرهم بالمعروف وينههم عن
المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث
ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم
فالذين امنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي
انزل معه اولئك هم المفلحون * ترجمہ فرمایا الله
صاحب نے یعنے سورہ اعراف مین کہ میری رحمت شامل
ہی ہر چیز کو سو وہ لکھ دونگا انکو جو ڈر رکھتے ہیں اور دیتے
ہیں زکوۃ * اور جو ہماری باتین یقین کرتے ہیں * جو تابع ہوتے
ہیں اس رسول کے جو نبی ہی امی جسکو پاتے ہیں اپنے
پاس لکھا ہوا توراۃ اور انجیل مین بتاتا ہی انکو نیک کام
اور منع کرتا ہی برے کام سے اور حلال کرتا ہی انکے واسطے

سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہی اُن پر ناپاک * اور
اُتارتا ہی اُن سے بوجھہ اُنکی اور پھانسیان جو اُن پر
تھین * سو جو اُسپر یقین لائے اور اُسکی رفاقت کی اور

یقین للایا

مدد کی اور تابع ہوئے اُس نور کے جو اُسکے ساتھہ اُترا ہی وہی
لوگ پہنچے مراد کو * ف * یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہرچند
میری رحمت سب چیز کو شامل ہی * مگر خاص کرکے اُن
لوگونکے واسطے وہ رحمت لکھہ دونگا * جو لوگ امی نبی پر یعنے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین لائے اور اُنکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اُنکا ساتھہ دیا

یقین للایا

کہ مکے سے اپنے گھر چھوڑ کر حضرت کے ساتھہ مدینے کو گئے *
اور وہ لوگ جنھون نے مدینے مین پیغمبر کو جگہہ دی اور

جنھوننے

مدد کی اور قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتھہ نازل ہوا اُسکے
تابع ہوئے * اور اللہ سے ڈرتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین اور خدا
کے حکم پر یقین کرتے ہین اور نبی کا حال توراۃ اور انجیل
مین لکھا ہوا دیکھہ کر نبی پر ایمان لائے * کہ وہ نبی اُنکو نیک کام

ایمان للایا

بتاتا ہی اور برے کامون سے منع کرتا ہی * اور پاک چیزین
حلال بتاتا ہی اور ناپاک چیزین حرام کہتا ہی * اور گناہونکی
بوجھہ جو اُن پر لدی ہوئی تھی اور باپ دادے کے رسوم
کی پھانسیان جو اُن کے گلون مین تھین * سو اُتارتا ہی سو وہ

جسے

مراد کو پہنچے کہ جنتی ہوئے *

یارون کا حال ہی کہ وے سب اُنکے خصوصا چار یار ہمیشہ پیغمبر
خدا ﷺ کے رفیق رہتے تھے * اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام
اُن سے جاری ہوا اور وے خدا سے ڈرتے تھے اور متقی
پرہیزگار تھے اور زکواۃ دیتے تھے * اور ہر حکم مین قرآن کی
پیروی کرتے تھے * غرض وے سب اصحاب ایماندار تھے اور اللہ
نے اپنی خاص رحمت اُنکے واسطے لکھ دی * اور وے مراد
کو پہنچے کہ بیشک جنتی ہوئے * پھر اب جو کوئی اُنکو برا کہے اور
اُنپر طعن کرے تو گویا اللہ کی رحمت پر طعن کرتا ہی * اور اس
آیت کا منکر * قال اللہ تبارك وتعالى ولقد كتبنا في
الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها عبادي
الصالحون * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انبیا
مین کہ اور ہم نے لکھ دیا ہی زبور مین نصیحت کے بعد کہ آخر
زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے * ف * یہ آیت بھی
حضرت کے اصحابونکے حق مین ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ پہلے
ہم توراۃ حضرت موسی پر نازل کی * اُنکے بعد زبور حضرت
داؤد پر اُتاری * سو پہلے توراۃ مین اور اُسکے بعد زبور مین
ہم نے لکھ دیا تھا آگے سے * کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے

العبادة غير العادة
البیضاوی

وارث اور مالک ہو جاوینگے * سو جب حضرت ابو بکر اور
حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی خلیفہ ہوئے
تب یہہ وعدہ پورا ہوا * کہ پورب پچھم تک اُنہین کا حکم جاری
زمین کے لوگون پر ظاہراً اور باطناً جاری ہوا اور آخر وقت
مین حضرت امام محمد مہدی کا بھی یہی دور ہوگا * اِس سے معلوم
ہوا کہ یے خلیفے اللہ کے خاص بندے صالح تھے * پھر جو کوئی
اُنکو فاسق اور منافق جانے وہ اِس آیت کا منکر ہی * قال
اللہ تبارک وتعالی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ
اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا
عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے بیچ سورہ حج مین کہ وے لوگ کہ اگر ہم اُنکو مقدور دین
ملک مین تو وے قایم کرین نماز اور دین زکواۃ اور حکم کرین
بھلے کام کا منع کرین برے کام سے اور اللہ کے اختیار ہی
آخر ہر کام کا * ف * اِس آیت سے پہلی آیت مین قرآن
مین اللہ صاحب نے اصحابون کا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب
سے اُنکو کافرون نے گھر سے نکالا * سو اُن اصحابون کی اللہ
مدد کرےگا پھر اِس آیت مین اُنکی تعریف کی * کہ وے ایسے
لوگ ہین کہ اگر وے زمین پر حاکم ہوان تو نماز قایم کرین

اور زکواۃ دین یعنے نماز اور زکوۃ کو ادا کریں اور بھلے
کام کا لوگون کو حکم کرین اور برے کام سے منع کرین * پھر انکی
نیکی کا دنیا مین جاری رہنا یا نہ رہنا یہہ انجام اللہ کے اختیار ہی * نیکی
اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ کے یار تھے جن مین
خصوصا چارون خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگون کو کہتے تھے وہ
کام اللہ تعالی کے نزدیک مقبول تھے * اور یہہ جو وعدہ کے
طور پر اللہ تعالی نے فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر انکو حاکم
کیا اور پیغمبر کا خلیفہ بنایا * پھر انہون نے جو کام کرنے کو کہا وہ
کام نیک تھا * اور جس کام سے منع کیا وہ کام برا تھا * نیک
پھر اب جو کوئی انکے کامون کو اور حکمون کو برا جانے وہ
اس آیت کا انکار کرتا ہی * قال اللہ تبارک وتعالی
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا * سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ * ذٰلِكَ
مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ * كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ * وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ

فتح ہین کہ محمد رسول اللہ کا اور جو آسکے ساتھہ ہین زور آور ہین کافرون پر * نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اُنکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی خوشی نشانی اُنکی اُنکے منہہ پر ہی سجدے کی اثر سے * یہہ مثال ہی اُن کی تورات مین اور مثال اُن کی انجیل مین جیسی کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا * پھر اُسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہی کھیتی والون کو تا کہ جلاوے اُن سے جی کافرون کا * وعدہ دیا ہی اللہ نے اُنمین سے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام مغفرت کام اور بڑے ثواب کا * ف * یہہ آیت اللہ صاحب نے حضرت کی مدح مین نازل کی اور اُسمین حضرت کے یارون کے ظاہر اور باطن کی خوبیان بیان کین تا کہ مخالفون پر حجت ہو * کہ ایسے خدا پرست لوگ پیغمبر کے رفیق ہین اور جسکے رفیق ہم صلاح یار ایسے ہون گے وہ شخص خود اعلی درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا * اور یہہ بھی معلوم ہو کہ پیغمبر کی صحبت ایسی خوب ہی کہ اُسکے سبب لوگ ایسے نیک ہوگئے * سوا اس آیت مین حضرت کے اصحابون کی خوبیان ظاہر کی یہہ بیان کین کہ وے حضرت کے رفیق

حجت — ہوونگے

ہیں اور ساتھہ موجود رہتے ہیں * اور کافروں پر زور آور سخت ہیں * اور آپس میں مسلمانوں پر نرم دل رحیم ہیں * اور ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے ہیں اور اُنکے چہروں پر اللہ کا نور ہی سجدے کے سبب سے کہ ہزاروں میں پہچان پڑتے ہیں * اور باطن کی خوبی یہہ ہی کہ پیغمبر کے جو ساتھہ رہتے ہیں اور کافروں پر سختی کرتے ہیں اور مسلمانوں پر رحم کرتے ہیں اور سجدے اور رکوع کرتے ہیں سو صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے * اور اللہ کا فضل چاہتے ہیں مال دولت دنیا نہیں چاہتے یعنے نیت اُنکی للہ ہی * ریاکار اور تقیہ شعار نہیں اور نفاق نہیں رکھتے * اور سابق سے اللہ تعالی نے توراۃ اور انجیل میں اُنکی مثال لکھی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہی جب اُس سے کہیتی جمتی ہی اور درخت اُسکے بڑے اور موٹے ہوتے ہیں تو کہیتی والے دیکھہ کر خوش ہوتے ہیں اور اُنکے دشمن ناخوش ہوتے ہیں * اسیطرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پھر زیادہ ہوتے گئے اور اسلام کو اُنکی وجہ سے قوت بڑھتی گئی * پھر جب اسلام کو قوت ہوئی تب اللہ و رسول خوش ہوئے اور کافر ناخوش ہوئے اور غصہ میں آئے * سو یہہ حضرت کے اصحاب کو

کرلے

الله نے اسواسطے ایسے ظاہر اور باطن کے خوبیون
والے بنائے تاکہ اُنکو دیکھہ کر کافرونکا جی جلے * اور اگر اُن
اصحابون سے کچھہ گناہ بھی ہوا ہو تو آخرت مین گناہ معاف ہو کر
ثواب عظیم اُنکو ملیگا * تو وہان اور بھی زیادہ کافرونکا جی
جلیگا کہ اُنکے دشمن اصحابونکو انعام و اکرام ہوگا اور خود وے
کافر دوزخ مین جاتے ہونگے * ہرچند اس آیت مین سب اصحابونکی
تعریف ہے مگر پھر یہہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ
یعنے پیغمبر کے ساتھہ رہنا اور اشداء علی الکفار یعنے
کافرون پر سخت اور زبردست * اور رحماء بینہم یعنے
آپسمین رحم دل اور تراہم رکعا سجدا یعنے نمازمین مشغول
رہنا * سو یہے چارون باتین چارون خلیفون مین بالخصوص بھی
مخصوص ہین * چنانچہ حضرت ابوبکر ابتداء عمر سے حضرت کے
ساتھہ رہے خصوصا غار مین ساتھہ دیا اور ہجرت مین رفاقت
کی * اور بعد مرنے کے بھی حضرت کے پاس ایکہی جگہہ
پر مدفون ہوئے تو الذین معہ کی صفت اُن پر خوب ثابت ہوئی *
اور کافرون پر سخت ہونا حضرت عمر کا مشہور و معروف
ہے * جس روز یہہ مسلمان ہوئے اُس روز جماعت کے
ساتھہ سب مسلمانون نے باہر نکل کر نماز پڑھی اُس سے پہلے

کافرون کے خوف سے نماز چھپ کر مسلمان پڑھتے تھے اُنکے مسلمان ہونے سے مسلمانونکی قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے * اور اُنکی خلافت کے وقت مین کافرون کے ہزار شہرون مین مسلمانون کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہو گیا * تو اشداء علی الکفار کا مطلب حضرت عمر مین خوب پایا گیا * اور مسلمانون پر رحم دلی حضرت عثمان کی ظاہر ہی * کہ جب اُن پر لوگون نے بلوا کیا تو اُس وقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح حضرت عثمان کے موجود تھے * حضرت عثمان نے اُسوقت اُنکو ازاد کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ مسلمانون پر کوئی شخص میرے سبب سے تلوار کھینچے اگرچہ مین جان سے مارا جاؤن * چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے اور بلوائیون نے حضرت عثمان کو شہید کیا اور حضرت عثمان نے اُن سے مقابلہ نکیا رحماء بینہم کا وصف اُنمین خوب ظاہر ہوا * اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علی کا کمال کے درجے کو پہنچا کہ عین سجدے ہی کی حالت مین شہید ہوئے تو تراھم رکعا سجدا اُنکا بیان ہوا * پھر اگر غور کیجئے تو ہر ایک مین یہ چار صفتین نخوبی تھین * اور نسبت سب کی للہ اور رضی اللہ تھی * غرض کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے

اصحابون کا ظاہر اور باطن دونوں نیک تھا * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ہمت سے اُن پر اللہ تعالی کا فضل متوجہ تھا کہ توراۃ اور انجیل مین بھی اُنکی خوبیان اور اُنکا ذکر بیان کیا تھا * اور یہہ جو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اُن اصحابون کو ایسے خوبیون والا اسواسطے بنایا تا کہ اُنکے سبب سے کافرون کا جی جلے اور کافر غصہ مین آوین * تو اِس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کے اصحابون کی خوبیان اور نیکیان اور تعریفین سنکر ناخوش ہووے کافر ہی اللہ کے درگاہ سے راندا گیا مردود * سبحان اللہ جو شیطان[۲] اللہ کے پیغمبر محبوب کے دوستون یارون سے دشمنی رکھے وہ کیون نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے * اور یہہ بھی اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اصحاب سے اگر کچھ گناہ کے کام بھی ہو گیا تو وہ معاف ہی * اسواسطے کہ خدا نے وعدہ کیا ہی معاف کرنے کا * قال اللہ تبارک وتعالی لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ

ہمت سے

خوبیون والا

نیکیان

[۲] کہ ہم

ہو گیا ہو

حَاجَةً مِّمَّا اُوتُوا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ *
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ حشر مین کہ غنیمت
کا مال ہی واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑنے والونکے
جو نکالے گئے اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈ ھتے
آئے ہیں اللہ کا فضل اور اُسکی رضامندی اور مدد کرنے کو
اللہ کی اور اُسکے رسول کی وہی لوگ وے ہیں سچے *
اور جو لوگ جگہہ پکڑ رہے ہیں اُس گھر مین اور ایمان مین
یعنے مدینے مین * اُنسے آگے بھی محبت کرتے ہیں اُس سے
جو وطن چھوڑ آئے اُنکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل
مین غرض اُس چیز سے جو اُنکو ملی * اور اول رکھتے ہیں اپنی
جانون سے اور اگرچہ ہو اُنکو حاجت * اور جو شخص بچا
اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے *
* ف * حضرت رسول خدا صلعم کے اصحاب ایک وہ
لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گھر چھوڑ کر اور مال اور
دنیاداری سب ترک کر کے صرف اللہ کی رضامندی کے
واسطے فضل خدا کے طالب حضرت کے ساتھہ مدینہ کو چلے
آئے تھے کہ جہاد کرینگے * اور رسول خدا صلعم کے مددگار رہینگے *

باتین رہتی اور کھانے پیتے ہیں ویسے رہا کرین اور ویسا ہی رکھا کرین * سو اللہ تعالی نے اِن دونوں آیتوں میں آپ مہاجرین اور انصار کی خوبیاں بیان کیں اور تعریف کی * اور مہاجروں کے دل کا حال بیان فرمایا کہ وے لوگ صرف اللہ و رسول کی مدد کرنے کو اپنا گھربار مال متاع چھوڑ کر رسول کے ساتھ آئے ہیں اُنکو اسمیں کچھ دنیا کا فائدہ منظور نہیں * سو وہی لوگ سچے مسلمان ہیں * اور انصاروں کا ظاہر باطن دونوں کا ذکر کیا کہ وے مہاجروں سے محبت کرتے ہیں اور باوجود اپنی حاجت کے مہاجروں پر اپنا مال متاع خرچ کرتے ہیں * اور حسد نہیں کرتے اور اُن سے لالچ نہیں رکھتے * اور جو شخص ایسا ہو کہ اُسکو اللہ نے لالچ سے بچا دیا ہو کہ اپنی جان کے واسطے لالچ نکرے وہ مراد کو پہنچا اور دین و دنیا کی اُسنے فلاح پائی * اور یہی انصار لالچ سے بچے ہیں سو اُنہوں نے فلاح پائی اور مراد کو پہنچے * قال اللہ تبارک و تعالی

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ * أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا * وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ * وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ حدید میں کہ برابر نہیں تم میں جس نے

ان لوگون کا

خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی * اُنا و گو نکا درجہ بڑا ہی اُن سے جو خرچ کرین اُس سے پیچھے اور لڑین اور سبکو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہی جو تم کرتے ہو * ف * مکے کی فتح ہونے سے پہلے اکثر مسلمان محتاج اور کم زور تھے اُس وقت مال خرچنے اور جہاد کرنے مین بڑا فائدہ ہوا کہ مسلمان کی حاجت روا ہوئی اور کافرون پر دین کا غلبہ ہوا * اسواسطے اللہ کے نزدیک اُن مال خرچنے والونکا اور جہاد کرنے والونکا درجہ بڑا ہی * یہہ آیت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے حال کے مطابق ہی * چنانچہ اکثر مفسرون نے لکھا ہی کہ یہہ آیت حضرت ابوبکر ہی کے حق مین نازل ہوئی تھی * اور جن لوگون نے بعد فتح مکہ کے مال خرچا اور جہاد کیا وے کم درجے والے ہین اُن پہلون سے * اور بہشتی دونون ہین کہ اللہ نے خوبی کا دونوسے وعدہ کیا * اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعضے اصحاب بعضون سے افضل ہین سبکا مرتبہ برابر نہین * مگر بہشتی جنتی ہونے مین سب

سب کا

برابر ہین * اگرچہ بہشت کے اعلی درجے مین کوئی ہو اور کوئی اُس سے نیچے درجے مین * جیسے بادشاہ کے وزیر ہوتے ہین کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونون

ہوئے ہیں * تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے درجے کے برابر کسی اصحاب کا درجہ نہیں * قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ * رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ * وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا * ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ توبہ میں کہ اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اُنکے پیچھے آئے نیکی سے * اللہ راضی ہوا اُنسے اور وے راضی ہوئے اُس سے * اور طیار رکھے ہیں اُنکے واسطے باغ کہ اُنکے نیچے بہتی نہریں رہا کریں اُنمیں ہمیشہ * یہی ہے بڑی مراد ملنی * ف * بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوئے وے قدیم ہیں اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان ہوئے وے اُنکے تابع ہیں * اور مہاجر وے کہ حضرت کے ساتھ مکے سے نکل آئے تھے مدینے کو * اور انصار وے کہ مدینے کے رہنے والے تھے اور اُنہوں نے اپنے یہاں جگہہ دی تھی اور خاطرداری کر کے رکھا تھا * سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وے قدیمی مہاجر اور انصار * اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور اُن قدیمی اصحابوں کی

تَحْتِھَا

نیک راہ پر چلے اُن سب سے اللہ راضی ہوا اور وے اللہ
سے راضی ہوئے * اور اللہ نے اُن سب کے واسطے بہشت
طیار کر رکھی ہی * کہ اُسکے باغون کے نیچے نہرین جاری
ہونگی اور وے اُس بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے *
اور یہی بڑی مراد ملنی ہی کہ اللہ راضی ہوا اور بہشت ملے اِس
سے زیادہ اور کیا ہو * سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہی حضرت
کے یارون کا کہ اللہ تعالی خود قرآن مین خبر دیتا ہی کہ مین اُن
سے راضی اور خوش ہوا * اور اُنکے واسطے آگے ہی سے
بہشت طیار کر رکھی * پھر عجب خبیث وہ فرقہ ہی جو اُن
مقبول لوگون سے ناراض اور ناخوش ہو * اور بغض وعداوت
رکھے اور پھر بے حیائی سے دعوی کرے کہ قرآن پر ایمان
رکھتا ہون * قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا *
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ فتح مین کہ اللہ خوش
ہوا مسلمانون سے جب وہ بیعت کرنے لگے تجھہ سے اُس
درخت کے نیچے * پھر جانا جو اُنکے دلون مین تھا پھر اُتارا اُن
پر چین اور انعام دیا اُنکو ایک فتح نزدیک * ف * ایک

بار پیغمبر خدا ﷺ عمرہ کرنے کے واسطے مکے کو چلے نزدیک
پہنچکر ایک اصحاب کو بھیجا کہ مکے کے لوگون سے کہہ آوین
کہ ہم لڑنے کو نہین آئے عمرہ کرنے کو آئے ہین * کافرون نے اُنکو
مکے مین نہ جانے دیا * تب پیغمبر خدا ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ
کو بھیجا یہان خبر آئی کہ حضرت کہ عثمان کو شہید کیا * تب حضرت
نے اصحابون سے کہا کہ اب اِن مکے والون پر جہاد کرو *
تو وہان پر ایک درخت کے نیچے حضرت سے ایک ہزار پانسو
بیتس اصحابون نے بیعت کی کہ ہم مکے والون سے لڑینگے اگرچہ
مارے جاوین * سو اللہ تعالی نے یہہ آیت اُنکے حق مین بھیجی *
فرمایا کہ اُنسے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی اللہ
راضی ہوا اور اُنکے دل کا حال صاف معلوم ہو گیا * کہ یے سچے
مسلمان ہین * کہ رسول کے حکم بموجب جان دینے کو موجود
ہو گئے * سو اللہ نے اُنکو چین اور خاطر جمعی دی کہ اُنکو ایمان
جانے کا خوف نہ تھا اور دین مین نہایت مضبوطی اُنکو ہوئی * اور
آیندہ کو اُنکو اب اور ایک فتح ملیگی چنانچہ اِس وعدہ کے
بموجب خیبر فتح ہوا * اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اُن
اصحابون سے اللہ راضی ہوا اور اُنکے باطن کی صفائی کا حال
معلوم کرکے اُنپر واسطے چین نازل کیا * پھر اُنکے برابر اور

حضرت عثمان کو

مضبوطی

کسی اُمتی کا مرتبہ کا ایکو ہوگا * کہ اُنکے واسطے خود اللہ تعالی
اپنے کلام مجید مین فرماتاہی کہ مین اُن سے راضی ہوا اور اُنکو
چین دیا * اور سوا اُنکے اور کسی کا حال یقینی معلوم نہین
کہ اللہ اُن سے راضی ہی یا نہین * قال اللہ تبارک وتعالی
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ * مِنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا * يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ
شَيْئًا * وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ نور مین کہ وعدہ دیا
اللہ نے اُنکو جو ایمان لائے تم مین سے اور کئے ہین نیک کام
کہ البتہ پیچھے حاکم کرے گا اُنکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا
اُن سے اگلون کو * اور جمادیگا اُنکو دین اُنکا جو پسند کردیگا
اُنکے واسطے * اور دیگا اُنکو اُنکے ڈر کے بدلے مین آمن * میری
بندگی کرینگے نہ شریک کرینگے میرا کسی کو * اور جو کوئی
ناشکری کرے اس پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم *
* ف * یعنے جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے اور
اُنہون نے روزہ نماز وغیرہ نیک کام کئے تھے * اس سورہ کے

قصہ کسی امتی کا درجہ کے درجے کے برابر ہونا مشکل کہ کسی امتی سے اللہ رضا مندی ہی یا سو ہمکو یقین معلوم

ذلک

نیک

کریگا

امن

کرینگے

انھون نے

اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ اُنکا روبہ اور دین اللہ کو پسند اور مرضی موافق تھا * پھر اسکے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ ایسے شخصونکے خلیفہ ہونے پر اللہ کا احسان نمانے اور اُنکی خلافت کے حق ہونیکا منکر ہو تو وہ فاسق ہی بے حکم کہ خدا کا حکم نہین مانتا * کہ جسکو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اُسکو خلیفہ برحق نہین سمجھتا * پھر اس مقام پر اگر کوئی فاسق کہے کہ اس آیت سے حضرت امام مہدی کی خلافت مراد ہی اسواسطے کہ وہ ساری زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے * اور مسلمان اُنکے وقت مین بے خوف و خطر اللہ کی عبادت کرینگے * تو اُسکا جواب یہہ ہی کہ اس آیت مین خطاب اُن سے ہی * جو اس آیت کے نازل ہوتے وقت موجود تھے * اور حضرت امام مہدی اُسوقت موجود نہ تھے * اور دوسرا اسکے اللہ تعالی نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی ایک شخص ہین * تو اس آیت سے مراد نہین ہوسکتی * پھر اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے صرف حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہی کہ وہ اس آیت کے نازل ہونیکے وقت موجود تھے * اُسکا جواب یہہ ہی کہ حضرت علی مرتضی ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہی کہ کئی خلیفہ

کردیگا

ہونگے * تو صرف حضرت علی اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے * اور سوا اسکے شیعہ کے نزدیک اس آیت سے حضرت علی کی خلافت ہرگز مراد نہین ہو سکتی * اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اپنی خلافت کے وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کرکے اپنا مذہب چھپاتے رہے * اور دین خدا کی مرضی موافق جیسا اُنکو منظور تھا ویسا اُنکی خلافت مین رایج اور جاری نہوا * اور اس آیت مین وعدہ یہہ ہی دین خدا کی مرضی موافق اُن خلیفونکی خلافت مین جاری ہوگا * اور یہہ تحقیق ہی کہ اللہ کا وعدہ جھوٹھا نہین تو اس صورت مین حضرت علی کی خلافت مراد نہین ہو سکتی ہی * یا یہہ کہ حضرت علی نے جو کام اپنی خلافت مین کیا وہی اُنکا مذہب اور دین تھا * اور اللہ کو پسند وہی رویہ تھا پھر تقیہ کہان رہا * تو معلوم ہوا کہ حضرت علی تقیہ نہین کرتے تھے * اور علاوہ اسکے حضرت علی کی خلافت کے وقت مین ہمیشہ مخالفون کا خوف رہا * اور شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اُنکے منکر تھے اُنسے خوف رہا * اور اس آیت مین وعدہ ہی امن کا * قال اللہ تبارک وتعالی وَسَیُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى * وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ

نِعْمَةٍ تُجْزٰی* اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ يَرْضٰی*

ترجمہ۔ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ واللیل مین اور اب
بچاوینگے دوزخ سے اُس بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہی اپنا
مال پاک کرنے کو اور نہین کسی کا اُس پر احسان جسکا
بدلہ دے* مگر چاہکر رضامندی اپنے رب کی جو سب سے اعلی
ہی* اور البتہ آیندہ کو وہ راضی ہوگا* یہہ آیت حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین اُتری* اور سبب اُسکا یہہ تھا
کہ حضرت ابوبکر مالدار تھے* سو اُنھون نے سب اپنا مال خدا کی
راہ مین خرچ کرڈالا اور فقیر محتاج ہوگئے* چنانچہ چالیس ہزار
درم اُنھون نے ضعیف مسلمانون کی حاجت براری مین اور
مسجد کے واسطے زمین مول لینے مین خرچ کیا* اور کافرونکے
جو غلام لونڈیان مسلمان ہوگئے تھے اور وے کافر اُنکو نہایت
تکلیف دیتے تھے* سو اُنھون نے سات لونڈی غلام مسلمان
کافرون سے مول لیکر خدا کی راہ پر آزاد کردئے* اور حضرت
بلال ایک کافر کے غلام تھے یہہ بھی مسلمان ہوگئے* وہ مردود اُنکو
دن بھر دھوپ مین پڑاتا اور آس پاس سے اُنکے آگ جلواتا
اور رات بھر اُن پر مار پڑتی* اور یہہ چلّا چلّا کر روتے اور یہی
کہے جاتے تھے کہ خدا میرا ایک ہی* حضرت ابوبکر یہہ بات

سنی اُس کافر کے پاس تشریف لیگئے * اور اُسکو سمجھایا
وہ عذاب کرنے سے باز نہ آیا * اور حضرت ابو بکر سے اُسنے
کہا کہ اگر تمہارا دل اِس غلام پر جاتا ہی تو مجھہ سے
اِسکو اپنے غلام قسطاس رومی کے بدلے کہ اُسکے پاس دو ہزار
اشرفی ہاتھ مول لیلو * حضرت ابو بکر رض نے اپنے غلام
قسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیان اور چالیس اوقیہ
اور زیادہ اُس کافر کو دیکر حضرت بلال کو مول لیا * اور
اُسیوقت پیغمبر خدا ﷺ کے سامہنے لاکر آزاد کیا * تب
اُنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہہ
شخص یعنے ابو بکر جو بڑا متقی پرہیزگار خدا سے ڈرنے
والا ہی * سو اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے اپنا
دل پاک کرنے کو لِوَجْہِ اللّٰہِ وَفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ دیتا ہی * اور
کسی مخلوق کے احسان کے بدلے مین اپنا مال نہین دیتا اسلئے کہ
کسیکا اُس پر احسان نہین * سو اِس شخص کو ہم دوزخ
سے بچا دینگے اور آیندہ کو یہہ اللہ سے راضی ہوگا * اس آیت
سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر کا اللہ تعالی کے نزدیک
نہایت بڑا مرتبہ ہی کہ اللہ تعالی خود بیان کرتا ہی * کہ یہہ
شخص اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے لئے خرچتا ہی *

اور جیسے اللہ تعالی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا تھا
کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى * یعنے اب دیگا تجھکو
تیرا رب تو تو راضی ہوگا * ویسے ہی حضرت ابوبکر کے حق میں
فرمایا کہ وَلَسَوْفَ يَرْضَى * یعنے اور اب راضی ہوگا ابوبکر * اور
اسیطرح ایک اور آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ * یعنے برابزرگ اللہ کے نزدیک
تم میں سے وہی جو بڑا پرہیزگار متقی ہو * اور اس آیت
میں حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ اتقی یعنے بڑا پرہیزگار متقی *
تو ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر
اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے اور نہایت مکرم اور
بزرگ ہیں * کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انکے برابر اور کسی کا یہہ مرتبہ نہیں

النساء ۱۲ افضلیت ابوبکر بر ما ...

قال الله تبارک وتعالی وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ * وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا
كَرِيمًا * يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ * إِنِ
اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ
وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا * وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

قولہ ۱۲

الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَآتِينَ الزَّكٰوةَ
وَأَطِعْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

أَهْلَ الْبَيْتِ * وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا * وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ * إِنَّ اللهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا *

بُيُوتِكُنَّ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ احزاب مین کہ اور جو کوئی تم مین اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک ہم اُسکو دین اُسکا اجر دوبار اور رکھی ہم نے اُسکے واسطے روزی عزت کی * ای نبی کی عورتو تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین اگر تم ڈرو رکھو * سو تم دب کر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین آزار ہے * اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین * اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے * اور قایم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوٰۃ * اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور رسول کی * اللہ چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین اس گھروالیو ای اس گھروالو اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے * اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھرون مین اللہ کی باتین اور عقلمندی مقرر اللہ ہی بھید جانتا خبردار * ف * اللہ صاحب نے نبی صاحب کی بی بیونکو فرمایا کہ تم مین سے جو اللہ اور رسول کی تابعداری کرے اور نماز روزہ نیک کام کرے * تو اُسکو دونا ثواب ملے اور ہمنے اُسکے واسطے دنیا و آخرت

ہیں عزت کی روزی رکھی ہی تم کھانے پینے کی فکر نکرو* اور اللہ تعالی نے اُن بی بیون کی نہایت بزرگی کی کہ خود اُنکو خطاب کرکے فرمایا کہ ای نبی کی عورتو* اور فرمایا کہ کسی مرد سے اگر بات کہو تو اسطرح کہو جیسے مان بیٹون کو کہے دب کر نکہو* تا کہ منافق اورفاسق لوگ کچھ اور نہ سمجھین* اور بات معقول نصیحت کی کہو* اور عزت اور وقار سے اپنے گھرون مین بیٹھی رہو اور سابق کفر کے وقت مین جیسے عورتین اپنے کو دکھاتی پھرتی تھین ویسے تم گھر سے نہ نکلو* اور نماز پر مستعد رہو اور زکواة دیا کرو اور جو حکم اللہ ورسول کا ہو وہ مانتی رہو* اور اللہ کو بھی منظور رہی کہ نبی کے گھر سے بری باتین دور ہو جاوین* اور تم پاک صاف رہو کوئی عیب ظاہرو باطن کا تم مین نرہے* اور جو آیتین قرآن کی تمھارے گھرون مین پڑھی جاتی ہین اور جو حدیثین بیان ہوتی ہین سو یاد کرو* اور یہہ جان لوکہ سب بھید اور چھپی باتین اللہ کو معلوم ہین* اِس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی بی بیونکے واسطے ہرنیکی کادونا ثواب ہی اور وسے بی بیان اور عورتین ہرگز برابر نہین* اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ خود اللہ تعالی کو یہہ منظور تھا کہ اُنمین کوئی عیب کی بات

نباہی گھر

گھر

فرمئے اور ظاہر و باطن اُنکا صاف رہے پھر جب اللہ تعالی کو
یہان منظور ہو* پھر کیون نہ اُنکا ظاہر باطن صاف ہو* اور یہہ بھی
ظاہر ہی کہ خود اللہ تعالی اُنکے ادب سکھانے کو اور تربیت
کرنے کو متوجہ تھا کہ خود اُن بی بیونکو خطاب کرکے ادب کی
باتین بتائین* اور اِس آیت مین یہہ لفظ جو فرمایا کہ ای
گھروالو تو اس لفظ مین سب گھر کے لوگ بیبیان اور بیٹے
اور ناتی اور نواسین اور داماد وغیرہ سب گھر کے لوگ شامل
ہیں* قال اللہ تبارک وتعالی اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے یعنے سورۂ احزاب مین کہ نبی سے لگاو ہی ایمان والونکو
زیادہ اپنی جان سے اور اُسکی عورتین اُنکی مائین ہین
* ف* یعنے جو لوگ مومن ہین وہ اپنی جان سے زیادہ نبی
کو دوست رکھتے ہین* اسواسطے کہ نبی اللہ کا نایب ہی*
اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین چلتا* جتنا نبی کا تصرف چلتا ہی
اپنی جان دیکھتی آگ مین ڈالنی درست نہین* اور نبی حکم کرے
تو فرض ہی* اور نبی کی عورتین حرمت مین اور پردے مین سب
مومنون کی مائین ہین* اسی سبب سے حضرت کی بی بیون سے
نکاح درست نہین اور اُنکا ادب سب سے زیادہ چاہیے*

نبی اللہ کا نایب
مسلمانونکو اپنی
جان سے زیادہ پیارا

اخرج الشيخان عن ابي سعيد الخدري عن النبي ﷺ قال ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابو بكر *

ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب ابوبکر رض مین لکھا ہی کہ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنے والا
مجھہ پر سب آدمیون سے ساتھہ رہنے مین اور اپنا مال خرچنے
مین ابوبکر ہی * ف * یعنے سب آدمیون سے زیادہ احسان
ابوبکر کا مجھہ پر ہی کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھہ اور برابر
شریک اور مصاحب رہا * اور اُس نے سب اپنا مال میرے حکم
بموجب اور میری مرضی کی جگہہ خرچ کر ڈالا * تو جب پیغمبر خدا ﷺ
سب مسلمانون کے سردار حضرت ابوبکر کے احسان
مند ہوئے تو اُن سے زیادہ اور کسکا مرتبہ ہی * کہ خود پیغمبر
خدا ﷺ اُن کے شکر گذار تھے تو سب مسلمان پر اُن کا
احسان ہوا * اور سب کو اُنکی شکر گذاری کرنی چاہیے *

اخرج الترمذي عن ابي هريرة رض قال قال رسول
الله ﷺ ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابي بكر فان له
عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيمة وما نفعني مال احد قط ما
نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا غير ربي

لَا تَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ نہین ہمپر کسیکا احسان مگر ہم نے بدلہ کردیا اسکو سواے ابوبکر کے کہ مقرر اسکا مجھپر احسان ہی کہ بدلہ دیگا اسکو اللہ قیامت کے دن *اور نہ فائدہ کیا مجکو کسی کے مال نے کبھی جو کچھ فائدہ دیا مجکو ابوبکر کے مال نے *اور اگر مین اختیار کرتا کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا مین ابوبکر ہی کو دوست جانی * ہان جان لو کہ رفیق تمہارا دوست جانی اللہ کا ہی

خلیل کا ترجمہ دوست جانی

* ف * یعنے حضرت کی عادت شریف یون تھی کہ اگر کوئی شخص کچھ احسان کرتا تو اس سے زیادہ اسکا بدلہ اسکے ساتھہ کردیتے * سو فرمایا کہ ابوبکر نے جو میرے ساتھہ احسان کیا اسکا بدلا مجھسے نہوسکا * اسواسطے کہ دنیامین جتنی نعمتین ہین سو سب فانیان اور فانی ہین * مگر ہان قیامت کے روز اللہ تعالی اسکو بدلا دیگا کہ اسکے پاس کچھ کمی نہین * اور ابوبکر نے احسان بھی ایسا ہی کیا کہ کسی سے ایسا کام نہوسکا * کہ اس نے اپنا سب مال دین کے کامون مین میری مرضی موافق خرچ کرڈالا اور محتاج ہوگیا * سو

جیسا اُس کے مال سے مجھکو فائدہ ہوا ویسا کسی کے مال سے نہوا * اور خلت اُس محبت کو کہتے ہیں جو دل کے بیچ میں گری ہوئی ہو * سو فرمایا کہ ایسی محبت مجھکو اللہ ہی کی ہی کہ اُسمیں کسی کی گنجایش نرہی * اگر کچھ بھی گنجایش ہوتی تو ایسی محبت میں ابوبکر ہی سے رکھتا * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی محبت کے بعد حضرت ابوبکر کی محبت جسقدر حضرت کو تھی اُتنی کسی کی محبت نتھی * تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ و رسول کی محبت کے سوا حضرت ابوبکر کی محبت جسقدر رکھے اُتنی کسی کی محبت نرکھے * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر کے برابر سبکو روز قیامت میں ثواب ملے اتنا نہ ملیگا کہ حضرت نے اُن کا احسان اللہ کو سونپا اور اللہ کے یہاں کچھ کمی نہیں *

خلت کے معنے

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر میں لکھا ہی کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سردار ہم سب کے اور بہتر ہم سب سے اور ہم سب سے زیادہ دوست ہیں رسول خدا ﷺ کے نزدیک * ف * حضرت عمر

مرض خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت
مین لوگونکی ترغیب دلانے کو فرماتے تھے کہ پیغمبر خدا ﷺ
جسقدر ابوبکر کو چاہتے ہیں اتنا کسی کو نہین چاہتے * تو ابوبکر ہم
سب کے سردار ہین اور سب سے بہتر ہین * تو اس سے
دریافت ہوا کہ حضرت ابوبکر سب است کے سردار اور
سب سے بہتر تھے * أَخْرَجَ رَزِيْنٌ عَنْ عَايِشَةَ رَضِ
قَالَتْ بَيْنَمَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي حُجْرِيْ فِي لَيْلَةٍ
ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ
الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ
حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ
وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب
مناقب ابوبکر و عمر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا
بی بی عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ ایسا اتفاق تھا کہ سر
پیغمبر خدا ﷺ کا میرے گود مین تھا چاندنی رات مین ناگاہ
مین نے کہا ای رسول خدا بھلا ہو وینگی کسی کی نیکیاں
آسمان کے تارون کی گنتی برابر فرمایا ہان عمر کی * مین نے
کہا کہان گئین نیکیان ابوبکر کی فرمایا سب نیکیان عمر کی
جیسی ایک نیکی ابوبکر کی نیکیون مین سے * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ

(حاشیہ:) عمر قال نعم عمر کفت الخ شمار عمر انکہ اے رسول خدا نیکہا ے او بشمار ستار ہاے آسمان مقصود بیان قوت الست کہ سوال از بی بی عایشہ نبود مراد نجوم اسما است مطلقا پس بوجہ شود کہ نجوم نثیب و روشن کم نہ ۱۲ ترجمہ الشیخ عبدالحق رحمہ

(حاشیہ، کنارے پر:) سمع لوکان الفرق نصیحہ اہلبیت و رأی الرسول والنبی الذین عند اللہ و رسولہ انہم علی الحق

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ ﷺ لقد کان فیما
قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانه عمر *
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ
نے فرمایا کہ البتہ تھے تم سے پہلی اُمتون مین ایسے لوگ
جنکو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا اور نیک بات اُنکے
دل مین پڑ جاتی تھی سو اگر ہوگا میری اُمت مین کوئی بھی تو
وہ عمر ہی * ف * یعنے حضرت عمر کا یہہ مرتبہ ہی کہ اللہ کی
طرف سے اُنکے دل مین نیک بات پڑ جاتی ہی * اخرج
الترمذی عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ ﷺ لوکان
بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب * ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب مناقب عمر رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا
کہ عقبہ بن عامر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا
کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا *
اخرج الترمذی عن جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس
بعد رسول اللہ ﷺ فقال ابوبکر اما انک ان قلت ذلک
فلقد سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما طلعت الشمس علی
رجل خیر من عمر * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عمر

میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ عمر رض
نے کہا ابوبکر رض کو کہ ای سب سے بہتر بعد رسول خدا
ﷺ کے تو فرمایا ابوبکر رض نے سن رکھو کہ تم نے تو
ایسا کہا البتہ میں نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے
کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر جو بہتر ہووے عمر سے
* ف * یعنے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رض کو کہا کہ
سوائے رسول خدا ﷺ کے تم سب سے بہتر ہو * تب ابوبکر
رض نے حضرت عمر رض کو کہا کہ تم مجھکو سب سے اچھا
بناتے ہو * اور میں نے پیغمبر خدا ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے
تھے کہ جس آدمی پر کہ سورج چمکتا یعنے جو آدمی دنیا میں پیدا
ہوا عمر سے کوئی بہتر نہوا یعنے حضرت عمر رض تمام دنیا
کے لوگوں سے بہتر ہیں سوائے پیغمبروں کے * أَخْرَجَ
الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ
يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي
لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعِلْمُ * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب مناقب عمر میں لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ میں نے سنا

رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اُس حال مین کہ مین
سوتا تھا مجھکو ملا ایک قدح دودھ کا سو مین نے اتنا پیا کہ مجھکو معلوم
ہوا کہ اُسکی تازگی نکلتی ہی میرے ناخونون مین سے پھر
مین نے دیا اپنا بچا ہوا خطاب کے بیٹے عمر کو * اصحابون نے عرض
کیا تو کیا تعبیر کی تم نے اُسکی یارسول اللہ فرمایا کہ علم *
* ف * یعنے حضرت نے خواب مین دیکھا کہ ایک قدح بھر
دودھ تھا کہ اُسمین سے حضرت نے خوب پیا اور باقی رہا
سو عمر رض کو دیا * اصحابون نے اس خواب کی تعبیر پوچھی
تو حضرت نے فرمایا کہ دودھ جو تھا سو علم تھا کہ جو مجھسے
بچا وہ عمر کو ملا * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد پیغمبر
خدا ﷺ کے جسقدر علم دینی حضرت عمر کو تھا اُسقدر
کسی کو نتھا * اَخرَجَ التِّرمِذِیّ عَنِ ابنِ عُمَرَ رض قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اِنَّ اللہَ جَعَلَ الحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلبِہٖ *
ترجمہ * مشکواۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ فرمایا
کہ مقرر اللہ تعالی نے حق رکھا ہی عمر کے زبان پر اور دل
پر * ف * یعنے حضرت عمر رض کی زبان سے جو بات نکلتی ہی
وہ حق ہی ہوتی ہی * اور جو بات اُنکے دل مین آتی ہی وہ بھی

حق ہی ہوتی ہی * اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف نہ اُنکی زبان سے نکلتی نہ اُنکے دل مین پڑتی * اَخْرَجَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاۤءَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي اُفُقِ السَّمَاۤءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر رض مین لکھا ہی کہ شرح السنہ مین اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بے شبہہ بہشت والے اوسے البتہ دیکھینگے علیین والون کو جیسے تم دیکھتے ہو نہایت چمکتے ہوئے جھلکتے تارے کو آسمان کے کنارے مین * اور مقرر ابوبکر اور عمر علیین والون مین سے ہین اور زیادہ ہوئے ہین * ف * یعنے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا بہشت مین ایسا مرتبہ ہوگا کہ اور بہشت والے اُنکو وہان ایسا دیکھینگے جیسے چمکتے روشن تارے کو زمین والے دیکھتے ہین * بلکہ اُس سے بھی زیادہ اُنکا مرتبہ بہشت مین ہوگا * اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ

سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب ابو بکر و عمر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علی رض نے نقل کیا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر اور عمر دونون سردار ہونگے عمر رسیدہ بہشتیونکے اگلون اور پچھلونکے سوا نبیون اور پیغمبرونکے * یعنے جو شخص دنیا مین عمر رسیدہ ہوکر مرا اور وہ بہشتی ہوگا تو بہشت مین اُن سب کے سردار حضرت ابو بکر اور حضرت عمر ہونگے * تو جب عمر رسیدہ لوگونکے سردار ہوئے تو نوجوانونکے سردار بدرجہ اولی ہی ہونگے * غرضکہ مطلب یہہ ہی کہ سب بہشتیون کے سردار یہی دونون ہونگے سواے پیغمبرون کے * اس سے معلوم ہوا کہ سواے پیغمبرون کے حضرت ابو بکر اور عمر رض کے برابر کسی کا مرتبہ نہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابو بکر و عمر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مین

یعنے اگلون اور پچھلون مین سے بڈھے اور ادھیڑ ہوکر مرینگے اونکے سردار ابو بکر اور عمر ہین اور بہشتی جوان لوگ بہشتی ہونگے اونکے سردار حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ہین اس بات مین یہ اشارہ بھی ہی کہ دونون صاحب بڈھے اور ادھیڑ ہوکر وفات پاوینگے اور یہ دونو صاحبزادے جوان * مشکوۃ کے باب مناقب ابو بکر و عمر

نہیں جانتا کہ کب تک میری زندگی ہی تم مین * تو متابعت
کیجیو اُنکی جو میرے بعد ہونگے ابو بکر او رعمر *ف * یہہ جو حضرت نے
لوگون سے فرمایا کہ میرے بعد ابو بکر اور عمر کی راہ پر چلیو اور اُن کا
کہا مانیو * تو اسسے معلوم ہو کہ حضرت دین کے کام مین او ر بندو بست
کے مقدمہ مین اور امت کی خیر خواہی اور اصلاح کے مقدمہ مین *
اور اللہ کا مقبول بندہ جیسا اُن دونون کو جانتے تھے ویسا اور
کسیکو نہین جانتے تھے * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ
اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي
يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب
عثمان رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبید اللہ کے بیٹے
طلحہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر
کا کوئی رفیق ہوتا ہی اور میرا رفیق یعنے جنت مین عثمان ہی
* ف * یعنے ہر پیغمبر کے ساتھہ رفیق ہوا کرتے ہیں کہ دنیا
او ر آخرت مین ساتھہ ہوتے ہیں * سو اب رفیق میرا عثمان
ہی کہ جنت مین بھی میرے ساتھہ ہوگا * اَخرَجَ اَحمَدُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ
بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِي كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا
فِي حِجْرِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ

واکثر امور متعلقہ صلوٰۃ و اسلام یعنے دین کا کام فی الحال اور اللہ کے مقبول بندے تھے حیث انہ الح

عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ۱۲

مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ * ترجمہ مشکوۃ
کے باب مناقب عثمان رض مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر
کیا کہ سمرہ کے بیٹے عبد الرحمان نے نقل کیا کہ لائی عثمان
نبی ﷺ کے پاس ہزار اشرفی اپنے آستین مین رکھہ کر
جب سامان درست کرتے تھے عمرہ کے لشکر کا * سو ڈال دین
وہ اشرفیان حضرت کے گود مین تو دیکھا مین نے نبی ﷺ
کو پلٹتے اوپر کرتے تھے اُن اشرفیون کو اپنے گود مین * اور
فرماتے تھے کہ نہ ضرر کرے عثمان کو جو کچھ کرے وہ آج کے بعد
اور یہہ فرمایا دو بار * ف * یعنے عثمان نے ایسا بڑا کام کیا کہ وہ
کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت عثمان سے
اگر آیندہ کو کوئی گناہ بھی ہو جاوے تو معاف ہی * اور اُس گناہ
سے عثمان رض کو کچھ ضرر نہوگا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
گناہ بھی حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن
نہین درست * اسواسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف بھی ہو گیا ہوگا *
پھر اُس پر طعن کرنا ایسا ہی کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا
ہو گیا ہو * پھر کوئی احمق اُس شخص کو بیمار کہے *
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي

دینار ہندی کی ترتیب بہت چھوٹا ہے
درست

ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمان رض میں لکھا ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے مرہ نے نقل کیا کہ میں نے سنا رسول خدا ﷺ سے جب وہ ذکر کرتے تھے فسادوں کا سو نزدیک بتایا اُن فسادوں کو * پھر نکلا ایک مرد سر پر اوڑھے ہوئے کپڑا تو فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص اُس دن نیک راہ پر ہوگا سو میں اُٹھ گیا اُسکی طرف تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان بن عفان تھے * کہا کہ پھر سامھنے کیا میں نے منہ عثمان کا اور پوچھا میں نے کہ یہ شخص فرمایا ہاں * ف * یعنے ایک روز پیغمبر خدا ﷺ اصحابوں کے روبرو آیندہ کا حال بیان کرتے تھے کہ آیندہ کو امت میں ایسے ایسے فساد ہونگے اِتنے میں حضرت عثمان اُس راہ ہو کر نکلے * تو حضرت نے اُنکی طرف بتا کر فرمایا کہ یہ شخص اُن فسادوں کے وقت میں نیک راہ پر یعنے حق پر ہوگا * اس سے معلوم ہوا کہ بعد حضرت کے جو کچھ قضیہ فساد ہوا * حضرت عثمان رض وقت تک اُس میں جو حضرت عثمان کا راہ یہ تھا وہی حق تھا * خصوصا جسمیں عثمان شہید ہوئے اُس فساد میں عثمان رض حق پر تھے اور بلوے

والی ناحق پر کہ عثمان رض کو شہید کیا * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ہو لاء الثلاثہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نقل کیا پیغمبر خدا ﷺ چڑھے احد پر اور ابو بکر اور عمر اور عثمان سو ہلا وہ پہاڑ انکے سبب تو مارا اُسکو حضرت نے اپنے پانوسے پھر فرمایا کہ تھہر ارہ ای احد نہیں ہے اوپر تو صرف ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہین * ف * شہید اُسکو کہتے ہین جو اللہ کا نہایت عاشق ہو اور اللہ کے دیدار کے شوق مین اور اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ کی راہ مین اپنا مرنا نہایت سہل جانے بلکہ آرزو رکھے * سو حضرت نے عمر اور عثمان رض کو شہید فرمایا * چنانچہ بعد حضرت کے یہ دونون ظاہر مین بھی شہید ہوئے * اور ابو بکر رض کو صدیق فرمایا کہ صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے مرتبہ کے ہی اور صدیق سے اونچا سوا ے پیغمبر کے کسی کا مرتبہ نہین * اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ

Margin notes (handwritten):

تسمیت ...
نفاذ الالم علی الجبل

مرتبہ نبی در سو صد ودر بغیر شہید وما بینہ من التفاوت

اللهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب هؤلاء الثلثة میں لکھا ہی کہ ابوداودؔ نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دکھائی دیا خواب میں آج کی رات ایک نیک آدمی کو کہ گویا ابوبکر لٹکتے ہیں رسول خدا ﷺ کو اور لٹکتے ہیں عمر ابوبکر کو اور لٹکتے ہیں عثمان عمر کو * کہا جابر نے پھر جب ہم اٹھ گئے رسول الله ﷺ کے پاس سے ہم نے کہا کہ نیک آدمی نے جو دیکھا سو خود رسول خدا ﷺ ہیں اور لٹکنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سربراہ کار ہیں اس کام کے جس واسطے بھیجا ہی الله نے اپنے نبی کو * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین نبوت کے کام میں سربراہ کار اور منصرم تھے * اور دین کے رواج دینے والے * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي *

نوٹ

أما تنوط بعضهم ببعض فهم ولاة الأمر الذي بعث الله به نبيه

...[illegible]

لعنی ہیں

نیک

اس کام

اور منتظم

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض میں لکھا ہی کہ
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا سعد بن ابی وقاص نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا علی کو کہ تو میرا ایسا ہی جیسا
ہارون تھا موسی کا * مگر یہی کہ نہیں ہی کوئی پیغمبر بعد
میرے * ف * یعنے حضرت موسی اور حضرت ہارون
علیہما السلام کا جیسا علاقہ تھا کہ آپس میں بھائی تھے اور عالم
کی ہدایت کرنے میں شریک تھے * ویسے ہی ای علی تم
میرے ہو * مگر تم میں اور ہارون علیہ السلام میں فرق
اتنا ہی ہی کہ حضرت ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی
نہوگا * اگر اور بھی کوئی پیغمبر ہوتا تو تو تم میں اور ہارون
علیہ السلام میں کچھ فرق نتھا * اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ علی رض میں استعداد اور لیاقت پیغمبری کی بالقوہ
تھی جیسے حضرت عمر میں * اس حدیث سے کوئی شخص
تقدیم وتاخیر خلافت کا مضمون نہ سمجھے اسواسطے کہ حضرت
ہارون علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے
وفات کے بعد خلیفہ نہیں تھے * حضرت موسی کی زندگی
ہی میں حضرت موسی سے چالیس برس پہلے انکا وفات ہوا تھا
اخرج مسلم عن زر بن حبیش قال قال علیؓ رض

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَءَ النَّسَمَةَ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ ﷺ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبَّنِي اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي اِلَّا مُنَافِقٌ *

ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زر بن حبیش نے نقل کیا کہ علی رض نے فرمایا کہ قسم ہی اسکی جسنے چیر ڈالا دانہ اور پیدا کیا خلق کو مقرر مجھہ سے قول کیا نبی امی ﷺ نے کہ مجھکو دوست وہی رکھیگا جو مسلمان ہوگا اور مجھکو دشمن وہی رکھیگا جو منافق ہوگا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت ایمان کی نشانی ہی * اور بغض رکھنا ان سے علامت کفر کی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ *

ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسکا ہوؤن مین دوست تو علی بھی اسکا دوست ہی * ف * یعنے جو شخص مجھہ سے دوستی و محبت رکھے اسکو لازم ہی کہ علی رض کی دوستی بھی اور محبت بھی رکھے * سبحان اللہ کیا شان ہی کہ جیسے پیغمبر خدا ﷺ کی محبت مسلمانون کو رکھنا چاہیے ویسے ہی

علی رض کی بھی محبت رکھنی چاہیئے فرق اتنا ہی ہی کہ وہ پیغمبر تھے نہ تھے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ پاس ایک چڑیا پکی ہوئی تھی * تو دعا کی کہ ای اللہ لاو مجھ میرے پاس جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق مین سے کہ وہ کھاوے میرے سا تھ۔ اس چڑیا کو سو آئے علی رض پھر کھا لی حضرت نے وہ چڑیا اُن کے سا تھ * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مین ہون گھر حکمت کا اور علی اُسکا دروازہ ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی

(حاشیہ: لا اور بھیج جو زیادہ دوست تیرے نزدیک مخلوقون مین سے)
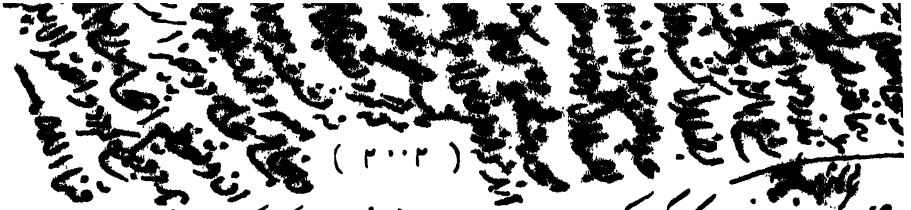
نے ذکر کیا کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
بھیجا ایک لشکر کہ اسمین علی بھی تھے * سو مین نے سنا کہ
پیغمبر خدا ﷺ اپنے دونون ہاتھ اٹھائے ہوئے کہتے تھے کہ ای اللہ مجھکو
موت مت دیجو جب تک نہ دکھالے تو میرے تئین علی کو * ف *
یعنے علی کو خیر و عافیت سے پھیر لا * کہ مین اسکو صحیح
و سالم دیکھون * ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ
کو علی رض سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے
اللہ کے تھے * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللہِ ﷺ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ * ترجمہ * مشکوۃ کے
باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ
بی بی ام سلمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس
نے برا کہا علی کو سو اس نے برا کہا مجھکو * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ
عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْكَ مَثَلٌ مِنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ
الْیَہُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ
الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَہْلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یُقَرِّظُنِیْ
بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ عَلٰی اَنْ یَبْہَتَنِیْ
* ترجمہ * مشکوۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ
امام احمد نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ

نے مجکو فرمایا کہ تجھہ مین مشابہت ہی کچھ عیسی علیہ السلام
کی * کہ بغض کیا اُن سے یہودون نے اسقدر کہ بہتان کیا
اُنکی مان پر * اور دوستی رکھی اُن سے نصاری نے اسقدر
کہ پہنچایا اُنکو ایسے مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ اُن کا نتھا * پھر فرمایا
علی رض نے کہ تباہ ہونگے میرے مقدمہ مین دو شخص دوست
رکھنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا میری ایسی بات
کی کہ وہ بات مجھہ مین نہین * اور بغض رکھنے والا
باعث ہوگی اُسکو عداوت میری اس بات پر
کہ بہتان باندھیگا مجھہ پر * ف * یعنے عیسی علیہ السلام
کا سچا مرتبہ یہی تھا کہ وہ پیغمبر تھے اور بغیر باپ کے خدا کی
قدرت سے غیبی روح سے پیدا ہوئے تھے * پھر اُنکو نصاری
نے حد سے زیادہ دوست رکھا یہانتک کہ اُنکو خدا کا بیٹا کہنے
لگے * اور اُن سے منتین مرادین مانگنے لگے * اور یہودون نے
اُن سے عداوت رکھی اور اُنکی مان بی بی مریم پر بہتان
باندھا اور اُنکو جھوٹھا بنایا اور اُنکی پیغمبری کا انکار کیا * سو
ہمارے حضرت پیغمبر صاحب نے علی رض کو فرمایا کہ تمہارا
اور عیسی مسیح علیہ السلام کا مقدمہ مین ایک حال ہی کہ تم
سے بھی بعضے لوگ بغض و عداوت رکھینگے اور تم پر

بغض

مغیرہ

تمہارا

بہتان باندھینگے * اور بعضے لوگ تم سے حد سے زیادہ دوستی
رکھینگے * اور اسمرتبہ تمہارا بیان کرینگے جیسا ہی نہین * — تمہارا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک گروہ نے حضرت علی پر بہتان
باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے * اور دنیا کے طالب تھے کہ بعد پیغمبر
خدا ﷺ کی بی بی حضرت عایشہ رضی کی ہتک حرمت کی *
اور انہون نے حضرت عثمان کو شہید کرایا * اور خلیفہ برحق — کروایا
ابوبکر صدیق سے کئی مہینے تک باغی رہے * اور ناحق مسلمانون — باغی
سے فساد کئے * اور پنچایت بد کے پنچایت سے پھر گئے *
اور وہ تقیہ کرتے اور اپنا مذہب چھپاتے تھے * ظاہر مین کچھ
اور تھے اور باطن مین کچھ اور * اور ایک لوگون نے علی
رضی اللہ تعالی عنہ سے حد سے زیادہ محبت کی اور ایسا
مرتبہ انکا بیان کیا کہ جو اُن مین وہ نتھا * مثلا یون کہا کہ پیغمبری
اللہ کی طرف سے پہلے حضرت علی ہی کو اتری تھی * مگر جبرئیل
نے پیغمبر کو وحی پہنچا دی * بلکہ خود خدا تعالی حضرت
علی کے بھیس مین تھا اور علی رض کو مرتبہ پیغمبر کے برابر — بھیس
ہی * اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بھی زیادہ
انکا مرتبہ ہی اور روز حشر مین حضرت علی جسکو چاہینگے
بہشت کو بھیجینگے * اور جسکو چاہینگے دوزخ مین ڈالینگے *

اور وہ مشکل کشا ہیں * اور جسکو حضرت علی سے اسطرح کی محبت ہو وہ کیسے ہی برے کام کرے اُس سے حساب کتاب نہوگا وہ قطعی بہشتی ہی * سو خود حضرت علی رض نے فرمایا کہ یہ دونون طرح کے لوگ تباہ ہی ہین آگئے * اور اُنکا ایمان تباہ ہو گیا کہ میرے مرتبہ سے مجھکو کم و زیادہ جانا * اور یہہ جو سچا مرتبہ تھا کہ حضرت علی پیغمبر خدا ﷺ کے اصحاب تھے اور اللہ کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے * سو اس مرتبہ مین کمی بیشی کی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیون اور رافضیون دونون کا ایمان تباہ ہی * اور اہل بیت کا عقیدہ خود حضرت کے فرمودہ بموجب درست رہا ہی * أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى لِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ رض بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَ

ذالک

أَصْبَحْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ * ترجمہ مشکواۃ کے
باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ
براء بن عازب اور زید بن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ
جب اترے غدیر خم مین پکڑا ہاتھہ علی رض کا پھر فرمایا
کہ کیا نہین جانتے ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون مسلمانون کا
انکی جانون سے بولے سچ ہی * فرمایا کہ کیا نہین جانتے ہو
کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مومن کا اسکی جان سے بولے ہان *
پھر فرمایا کہ خدایا جسکا ہون مین دوست تو علی بھی دوست
اسکا ہی * الہی دوست رکھہ اسکو جو دوست رکھے اسکو *
اور دشمن رکھہ اسکو جو عداوت رکھے اس سے * پھر
ملے علی رض سے عمر رض بعد اسکے تو کہا انکو روزی ہووے
تجھکو ای ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تو نے اور شام کی تو نے
اس حال مین کہ دوست ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان
عورت کا * ف * غدیر خم ایک مکان ہی وہان پر پیغمبر خدا
ﷺ اصحابون کے ساتھہ اترے بعضے منافقونے علی رض
کے حق مین کچھہ برائیان مشہور کین پیغمبر خدا ﷺ کو خبر
پہنچی * حضرت نے سبکو جمع کرکے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا *
اور علی رض کا ہاتھہ پکڑ کر لوگون سے فرمایا کہ بموجب آیہ

پکڑا

آملے

پس ملاقات کرد عمر علی را پس گفت عمر او را بعد از ان پس خوش باشی ای پسر ابی طالب صبح کردی و شام کردی و گشتی مولی هر مرد و زن مسلمان ترجمہ شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ

کی * اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ * کیا سب
مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ میں اُن کا دوست نہیں ہوں *
اصحابوں نے عرض کیا کہ ہاں سچ ہی کہ تم سب مسلمانوں
کے اُنکی جانوں سے زیادہ دوست ہو * پھر خاص کر کے فرمایا
کہ میں ہر ہر مومن کا اُسکی جان سے زیادہ دوست نہیں ہوں *
اصحابوں نے عرض کیا کہ ہاں سچ ہی * جب سبھوں نے
اس بات کا اقرار کیا تب حضرت نے اللہ تعالی سے دعا کی
کہ خدایا جیسا میری دوستی کا مسلمانونکو تو نے حکم کیا ہی *
ویسا ہی ہر ہر مسلمان علی کو بھی دوست رکھے * اور جو علی سے
دوستی رکھے اُس سے تو بھی دوستی رکھہ * اور جو علی سے دشمنی
رکھے اس سے تو بھی دشمنی رکھہ * بعد اس خطبہ کے عمر رض
جب علی رض سے ملے تب علی رض کو مبارکبادی دی * اور فرمایا
کہ ای علی تیری عجب شان ہی کہ ہمیشہ ہر مسلمان پر خواہ
مرد ہو خواہ عورت سب پر واجب ہو گیا کہ تیری دوستی
رکھیں * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسے
پیغمبر کی دوستی اپنی جان سے زیادہ چاہیے یعنے پیغمبر
کے حکم بجالانے کو اپنی جان کے بچانے سے مقدم جانے * ویسے
ہی علی رض کی دوستی اپنی جان سے زیادہ رکھے * اور کبھی

اخص محبت مین فرق نہ آوے * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ علی
رض کی سچی تعریف و مدح سنے تو خوش ہو * جیسے
عمر رض خوش ہوئے تھے * اور علی رض کو مبارکباد دی تھی *
اور یہہ بھی معلوم کہ جو علی رض سے محبت رکھے وہ خدا کا دوست *
اور جو علی رض سے عداوت رکھے وہ خدا کا دشمن *
اَخرَجَ اَحمَدُ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ قِیلَ یَا رَسُولَ اللہِ مَن
نُؤَمِّرُ بَعدَکَ قَالَ اِن تُؤَمِّرُوا اَبَا بَکرٍ تَجِدُوہُ اَمِیناً
زَاھِداً فِی الدُّنیَا رَاغِباً فِی الاٰخِرَۃِ وَاِن تُؤَمِّرُوا عُمَرَ
تَجِدُوہُ قَوِیّاً اَمِیناً لَا یَخَافُ فِی اللہِ لَومَۃَ لَائِمٍ وَاِن
تُؤَمِّرُوا عَلِیّاً وَلَا اَرٰکُم فَاعِلِینَ تَجِدُوہُ ھَادِیاً مَھدِیّاً
یَاخُذُ بِکُمُ الطَّرِیقَ المُستَقِیمَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب
مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علی رض
نے نقل کیا کہ لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کسکو ہم امیر
کرین تمہارے بعد * فرمایا اگر تم حاکم کرو ابو بکر کو پاؤ گے
اسکو امانتدار متوجہ نہونے والا دنیا مین اور رغبت رکھنا
ہوا آخرت مین * اور اگر تم امیر کرو عمر کو پاؤ گے اسکو
زبردست اور امانتدار کہ نہین ڈرتا اللہ کے کام مین * برا کہنے سے
کسی برا کہنے والے کے * اور اگر حاکم کرو علی کو مگر نہین

دیکھنا مین تمکو کہ تم کرو تو پاؤ گے اُسکو سیدھی راہ بتانیوالا سیدھی راہ پر چلاوے تمکو سیدھی مضبوط راہ پر * ف * اصحابون کو تردد ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کون شخص حضرت کا جانشین ہو کہ مسلمانون کا بندوبست کرے اور ہر امر مین حکم کرے * سو خود حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد کسکو امیر کرین * حضرت نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ اگر تم ابوبکر کو میرے بعد اپنا امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا * کہ لوگون کے حق واجبی واجبی ادا کرے گا * اور محض دینداری کا لحاظ رکھیگا دنیا کی طرف متوجہ نہوگا * اور اپنا کچھ فایدہ سواے ثواب کے اور اللہ کی رضامندی کے اُسکو منظور نہوگا * چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابوبکر صدیق رض اپنی خلافت کے وقت مین کپڑا بیچا کرتے اور لوگون کا انصاف کیا کرتے تھے * اور اِس خلافت سے اُنکو یہی مقصود تھی کہ آخرت مین ثواب زیادہ ملے * پھر فرمایا کہ اگر تم عمر کو اپنا امیر بناؤ میرے بعد تو وہ مضبوط اور زبردست اور قوی ہی * کہ ہر نیک کام مین مبادرت اور دست اندازی کرنے گا اور دل پر اُسکے خوف نہ آویگا * اور امانت دار ہی کہ اُمت کے حقوق

کریگا

نیک کریگا

واجبی ادا کریگا * اور ایسا دیندار آدمی ہی کہ اللہ کے کام مین کسی کے برا کہنے سے نہین ڈرتا کوئی کچھ کہا کرے * وہ اللہ کے کام مین کسی کے برا ماننے کا اور اپنی ہجو اور ندامت کا لحاظ نہین کرتا * چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی ظاہر ہوا کہ عمر رض کی خلافت کے وقت مین کسی کا خوف نرہا * اور سب بکرون ملک فتح ہوئے اور اسلام رایج ہوا * اور حقوق سب مسلمانون کے واجبی ادا ہوئے * پھر فرمایا کہ اگر تم علی کو اپنا امیر بناؤ تو وہ ایسا مرد ہی کہ سیدھی راہ پر ہی اور تم سب کو سیدھی راہ پر چلاویگا * اور سیدھی راہ بتاویگا * مگر مجھکو نہین معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علی کو اپنا امیر بناؤ * شاید یہہ اسواسطے فرمایا کہ علی رض کی عمر بہ نسبت ابوبکر اور عمر رض کی کم تھی * اور دستور ہی کہ لوگ زیادہ عمر والے کو اکثر اپنا امیر اور حاکم بناتے ہیں * چنانچہ جس روز حضرت پیغمبر خدا صلعم کی وفات ہوئی اُس روز علی رض کی عمر تین تیس برس کی تھی * اور حضرت ابوبکر رض کی عمر اکسٹھ برس کی * اور حضرت عمر رض کی عمر پچاس برس کی * یا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہو کہ لوگ میرے بعد علی کو حاکم اور امیر اپنا بلا فصل نہ

ہوا و نیگی * یا یہ سبب ہو کہ علی رض کو تالیف قلوب کی ہو *
غرض کہ اس حدیث سے بھی ابوبکر اور عمر اور علی رضی
اللہ عنہم کی مدح اور خوبیاں صاف صاف خوب ہی معلوم ہوتی ہیں *
اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
رَحِمَ اللهُ اَبَا بَكرٍ زَوَّجَنِي اِبنَتَهُ وَحَمَلَنِي اِلَى دَارِ
الهِجرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الغَارِ وَاَعتَقَ بِلَالًا مِن مَالِهِ
رَحِمَ اللهُ عُمَرَ يَقُولُ الحَقَّ وَاِن كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الحَقُّ
وَمَا لَهُ مِن صَدِيقٍ رَحِمَ اللهُ عُثمَانَ تَستَحيِي مِنهُ المَلَائِكَةُ
رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الحَقَّ مَعَهُ حَيثُ دَارَ

ترکه الحق

* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرۃ میں لکھا ہے کہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ
نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے ابوبکر پر اس نے نکاح کر دی
مجھکو اپنی بیٹی اور سوار کر لیگیا مجھکو ہجرت کے گھر تک *
اور ساتھ رہا میرے غار میں اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے
مال سے * خدا رحمت کرے عمر پر کہ بولتا ہے سچ اگرچہ
کڑوا ہی * چھوڑا اسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہیں اسکا دوست *
خدا رحمت کرے عثمان پر شرماتے ہیں اس سے فرشتے *
خدا رحمت کرے علی پر خدایا پھیر تو حق کو اس کے ساتھ

وفی المشکوٰۃ ۱۱۹۱ الترمذی وقال هذا حدیث ...

جدھروہ پھرتے * ف * ابوبکر رض نے اللہ ورسول کے کاموں
مین اپنے آبرو اور جان اور مال سے دریغ نکیا * چنانچہ بی بی
عایشہ رض اپنی بیٹی پیغمبر خدا ﷺ کو دی صرف پیغمبری
کے لحاظ سے اور مال کا لحاظ نکیا * اور جب مکے کے کافرون نے
زور باندھا اور حضرت کو اور اصحابونکو ایذا دینے لگے * تب اللہ
تعالی کے حکم بموجب حضرت چھپ کر مدینے کو چلے * کچھ
دور ابوبکر صدیق رض نے اپنی پیٹھ پر حضرت کو چڑھایا اور
اپنے پانوکی انگلیونکے بھل لے گئے تاکہ پانوکا نشان زمین پر نہ پڑے *
اور پہاڑ کے غار مین پہلے اندھیرے مین آپ جاکر غار کو صاف
کیا اُسمین ایک سوراخ تھا اُسمین اپنا انگوٹھا دیا *
اور حضرت کو ساتھہ لیکر وہان رہے وہان ایک سانپ نے
اُس انگوٹھے مین کاٹا * اور پھر وہان پر ایک اونٹ موجود
کیا کہ اُسپر حضرت سوار ہو کر مدینے کو تشریف لے گئے *
اور بلال رض ایک کافر کے غلام تھے * ابوبکر رض نے دو
ہزار اشرفی اور کچھ زیادہ اور ایک غلام بدلے مین دیکر
انکو اُس سے مول لیا اور آزاد کردیا * کروہ حضرت کی خدمت
مین رہتے تھے * سو حضرت نے ابوبکر رض کی لیے تعریفین بیان
کین اور دعا مانگی کہ خدا اُن پر رحم کرے * پھر فرمایا کہ عمر

رض سچ بولتا ہی باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگونکو برا لگتا ہی اور کڑوا معلوم ہوتا ہی * مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہی کہ سچ کہنے کے سبب لوگون نے اُسکو ترک کردیا * اور کوئی اُسکا دوست نرہا اُسپر بھی اللہ ہی رحم کرے * اور عثمان رض کا یہہ حال ہی کہ اُسکی شرم کا حال دیکھکر فرشتے بھی اُس سے شرماتے ہیں * یعنے اسمقدمہ مین فرشتون پر بھی اُنکو بزرگی ہی * چنانچہ کسی نے کبھی حضرت عثمان کا بدن کھلا ہوا ندیکھا اور خود اُنھون نے اپنا بدن ناف سے نیچے زانو تک شرم سے ندیکھا * سو حضرت نے فرمایا کہ اُن پر خدا رحم کرے * اور علی پر بھی خدا رحم کرے کہ اُنکے وقت مین لوگ طرح طرح پر ہونگے * سو الہی اللہ جس طرف علی ہو اُسی طرف حق واجبی ہووے * اور جدھر وہ متوجہ ہو اُسی جانب کو حق کو متوجہ کردے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے طلحہ

فایدہ
یعنی یہ بات او رایک حدیث موافق ہوئی ... سیوطی ... دیا ہی کہ ... القرآن وعلی مع القرآن جلد ۲ صفحہ ... ترجمہ مشکوۃ ... جلد ...

بن عبید اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص دیکھا چاہے
زمین پر چلتے شہید کی طرف تو دیکھ لے طلحہ بن عبید اللہ کو *
* ف * شہید آسکو کہتے ہیں جو اللہ کا نہایت عاشق ہو
مشتاق * اور اپنے کو اللہ کی راہ میں فدا کردے کہ اللہ کی راہ میں
جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو کرے * سو حضرت طلحہ
کا یہی حال تھا * سو حضرت نے فرمایا کہ چلتا شہید ہے یعنے ظاہر
میں اگرچہ یہہ زمین پر چلتا پھرتا ہی * مگر حقیقت میں یہہ اللہ
کی راہ میں جان دیا ہوا ہی * سو ایسا ہی ظاہر میں بھی ہوا کہ
طلحہ رض شہید ہوئے * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ جَابِرٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَ
حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرہ
میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن مخلص دوست
ہوتے ہیں اور میرا صاف باطن دوست زبیر ہی * اَخْرَجَ
التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ
* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ میرے کان نے سنا

اس کا چاہتا ہی [illegible]

رسول خدا ﷺ کے منہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر دونون میرے ہمسایہ ہونگے بہشت مین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَزُبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِهْدَئِيْ فَمَا عَلَيْكِ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ تھے حرا پہاڑ پر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پتھر تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ ٹھہر ارہ کہ تجھ پر تو نبی یا صدیق یا شہید ہی * ف * نبی فرمایا اپنے تئین اور صدیق فرمایا ابوبکر رض کو اور شہید فرمایا عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رض کو * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت مین امین ہوتا ہی * اور اس امت مین امین ابو عبیدہ بن الجراح

الزبیر طلحہ

امین

امین

ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ رض وَسُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَہٗ قَالَتْ اَبُوْبَکْرٍ فَقِیْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِیْلَ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ملیکہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا بی بی عائشہ رض سے جب اُن سے لوگون نے پوچھا کہ کون ایسا تھا کہ اُسکو خلیفہ اپنا کرتے رسول خدا ﷺ اگر خلیفہ کرتے تو فرمایا بی بی عائشہ نے کہ ابوبکر کو پھر پوچھا گیا کہ بعد ابوبکر کے کسکو فرمایا عمر کو پوچھا گیا کہ عمر کے بعد کسکو فرمایا کہ عبیدہ بن الجراح کو * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ جَمَعَ اَبَوَیْہِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِکٍ فَاِنَّہٗ سَمِعْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ یَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مین نے نہ سنا کہ رسول خدا ﷺ نے جمع کیا ہو اپنے ماباپ کو کسی کے واسطے مگر سعد بن مالک کے واسطے یعنی سعد بن ابی وقاص کے
شنودہ یون ہوا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے اُحد کے دن

فرماتے تھے کہ اے سعد تیر مار صدقے تجھ پر میرا باپ
اور میری مان * ف * عرب مین دستور ہی کہ جس سے
محبت ہوتی ہی تو اُسکو کسی باب مین کہا کرتے ہین کہ
فدا تجھ پر میرا باپ یا فدا تجھ پر میری مان * سو حضرت
رسول خدا ﷺ جو کسی کو یہہ لفظ فرماتے تھے تو فقط
یکہی لفظ فرماتے تھے * کہ فدا تجھ پر میری مان یا یون فرماتے
کہ فدا تجھ پر میرا باپ * مگر سعد رض کے حق مین اُحد کی
لڑائی کے دن یون فرمایا کہ اے سعد کافرون پر تیر لگا
فدا تجھ پر میرا باپ اور میری مان * اِس سے معلوم
ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ سعد رض کو نہایت چاہتے تھے * اَخْرَجَ
التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ
لِنِسَائِهٖ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَصْبِرَ
عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِيْ
الْمُتَصَدِّقِيْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ
قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ
اَلْفًا * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ

بن عوف ۱۲

پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے اپنی بی بیون کے [illegible]
مقدمہ ایسا ہی کہ مجھکو اندیشہ مین گرفتار رکھا کہ میرے بعد
کیا ہوگا * اور ہرگز کوئی برداشت نکریگا مگر صبر کرنیوالے
سچے * کہا بی بی عائشہ نے کہ اس سے حضرت کی مراد
تھی کہ خرچ کرنے والے لوگ * پھر کہا بی بی عائشہ نے
عبد الرحمن کے بیٹے ابو سلمہ سے کہ اللہ تیرے باپ
کو جنت کے سلسبیل نہر سے پانی پلاوے * عبد الرحمن بن
عوف نے دے ڈالا سامان ان کی ماؤنکو ایک باغ کہ وہ
بکا چالیس ہزار کو * ف * عورتون کا مقدمہ بہت نازک
ہوتا ہی خصوصا کہ ذری بات مین رنجیدہ اور ناخوش ہوجاتی ہین *
خصوصا پردہ نشین بی بیوان کے واسطے ہر وقت خادم
اور خدمتگار سرانجام کار اور کارگذار ہر دم موجود چاہئے *
بالخصوص اُس وقت مین نہایت مشکل ہی کہ ظاہر مین
کچھ وجہ معاش کے نہو * اس سبب سے حضرت کو اپنی بی بیونکے
مقدمہ مین اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا *
اُنکی خاطرداری اور برداشت اور کام خدمت کون کرے گا *
مگر ہان جو شخص نہایت صبر کرنے والا ہو ہر بات کو
برداشت کرے * اور محنت مشقت اپنے اوپر گوارا کرے

خرچ پہنچانیوالے

بن عوف ۱۲

وجہ معاش کی

کریگا

اور سچا دینے والا ہو * یعنے مال کو اپنے باللہ خرج کرتا ہو * سو بعد حضرت کے بی بی عایشہ رض نے ابو سلمہ سے کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتھ سلوک سے پیش آیا اسکو اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے * کہ اُس نے پیغمبر خدا کی بی بیوں کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اُنکو ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا * شاید چالیس ہزار اشرفی یا چالیس ہزار درم کو کہ اسکے نو ہزار سات سو ساتھہ روپیہ ہوتے ہیں * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ مَا اَجِدُ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَزُبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عشرہ میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ فرمایا عمر رض نے کہ کوئی نہیں لیاقت دار زیادہ اس کام کا اُن لوگوں سے کہ وفات پائی رسول خدا ﷺ نے اور وہ اُن سے راضی تھے پھر نام لیے اُنکے کہ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف * جب عمر رض کی وفات قریب ہوئی تب اُنہوں نے فرمایا کہ اِس خلافت کی لیاقت اُن لوگوں سے زیادہ

الله

انہوں نے

کسی بین نہین کہ رسول خدا ﷺ زندگی مین وفات سے
وقت تک اُن سے راضی رہے * اور روے لی آٹھہ شخص
ہاین جنکے نام لئیے * سو اُنہین مین سے کسی کو خلیفہ میرے
بعد کرلو * چنانچہ اسی سبب سے حضرت علی اور اور
اصحابون نے مشورہ کر کے عثمان رض کو خلیفہ کیا * اِس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اِن آٹھہ شخصون کا بعد ابوبکر اور
عمر رض کی برابر مرتبہ تھا حضرت کی نزدیک بھی اور اصحابونکی نزدیک بھی
أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ
فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ
وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي
الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان
جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت
مین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین اور سعد بن
ابی وقاص جنت مین اور سعید بن زید جنت مین اور ابوعبیدہ

۵ طلحہ

بین المعراج جنت مین * ف * یعنے یے دسون اصحاب بہشتی
ہین * کہ انکے بہشتی ہونے مین کچھ شک وشبہہ نہین *
اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَن بُرَيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى اَمَرَنِي بِحُبِّ اَربَعَةٍ وَاَخبَرَنِي اَنَّهٗ يُحِبُّهُم
قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِّهِم لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنهُم يَقُولُ
ذَالِكَ ثَلٰثًا وَاَبُو ذَرٍّ وَالمِقدَادُ وَسَلمَانُ اَمَرَنِي بِحُبِّهِم
وَاَخبَرَنِي اَنَّهٗ يُحِبُّهُم * ترجمہ مشکوة کے باب جامع
المناقب مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ خدا تبارک و تعالی نے حکم کیا
مجھکو چار کی دوستی رکھنے کا * اور بتایا مجھکو کہ وہ یعنے
اللہ دوست رکھتا ہی ان کو * لوگون نے عرض کیا کہ یارسول عرض کی
اللہ نام بتاو انکے ہم کو فرمایا علی انہین مین سے ہی یہہ کہتے
رہے تین بار اور ابوذر اور مقداد اور سلمان * حکم کیا مجھکو
انکی دوستی کا اور مجھکو خبر دی کہ وہ دوست رکھتا ہی انکو
* ف * یعنے اللہ تعالی نے پیغمبر خدا ﷺ سے فرمایا کہ مین ان
چارون شخصونکو چاہتا ہون اور تم بھی انکی محبت اپنے دل
مین رکھو * سبحان اللہ کیا برا مرتبہ ہی کہ خود اللہ تعالی ان
کی محبت رکھتا ہی * اور اپنے حبیب کو انکی محبت رکھنے

کیا

کا حکم دیا * اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صلعم اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبعَۃَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعطِیتُ اَنَا اَربَعَۃَ عَشَرَ قُلنَا مَن ھُم قَالَ اَنَا وَابنَایَ وَجَعفَرٌ وَحَمزَۃُ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَمُصعَبُ بنُ عُمَیرٍ وَبِلَالٌ وَسَلمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبدُ اللہِ بنُ مَسعُودٍ وَاَبُوذَرٍّ وَالمِقدَادُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی ابن ابی طالب رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہر نبی کے واسطے سات اشراف نگہبان ہوتے تھے اور مجھکو ملے چودہ * ہم نے عرض کیا کہ وے کون ہین فرمایا ہمین * یعنے علی * اور میرے دونون بیتے * یعنے حسن اور حسین * اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد * ف * جعفر رض علی رض کے بھائی تھے اور حمزہ عبد المطلب کے بیتے تھے * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن جَابِرٍ قَالَ سَمِعتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُولُ اھتَزَّ عَرشُ الرَّحمٰنِ بِمَوتِ سَعدِ بنِ مُعَاذٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ مین نے سنا نبی صلعم سے کہ فرماتے تھے

که ہلگیا عرش خدا کا بہ سبب مرنے سعد بن معاذ کے]

* ف * جو لوگ اللہ کے مقبول ہوا کرتے ہین اُنکو سب مخلوق اللہ کے سوا ے شیطان کے چاہتی ہی اور سب اُنکی تعظیم کرتے ہین * اور جب تک وے دنیا مین رہین سب اُنکے واسطے دعا کرتے ہین * اور جب اُنکی وفات ہوتی ہی تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہی * اور جن مکانون مین اُسکی روح جا کر رہتی ہی وہ مکان اور وہان کے فرشتے خوشی کرتے ہین * کہ یہ مقبول شخص ہمارے پاس آیا * تو جب سعد بن معاذ رض کی وفات ہوئی اور اُنکی روح عرش معلی کو پہنچی تو عرش خوشی مین آیا * اور اُنکی روح کے استقبال کرنے کو ہلا * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ للاَنصَارِ لاَ یُحِبُّھُم اِلاَّ مُؤمِنٌ وَلاَ یُبغِضُھُم اِلاَّ مُنَافِقٌ فَمَن اَحَبَّھُم اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَن اَبغَضَھُم اَبغَضَہُ اللّٰہُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ براء بن عازب نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے انصار کے حق مین کہ اُنکو دوست وہی رکھیگا جو مومن ہوگا * اور اُن سے بغض وہی رکھیگا جو دل مین اپنے کفر رکھتا

ہوگا * سو جو کوئی محبت رکھے اُن سے محبت رکھے اُس سے اللہ * اور جو اُن سے بغض رکھے اللہ اُس سے بغض رکھے * ف * حضرت نے انصار کی محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اُنکی عداوت کفر کی علامت فرمائی * اور انصار کے دوستون کو دعا دی * اور جو اُن سے بغض رکھے اُسکو بد دعا کی * تو اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار سے محبت رکھنے والے لوگ مومن ہیں اللہ کے محبوب * اور انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہیں کہ ظاہر مین اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور حقیقت مین کافر ہیں خدا کے مغضوب *

اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ * الحدیث * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر نہوتی ہجرت تو مین ہوتا ایک شخص انصار مین سے * اور اگر چلین سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور چلین انصار اور راہ یا گھاٹی پر * تو مقرر مین چلون انصار کی راہ اور گھاٹی

پر انصار ایسے ہین جیسے بدن سے لگا ہوا کپڑا اور سارے
لوگ ایسے ہین جیسے اوپر کا کپڑا * ف * یعنے انصار کا
یہہ مرتبہ اور بزرگی ہی کہ خود حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت
نہوئی ہوتی اور مین مہاجرین مین شمار نہوتا * تو اپنے کو انہین
انصارون مین گنتا اور انہین کی طرف اپنے کو نسبت کرتا *
اور اگر ساری دنیا کی اور راہ ہو جاوے اور انصار کی اور
راہ * تو مین انصار ہی کی راہ اور وہ اختیار کرون * اور انصار
میرے ساتھہ ایسے ہین جیسے استر بدن سے لگا ہوتا
ہی کہ اُس سے بدن کو ارام ہوتا ہی * اور سارے
مخلوق میرے ساتھہ ایسے ہین جیسی چادر وغیرہ اوپر کا کپڑا
ہوتا ہی * صرف زینت کے واسطے بدن کو اُس سے کچھ
فایدہ نہین * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللهِ
وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ * ترجمہ
مشکواۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
فرمایا انصار کے حق مین کہ مین بندہ اللہ کا اور اُسکا رسول
ہون * ہجرت کی مین نے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تمہاری

ہو گا * سو جو کوئی محبت رکھے اُن سے محبت رکھے اُس سے اللہ * اور جو اُن سے بغض رکھے اللہ اُس سے بغض رکھے * ف * حضرت نے انصار کی محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اُنکی عداوت کفر کی علامت فرمائی * اور انصار کے دوستوں کو دعادی * اور جو اُن سے بغض رکھے اُسکو بددعا کی * تو اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار سے محبت رکھنے والے لوگ مومن ہیں اللہ کے محبوب * اور انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہیں کہ ظاہر مین اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور حقیقت مین کافر ہیں خدا کے مغضوب *

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر نہو تی ہجرت تو مین ہوتا ایک شخص انصار مین سے * اور اگر چلین سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور چلین انصار اور راہ یا گھاٹی پر * تو مقرر مین چلون انصار کی راہ اور گھاٹی

پڑا انصار ایسے ہیں جیسے بدن سے لگا ہوا کپڑا اور سارے لوگ ایسے ہیں جیسے اوپر کا کپڑا * ف * یعنے انصار کا یہہ مرتبہ اور بزرگی ہی کہ خود حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوئی ہوتی اور مین مہاجرین مین شمار نہوتا * تو اپنے کو انہین انصارون مین گنتا اور انہین کی طرف اپنے کو نسبت کرتا * اور اگر ساری دنیا کی اور راہ ہو جاوے اور انصار کی اور راہ * تو مین انصار ہی کی راہ اور وہ اختیار کرون * اور انصار میرے ساتھہ ایسے ہیں جیسے استر بدن سے لگا ہوتا ہی کہ اُس سے بدن کو ارام ہوتا ہی * اور سارے مخلوق میرے ساتھہ ایسے ہیں جیسی چادر وغیرہ اُوپر کا کپڑا ہوتا ہی * صرف زینت کے واسطے بدن کو اُس سے کچھ فایدہ نہین * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلعم اِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ * ترجمہ مشکواۃ کے باب جامع المناقب مین لکھاہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا انصار کے حق مین کہ مین بندہ اللہ کا اور اُسکا رسول ہون * ہجرت کی مین نے اللہ کی طرف متوجہ ہوکر تمہاری

مسلم

طرف * زندگی کی جگہہ میری زندگی کی جگہہ تمہاری ہی * اور موت کی جگہہ میری موت کی جگہہ تمہاری ہی * ف * یعنے انصار سے فرمایا کہ میرا تمہارا زیست موت کا ساتھہ ہی مین تمکو چھوڑ کر علحدہ نہونگا * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْاَنْصَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ * ترجمہ مشکواۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ ہی کہ تم سب آدمیون سے زیادہ دوست ہو مجکو خدا شاہد ہی کہ تم سب لوگون سے زیادہ محبوب ہو مجکو * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰى رَأْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ قَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ سو پیغمبر خدا ﷺ اور اُس وقت باندھے تھے اپنے سر پر

بمنحسن من محاسن ناھرنکا
الانصار وھم

ایک چادر کا کنارہ * تو چڑھے منبر پر کہ بعد اُس دن کے پھر
نہ چڑھے سو حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر * پھر فرمایا کہ
مین وصیت کرتا ہون تمکو انصار کے واسطے کہ وے میرے
رازدار اور بھیدی ہین * اُنہون نے ادا کیا جو حق اُن پر تھا
اور باقی رہا جو حق اُنکا ہی سو قبول کرو اُنکے نیکون سے اور درگذر کرو
اُنکے بدون سے * ف * یعنے انصار مین سے جس شخص
سے کچھ نیکی بن پڑے اُس نیکی کو قبول کرو اور اُسکو
مقبول جانیو * اور اُن مین سے اگر کسی سے کچھ بدی
ہو جاوے اور برا کام ہو پڑے تو معاف کرو اور درگذر کیجیو *
اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصاری
سے کچھ بدی ہو گئی تو اُس پر طعن درست نہین *
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
ﷺ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ *
* ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ مسلم
نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ
کہ بار خدایا بخشدے انصار کو اور انصار کی اولاد کو * اَخْرَجَ
الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰہَ
اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ

لكم الجنة * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب میں
يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم
لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے خبردار ہوا بدر
والون پر سو فرمایا اونکو کہ جو چاہو کرو واجب تو ہو ہی چکی
تمہارے لئے بہشت * ف * یعنے جو اصحاب کہ جنگ بدر مین
حضرت کے ساتھہ تھے اونکو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ تمہارے
واسطے بہشت واجب ہو چکی اب جو چاہو سو کرو * یعنے
اب اگر کوئی گناہ بھی تم سے ہو جاوے سو معاف ہی * سو
حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا اس بات کا کہ اون
سے گناہ ایسے نہونگے * کہ دوزخ کے سزاوار لوگ ہووین *
شاید اس سبب سے اونکو اللہ تعالیٰ نے اون فرمادیا * غرض
کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدر کی لڑائی والے اصحاب
کا بڑا مرتبہ ہی کہ اونکے گناہ معاف ہین * اَخرَجَ البُخَارِيّ
عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ
اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ *
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی
کہ بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے

پیغمبر خدا ﷺ پاس آکر پوچھا کہ تم کیسا جانتے ہو بدر کی لڑائی والے اصحابوں کو اپنے بیچ مین * فرمایا حضرت نے کہ بہتر سب مسلمانون سے یا فرمائی ایسی ہی بات * کہا جبرئیل نے کہ اور ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے بدر کی لڑائی مین فرشتون مین سے * ف * بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تھے اور حضرت کے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑے تھے * سو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جیسا تم بدر والے اصحابونکو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتے فرشتون مین سے اُن فرشتونکو اچھا اور افضل جانتے ہیں جو بدر مین حاضر ہوئے تھے * اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن حَفصَةَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی لَاَرجُو اَن لَا یَدخُلَ النَّارَ اِنشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَدٌ شَهِدَ بَدرًا وَالحُدَیبِیَةَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھکو اُمید ہی کہ نہ داخل ہوگا آگ مین انشاء اللہ تعالی جو شخص موجود ہوا بدر اور حدیبیہ کی لڑائی مین * ف * بدر اور حدیبیہ مکانون کے نام ہیں جہان کافرون پر جہاد ہوا اور اس مقام پر کلمہ انشاء اللہ تعالی کا ادب اور تبرک کا حضرت نے فرمایا * اَخرَجَ

ایسی ہی

رسول اللہ
قلت یا رسول اللہ اصحاب بیعۃ الرضوان کہ بہ زیر شجرہ در موضع حدیبیہ بیعت الخوف کردند

[illegible]

الشَّیْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم ایک ہزار چارسو اصحاب تھے * ہمکو پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو سب زمین والون سے * ف * یعنے جتنے آدمی زمین پر ہین کسی کا ایسا مرتبہ نہین جیسا بہتر اُن اصحابون کا مرتبہ ہی * المقصود اِن آیتون اور حدیثون سے جو مذکور ہوئین بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت کے سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار سب مسلمانون سے بہتر اور افضل * اور اللہ تعالی کے مقبول اور پیغمبر خدا ﷺ کے محبوب تھے بالکل جنات اور انسان سے اُنکا مرتبہ بہت بڑا ہی * پھر اُن مین جو لوگ بدر اور اُحد اور حدیبیہ وغیرہ لڑائیون مین حضرت کے ساتھہ جہاد مین شریک تھے اُنکا مرتبہ افضل ہی * پھر اُن سے زیادہ چارون خلیفون کا رتبہ بڑا ہی * اور اُن مین حضرت عبد اللہ یعنے ابوبکر صدیق اور عمر رض کا درجہ بڑا ہی * اور اُن دونون مین حضرت عبد اللہ یعنے ابو بکر رض کا مرتبہ افضل ہی * اب آگے حضرت کے اہل بیت کا مرتبہ دریافت کیا چاہئے

افضل

* اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ ایک ٹکڑا میرے بدن کا ہی * سو جس نے غصے کیا اُسکو تو غصے کیا مجھکو بری لگتی ہی مجھکو وہ چیز جو ستاوے اُسکو *

* اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای فاطمہ کیا تو خوش نہوویگی جو تو سردار ہووے بہشت کی سب عورتونکے * ف * یعنے ای فاطمہ تو بہشت کی سب عورتونکے سردار ہی * سو تو خوش ہو *

* اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ سب آدمیون سے

زیادہ دوست تھین رسول خدا ﷺ کو بی بی فاطمہ * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ براء رض نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا ﷺ کو اور علی رض کے بیتے حسن انکے کاندھے پر تھے فرماتے تھے کہ ای اللہ مین چاہتا ہون اسکو سو تو بھی دوست رکھہ اسکو * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ مین نکلا رسول خدا ﷺ کے ساتھہ تھوڑے سے دن مین جب آئے فاطمہ کے ڈیرے پر تو فرمایا کہ کیا یہان لڑکا ہی کیا یہان لڑکا ہی یعنے حسن تو دیر نہگی کہ آئے حسن دوڑتے تا آنکہ گردن مین باہین ڈالین ہر ایک نے

اُن دونون مین سے اپنے صاحب کے * پھر فرمایا پیغمبر خدا
ﷺ نے کہ خدایا مین محبت رکھتا ہون اس سے تو تو بھی
محبت رکھہ اس سے * اور محبت رکھہ اُس سے جو شخص
محبت رکھے اس سے * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى
وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل
البیت مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو بکرہ نے نقل
کیا کہ مین نے دیکھا رسول خدا ﷺ کو منبر پر اور حسن
بن علی اُنکے پہلو پر تھے اور رسول خدا ﷺ متوجہ ہوتے تھے
لوگون کی طرف ایک دفعہ اور حسن پر دوسری بار * اور
فرماتے تھے کہ یہہ میرا بیٹا سید ہی * اور اُمید یہہ ہی کہ اللہ صلح
یعنے درستی کرے اُسکے سبب بڑی دو جتھون مین
مسلمانون کے * ف * چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت
امام حسن علیہ السلام نے خلافت حضرت معاویہ رض
کو سپرد کی تو مسلمانون مین صلح ہوگئی اور لڑائی نہونے
پائی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسین مجھہ سے ہی اور میں حسین سے * دوست رکھے اللہ اسکو جو دوست رکھے حسین کو * حسین ایک سبط ہی سبطوں میں سے * ف * سبط کہتے ہیں اولاد کو اور اسباط حضرت یعقوب کی اولاد کو کہتے ہیں کہ وے بارہ بیتے تھے * اور ہر ایک کی بہت سی اولاد ہوئی * سو فرمایا کہ حسین کا بھی ایسا ہی حال ہے * اسمیں اشارہ ہے کہ اُنکی نسل بہت جاری ہوگی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَامِلُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ نِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ لیے ہوئے تھے حسین بن علی رض کو اپنے کاندھے پر * سو کہا ایک شخص نے کہ خوب سواری ہی جسپر

تو سوار ہوا ای لڑکے * تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ خوب سوار ہی وہ * ف * یعنے ایسا مرتبہ اور کسی کا کاہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندہے پر سوار ہو * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِیْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْیَوْمِ فَاَحْصٰی ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ* ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا ﷺ کو جسمین دیکھتا ہی سوتا ایک دن دوپہر کو * بال پریشان غبار آلودہ اُنکے ہاتھہ مین ایک شیشا کہ اُسمین خون ہی * تو مین نے عرض کیا کہ صدقے تجھہ پر میرا باپ اور میری مان یہہ کیا ہی * فرمایا یہہ خون ہی حسین کا اور اُسکے ساتھیون کا * باتور اکرتا ہو نمین اِسکو آج شروع دن سے * ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہون مین اُس دن کو تا کہ پاؤن قتل اُسدن کا * ف * یہہ خواب حضرت ابن عباس رض نے کربلا کی لڑائی کے پہلے دیکھا تھا * سو وہ

آرزومند تھے * کہ اگر میں اُسوقت میں ہوں تو میں بھی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوں * تو اُسوقت کے منتظر رہا کرتے تھے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئی * اور یہاں جو حضرت امام پر رنج و تکلیف ہوئی اُسکا حال دریافت کرکے عالم ارواح میں حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے * تو مسلمان کو چاہیے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے * اور جانے کہ عبد اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر خونی وغیرہ مردودون نے باجازت یزید پلید کے حضرت امام کو رنج پہنچایا نہایت بری حرکت کی * مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی حرکت نکرے کہ جسمین حضرت کو یا حضرت کے اہل بیت کو دنیا یا آخرت مین رنج پہنچے * تو اب اُس واقعہ کربلا کی ہرسال نقل کرنی گویا حضرت کی روح کو ہرسال رنج پہنچانا ہے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ هٰذَانِ ابْنَائِي وَأَبْنَاءُ ابْنَتِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ

یُحِبُّھُمَا * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے حسن حسین علیہما السلام کے حق میں فرمایا کہ یہی دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں * الٰہی میں دوست رکھتا ہوں اِن دونوں کو سو تو بھی دوست رکھ اُنکو * اور دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے اِنکو * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلْ اِلَى الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ نہ اترا زمین پر کبھی اِس رات سے پہلے اجازت مانگی اُس نے اپنے رب سے کہ مجھہ کو سلام کرے اور مجھکو خوشخبری دے اِس بات کی کہ فاطمہ سردار ہیں بہشت کی سب عورتونکی * اور یہہ کہ حسن اور حسین دونوں سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے * اَخْرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ

اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق مین کہ مین لڑو اُن سے جو لڑے اُن سے اور صلح کرون اُس سے جو صلح کرے اُن سے * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا * ترجمہ مشکوۃ کے بابِ مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا ﷺ صبح کو اوڑھے ہوئے ایک کملی کہ اُس پر سیاہ بالون کے نقش تھے * پھر آئے حسن تو لے لیا اُنکو پھر آئے حسین تو لے لیا اُنکو پھر آئین فاطمہ تو لے لیا اُنکو پھر آئے علی تو لے لیا اُنکو * یعنے کملی کے اندر * پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہی

کہ دور کرے تم سے گندگی اے اہل بیت اور پاک کرے
تمکو ستھرائی سے * ف * کلام اللہ مین اللہ تعالی نے
حضرت کی بی بیون اور گھر والون کے حق مین فرمایا کہ
اللہ تعالی یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین اے
گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے * اس
آیت سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ یہہ آیت صرف حضرت
کی بی بیون کے حق مین ہی * سو حضرت نے امام حسن
اور امام حسین اور علی مرتضی اور بی بی فاطمہ رض کو ایک
کملی مین اپنے گود مین لیکر وہ آیت پڑھی تو مطلب یہہ تھا
کہ اُن کے حق مین یہہ دعا بھی ہو جاوے * اور لوگ سمجھاوین
کہ اس آیت کے حکم مین یہی پانچون شخص بھی شامل
ہین صرف بی بیان نہین * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ
وَقَّاصٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَاۤءَنَا وَاَبْنَاۤءَكُمْ
دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَيْتِيْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب
مناقب اہل بیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن
ابی وقاص رض نے نقل کیا کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی
کہ ندع ابناءنا وابناءکم الخ * بلایا پیغمبر خدا صلعم نے علی اور

فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو پھر فرمایا کہ
خدایا یہہ میرے اہل بیت ہیں * ف * نصاری حضرت
عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بناتے تھے جب خدا تعالی نے
قرآن مین فرمایا کہ حضرت عیسی بندے ہیں * اور جیسے
اللہ تعالی نے حضرت آدم کو بے ما باپ کے صرف اپنے
حکم سے پیدا کیا تھا ویسے ہی حضرت عیسی کو بھی بے باپ
کے پیدا کیا * نصاری نے نہ مانا اور پیغمبر خدا ﷺ کو جانا
کہ انکا مذہب غلط ہی * اور اپنا مذہب سچا جانا * تب
یہہ آیت اتری سورۂ آل عمران مین خدا تعالی نے
فرمایا کہ ای پیغمبر تو ان نصاری سے کہہ کہ ہم اپنے بیٹوں کو
بلاوین اور تم اپنے بیٹون کو بلاؤ * اور ہم اپنے یہان کی عورتونکو
بلاوین اور تم اپنے یہان کی عورتون کو بلاؤ * اور ہم آپ ہیں
اور تم آپ ہو اور سب ملکر جھوٹھون پر بد عا کرین * تو جب
یہہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا ﷺ نے علی مرتضی کو اور بی بی
فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلا کر اپنے ساتھہ
لیا اور اللہ تعالی سے عرض کیا کہ الہی یہہ میرے گھر والے
ہیں * یعنے میرے بیٹے اور گھر والے یے ہیں * اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ حضرت علی اور امام حسن

اور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا
وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا
بِغَيْرِ ذَالِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ الرَّجُلِ الْإِيمَانُ
حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى
عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ * ترجمہ
مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس
رض آئے رسول خدا ﷺ پاس ناخوش کئے ہوئے اور میں
اُن کے پاس تھا * سو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ کس چیز نے
غصے کیا تجھکو * کہا یا رسول اللہ کیا ہوا ہی ہمارے ساتھہ
قریش کو کہ جب وے ملتے ہیں آپسمیں تو ملتے خوش
ہوتے ہوئے ہنسنی پیشانی سے * اور جب ملتے ہیں ہم سے تو
ملتے ہیں بغیر اُسکے * تو غصہ ہوئے رسول خدا ﷺ اسقدر کہ
سرخ ہو گیا چہرا پھر فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھہ
میں ہی میری جان ہرگز نہ پیٹھیگا آدمی کے دل میں ایمان

جب تک دوست نرکھے تمکو اللہ کے واسطے اور اللہ کے رسول کے واسطے * پھر فرمایا اے لوگو جسنے ایذا دی میرے چچا کو تو اسنے ایذا دی مجھکو * چچا آدمی کا نو برابر ہوتا ہے اسکے باپ کے * ف * عباس رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ کے چچا تھے انسے بعضے لوگ خوشی سے نہ ملے * تب انہون نے حضرت سے شکایت کی * تب حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا اور اہل بیت سے جو کوئی دوستی اور محبت نرکھے اسکا ایمان ہی نہین * اور جو میرے چچا کو ایذا اور رنج دے اسنے مجھکو ایذا دی * اسواسطے کہ چچا ہر شخص کا اسکے باپ کے برابر کا بھائی ہوتا ہے * بھلا کوئی کسی کی تعظیم کرے اور اسکے باپ کی تعظیم نکرے تو وہ شخص خوش ہوگا *

* اَخْرَجَ رَزِيْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ

بَاقِيَةً فِي عَقِبِهٖ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت
مین لکھا ہی کہ ذکر بین سے کر کہا کہ ابن عباس رض نے نقل
کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے عباس کو جب ہو صبح دوشنبہ
کے دن کے تو تو آئیو میرے پاس اور تیرا بیٹا * تو مین دعا
کرون تمہارے لئے ایسی دعا کہ اُس سے فائدہ کرے خدا تیرا
اور تیرے بیٹے کا * پھر صبح کی عباس رض نے اور مین نے اُنکے ساتھہ اور
اوڑھائی پیغمبر خدا ﷺ نے ہر دو نون کو چادر اپنی * پھر دعا کی
کہ ای اللہ بخشدے عباس کو اور اُسکے بیٹے کو بخشش
ظاہری اور باطنی کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو اور بچائے رکھہ
اُسکو اُسکی اولاد مین * اور کردے خلافت باقی اُسکے پیچھے *
اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَنَّ
زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا
زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْا هُمْ لِاٰبَائِهِمْ
* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر رض نے
نقل کیا کہ زید بن حارثہ پیغمبر خدا ﷺ کے چھوکرے کو ہم
پکارا کرتے تھے زید بن محمد کہکر * جب تک اُتری آیت قرآن
مین کہ پکارو بنائے ہوئے بیٹونکو اُنکے باپونکی طرف نسبت کرکے

* ف * زید ایک شخص تھے کہ حضرت نے اُنکو بیٹا کیا تھا * تو سب اصحاب اُنکو محمد ﷺ کا بیٹا کہا کرتے تھے * جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا ہو اُسیکا بیٹا کہو * اور جس نے بیٹا بنایا ہو اُسکا بیٹا کہنا کچھ ضرور نہیں * تب صحابہ نے زید بن محمد کہنا موقوف کیا اور زید بن حارثہ کہنے لگے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سب زید رضی کو اہل بیت مین شمار کرتے تھے * اَخْرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّي اُحِبُّهُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ خود پاک کرین غلاظت اُسامہ کی ناک سے * عرض کیا بی بی عایشہ نے کہ چھوڑو مجھکو کہ مین کرون * فرمایا کہ ای عایشہ محبت رکھہ اس سے کہ مین محبت رکھتا ہون اُس سے * ف * زید حضرت کے متبنی بیتے تھے اُنکے بیتے تھے یہہ اُسامہ حضرت کی لڑکائی کا یہہ ذکر ہی * اَخْرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا دَخَلَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ

اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ رض نے نقل کیا کہ عباس اور علی رض آئے رسول خدا ﷺ پاس تو کہے کہ ہم آئے ہین ای رسول خدا آپ پاس پوچھنے ہین کہ کوئی مرد تمہارے گھر والون مین سے تمکو زیادہ دوست ہی * فرمایا مجھکو زیادہ دوست اپنے سب گھر والون مین سے وہ ہی کہ اس پر اللہ نے فضل کیا * اور مین نے احسان کیا اس پر اسامہ زید کا بیٹا * پوچھا اسکے بعد فرمایا علی ابی طالب کا بیٹا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اسامہ سے کمال محبت تھی * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ افضل سب عورتون سے اس امت مین عمران کی بیٹی بی بی مریم * اور افضل سب عورتون سے اسی

اسد بن خویلد کی بیٹی بی بی خدیجہ * ف * مریم نام ہی عیسی پیغمبر علیہ السلام کی مان کا* اور بی بی خدیجہ نام ہمارے پیغمبر صاحب کی زوجہ کا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ جبرئیل لائے صورت بی بی عایشہ کی سبز ریشمی کپڑے مین پیغمبر خدا ﷺ کے پاس پھر کہا کہ یہہ زوجہ تمہاری ہی دنیا اور آخرت مین * ف * یعنی بی بی عایشہ کی تصویر حضرت جبرئیل پیغمبر خدا ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ یہہ بی بی دنیا مین اور بہشت مین دونون جہان مین آپ کی زوجہ ہی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے دنیا اور بہشت دونون جہان کے واسطے بی بی عایشہ کو پسند کر کے حضرت کی زوجہ بنایا تھا * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْ اُمَّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقُوْلَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلَيَّ

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلْيُهْدِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِي فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ اِمْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهِ

* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ازواج النبی ﷺ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ نے نقل کیا کہ لوگ قصد کرتے تھے اپنے تحفے بھیجنے کو بی بی عایشہ کے دن * چاہتے تھے اس سے خوشی رسول خدا ﷺ کی * سو بولین بی بی ام سلمہ رسول خدا ﷺ سے یہہ کہ فرماوین کہ جو چاہے کہ تحفہ بھیجے رسول خدا ﷺ کو تو چاہیے کہ تحفہ بھیجے اُنکو جہان کہین کہ وہ ہووین * تو فرمایا اُنکو پیغمبر خدا ﷺ نے کہ نہ ایذا دے مجھکو عایشہ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ وحی مجھکو نہین آتی ہی جب مین اور عورت کے ساتھہ سوتا ہون مگر عایشہ کے * بولین کہ مین توبہ مانگتی ہون خدا سے تمہاری ایذا سے * پھر بلایا بی بیون نے بی بی فاطمہ کو اور بھیجا اُنکو پیغمبر خدا ﷺ کے پاس سو باتین کین اُنہون نے اُن سے * تو فرمایا کہ ای

بیٹی کیا تو نہ چاہے جو مین چاہون کہا کیون نہین * فرمایا تو محبت رکھہ اس سے * ف * حضرت کا دستور تھا کہ ہر بی بی کے گھر باری باری سے رات کو آرام کرتے تھے * اور بی بی عایشہ سے محبت زیادہ رکھتے تھے * تو کوئی شخص جو آپ کو تحفہ بھیجتا تو جس بی بی کے گھر آپ اُس رات ہوتے تو وہ چیز اُسی بی بی کے خرچ مین آتی * تو جس شب کو پیغمبر صاحب بی بی عایشہ کے گھر تشریف رکھتے تو اُس رات کو لوگ اکثر اپنے اپنے تحفے بھیجتے * تا کہ بی بی عایشہ رض کے خرچ مین آوے اور حضرت زیادہ خوش ہون * یہہ حال دیکھہ کر بی بی ام سلمہ رضی نے کہ وہ بھی حضرت کی زوجہ تھین * حضرت سے عرض کیا کہ لوگون سے فرمادین * کہ جب چاہین تب تحفہ آپکو بھیجا کرین کسی ہی بی بی کے گھر آپ ہون * حضرت عایشہ کی باری کی شب کی تخصیص لوگ کیون کرتے ہین * اس بات سے حضرت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ تم عایشہ پر رشک نکرو کہ مجھکو برا لگتا ہی * اور سوا اسکے عایشہ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بھی زیادہ ہی * کہ جب مین اور کسی بی بی کے گھر ہوتا ہون تو وحی نہین

آتی مگر عایشہ کے گھر جب مین سوتا ہون تو وحی آتی ہی* یہہ بات سنکر بی بیوان کو معلوم ہوا کہ حضرت ناخوش ہوگئے * تو بی بی فاطمہ رض کو بلایا تا کہ جا کر حضرت کو سمجھاوین * سو اُنہون نے جا کر حضرت کی خدمت مین اس مقدمہ مین کلام کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای بیٹی جو بات مین چاہون وہی بات تجھکو چاہنا چاہیے * اور مین عایشہ سے محبت رکھتا ہون تو تو بھی اُس سے محبت رکھہ * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بی بی عایشہ سے کمال محبت تھی * اور جو کوئی اُن سے محبت ایمانی رکھتا تھا وہ حضرت کو بھی اچھا معلوم ہوتا تھا * اور جو اُن سے محبت کم رکھے وہ حضرت کو برا معلوم ہوتا تھا * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَضْلُ عَايِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَايِرِ الطَّعَامِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب بدء الخلق و ذکر الانبیا مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بزرگی عایشہ کی سب عورتون پر جیسی بزرگی ثرید کی سب کھانون پر * ف * ثرید ایک طرح کا کھانا ہوتا ہی کہ عرب کے لوگ اُسکو کمال رغبت سے کھاتے

ہین * اور سب اقسام کے کھانون سے افضل جانتے ہین

*اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُہُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْہُدٰی وَالنُّوْرُ ہُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْہُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَہْلَ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ * وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعِتْرَتِیْ وَاَہْلِ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْہِمَا * وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَہْلَ بَیْتِیْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کھڑے ہوئے رسول خدا ﷺ ایک دن ہمارے بیچ مین خطبہ پڑھنے کو پانی پر جسکو

گہونٹے ہیئن خم نکے اور مدینہ کے بیچ مین سو خطبہ پڑہا کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی * پہر فرمایا کہ بعد اسکے یہہ ہی کہ خبردار ہوا ای لوگو کہ مین تو آدمی ہی ہون اب آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنے ملک الموت سو مین کہا مانونگا * یعنے وفات پاونگا * سو مین چہوڑتا ہون تم مین دو چیزین * اول اُن مین سے کتاب ہی اللہ کی کہ وہ رسی ہی اللہ کی طرف سے جو اُس پر چلے وہ ہو نیک راہ پر اور جس نے اُسکو چہوڑا وہ ہوا گمراہی پر * اُسمین نیک راہ اور نور ہی * تو عمل کرو اللہ کی کتاب پر اور مضبوط پکڑو اُسکو * تو حرص دلائی اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اُسمین پہر فرمایا اور میرے اہل بیت * یاد دلاتا ہون مین تم کو اللہ کو اپنے اہل بیت مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین * اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا کہ عترت میری گہر والے میرے * اور ہرگز جدا نہونگی کتاب اور عترت جب تک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر * سو لحاظ رکہو کہ کیسا میرے پیچہے تم کروگے اُنکے مقدمے مین * اور ایک روایت مین یون

ہی کہ فرمایا کہ اے لوگو میں نے چھوڑی تم میں وہ چیز کہ اگر
اختیار کرو اسکو ہرگز گمراہ نہو * اللہ کی کتاب اور میری عترت
گھر والے میرے * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام
اللہ کا اور اہل بیت کا ایک شان مرتبہ ہی * جیسی اسکی
تعظیم چاہئے ویسی ہی انکی چاہئے * اور جیسے کلام اللہ سبب
ہدایت کا ہی * ویسے ہی اہل بیت سبب ہدایت
کے ہیں * چنانچہ یہی سبب ہیں کہ اولیاء اللہ کے
طریقے سب اہل بیت پر منتہی ہوتے ہیں * اَخْرَجَ
التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ
وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن
عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ محبت
رکھو اللہ سے اسواسطے کہ وہ تمکو کھلاتا ہی اپنی نعمتیں *
اور محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب * اور محبت
رکھو میرے اہل البیت سے میری محبت کے سبب *
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ
اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا

نجی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابوذر رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار ہو ہو * کہ مثال میرے اہل بیت کی تمہارے بیچ مین ایسی ہی جیسی ناؤ حضرت نوح کی * جو سوار ہوا اُس پر بچا اور جو چھوٹ رہا اُس سے وہ ہلاک ہوا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل بیت سے محبت رکھے اور آنکا زویہ طریقہ اختیار کرے اور اہل بیت کے طریق مین داخل ہو وہ کفر اور دوزخ سے نجات پاوے * جیسے حضرت نوح کی کشتی مین جو لوگ سوار ہوئے تھے وے طوفان سے بچ گئے تھے * اور جو شخص اہل بیت سے پھرے اور مخالفت کرے اور اہل بیت کے طریق مین نہ داخل ہو وہ ہلاکت مین پڑے * جیسے نوح علیہ السلام کے وقت مین جو لوگ کشتی مین نہ سوار ہوئے وے سب ڈوب گئے * اور ایک بیٹا خود نوح علیہ السلام کا بھی سوار نہوا تھا وہ بھی ڈوب گیا * اور نوح علیہ السلام کے اہل بیت مین داخل نرہا * پھر اب اگر کوئی سید مخالفت اہل بیت کے روبہ اور طریقہ کی اختیار کرے * تو وہ بھی ہلاکت

مین پڑتے اور اہل بیت حقیقی مین شمار نہو * پھر اُسکے
ساتھہ جو ہو وہ بھی ہلاک ہو * اور جو شخص غیر کہ اہل
بیت کے طریق کو اختیار کرے وہ اہل بیت مین ہوا اور
نجات پاوے * جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی مین
سوار ہونیوالون نے طوفان سے نجات پائی * جاننا
چاہئے کہ جیسے حضرت نے اہل بیت کو موجب نجات کے
بتایا ویسے ہی اپنے اصحابون کو موجب امن کے فرمایا *
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى
السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا
اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ
فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ
مسلم نے ذکر کیا کہ ابو بردہ نے نقل کیا کہ میرے باپ ابو موسی نے
بیان کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تارے امان ہین آسمان
کے تو جب جاتے رہین تو آجاوے آسمان پر جو وعدہ دیا گیا
اُسکو * اور مین امان ہون اپنے یارون کے تو جب چلا
جاؤن مین تو آجاوے میرے اصحابون پر جو وعدہ ہوا اُن سے *

اور میرے یار امان ہین میری اُمت کے تو جب جاتے رہین
میرے یار تو آوے اُمت پر وہ جو وعدہ دیا گیا اُنکو * ف *
اللہ تعالی نے یون مقرر کیا ہی کہ جب آخر زمانہ آویگا تو
بدعتین اور فساد اور لڑائیان اور برے کام رایج ہونگے *
سو حضرت نے فرمایا کہ جب میرے یار نرہینگے تو اُمت
مین وے باتین جو اللہ نے ٹھہرا رکھین سو ظاہر ہونگی * اور جب تک
میرے اصحاب رہینگے تب تک یہہ فساد اُمت مین
نہونگے * تو میرے اصحابون کے سبب سے اُمت پر امان
ہی * جیسے میرے سبب میرے اصحابون پر امان ہی *
اور جب مین نہونگا تو اصحابون مین اختلاف پڑیگا تو میرے
اصحاب امت کے حق مین موجب امن کے ہین جیسے آسمان
کے تارے * کہ جب تارے نہ رہینگے تو آسمان بے نور
رہجائیگا اور ٹوٹ جایگا اور قیامت آجایگی * اَخرَجَ فِي
شَرحِ السُّنَّةِ عَنْ اَنَس رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم مَثَلُ
اَصْحَابِي فِي اُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ وَلَا يَصْلَحُ الطَّعَامُ
اِلَّا بِالْمِلْحِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا
ہی کہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ انس رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مثال میرے یارون کی

میری اُمت میں ایسی ہی جیسی نمک کھانے میں کہ کھانا بے نمک کے درست نہیں ہوتا * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن بریدہ نے نقل کیا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا یار مرے زمین پر زندہ ہوگا یعنے قیامت کو اُٹھ جانا ہوگا لوگوں کو * یعنے بہشت کی طرف * اور وہ نور ہوگا واسطے لوگوں کے قیامت کے دن * ف * حضرت کے اصحاب قیامت کے روز بھی اُمت کی نجات کے باعث ہونگے * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب الصحابہ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نہ چھوئیگی اُس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھا یا اُسکو دیکھا جسنے مجھکو دیکھا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابوں کا ایسا بڑا مرتبہ ہی کہ اُنکی صورت دیکھنے سے مسلمان

پر دوزخ کی آنچ حرام ہوتی ہی * اَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے یارون کی اسواسطے کہ وے تم سے بہتر ہین * بعد اُن کے بہتر وہ لوگ جو اُن سے نزدیک یعنے تابعین * بعد اُنکے وہ لوگ جو اُن سے نزدیک یعنے تبع تابعین * ف * یعنے حضرت کے وقت سے قیامت تک جتنے لوگ پیدا ہوئے اور ہونگے سب سے بہتر حضرت کے اصحاب تھے * کہ وے اصحاب ایک سو دس سنہ ہجری تک تھے * بعد اُنکے مرتبہ تابعین کا ہی * جو اصحابون کے بعد ہوئے * وہ لوگ ایک سو ستر سنہ تک رہے * اُنکے بعد اچھا زمانہ تبع تابعین کا ہی * یعنے وہ لوگ جو تابعین کے بعد ہوئے تھے * کہ وے دو سو ساٹھ سنہ تک باقی تھے * تو ساری اُمت سے زیادہ بزرگی تبع تابعین کی کرنی چاہیے * اور اُنسے زیادہ تابعین کی بزرگی کیجئے * اور اُن سے بھی زیادہ حضرت کے اصحابون کی کہ وے سب سے بہتر تھے * اخرج

الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِيْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ برا نکہو میرے اصحابون کو * اسواسطے کہ اگر ایسا ہو کہ کوئی شخص تم مین کا خرچ کرے اُحد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچے اُنکے ایک مد کے ثواب کو اور نہ اُسکے آدہے کے برابر * ف * مد ایک برتن ہوتا ہی غلہ تولنے کا کہ اُسمین بقدر ایک سیر کے غلہ سماتا ہی * سو فرمایا کہ اگر اور کوئی پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کرے تو اُسکو اُسقدر ثواب نہوگا جسقدر میرے اصحاب کو ایک مد یا آدھا مد برابر اناج خیرات کرنے مین ثواب ہوگا * پھر جب خدا کے نزدیک اصحابونکا ایسا بڑا مرتبہ ٹھہرا کہ اُنکو ذرہ سے نیک کام مین اور کے پہاڑ برابر سونا خرچنے کے ثواب سے زیادہ ثواب دے * اور اُنھون نے بہت بڑے بڑے نیک کام کئے ہاپش * تو اُنکو ہرگز برا کہنا نہ چاہئے کہ تم لوگ بہر صورت اُن سے کم ہی ہو اور وے ہر طرح تمسے

تمرے افضل * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذٰهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ *

ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحابون کے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین نہ ٹھہراؤ اُنکو نشانہ بعد میرے * تو جس نے دوست رکھا اُنکو تو میری محبت سے دوست رکھا اُنکو * اور جسنے بغض کیا اُنسے تو میرے بغض سے بغض رکھا اُن سے * اور جسنے ایذا دی اُنکو تو اُسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو تو گویا اُسنے ایذا دی اللہ کو * اور جسنے ایذا دی اللہ کو قریب ہی کہ اللہ گرفتار کرلے اُسکو

* ف * حضرت نے اس جگہ تین بار اُمت کو تقید کی

اور چھٹہ مرتبہ فرمایا کہ لوگو میرے اصحابون کے مقدمہ مین کوئی بات طعن اور طنز کی اُن کے حق مین تمہاری زبان سے نہ نکلے * اور ایسا نہ کبھو کہ تم میرے بعد میرے یارون کو نشانہ بناؤ کہ اُن پر بولیان مارو اور طعن اُنکی طرف متوجہ کرو * بلکہ اُن سے محبت رکھو * اسواسطے کہ وے میرے یار ہم صحبت ہمنشین ہیں * میرا لحاظ کرکے اُنسے دوستی رکھو * چنانچہ قاعدہ مشہور ہی کہ اپنے دوست کا دوست اپنا بھی دوست ہوتا ہی * سو میرے اصحاب میرے دوست ہیں تو جسنے اُنکو دوست رکھا تو اُسنے اُنکو میری ہی محبت کے سبب دوست رکھا * اور اپنے دوست کا دشمن بھی اپنا دشمن ہوتا ہی * اور میرے اصحاب میرے دوست ہیں * تو جو شخص اُن سے بغض اور دشمنی رکھے تو وہ شخص مجھہ سے دشمنی رکھتا ہی * اور جسنے میرے اصحابون کو ایذا دی اُسنے گویا مجھی کو ایذا دی اسواسطے کہ وے میرے یار ہیں * اور جسنے مجھکو ایذا دی گویا اللہ ہی کو ایذا دی اسلئے کہ مین اللہ کا محبوب ہون * اور جو شخص اللہ کو ایذا پہنچاوے وہ اگرچہ دنیا مین چند روز چھوٹا ہوا کافرون کی طرح ارام سے

دے مگر آخر کو اللہ اسکو گرفتار کریگا اور سزا دیگا * اور اللہ تعالی کو ایذا پہنچانا یہی کہ اسکے حکم کے خلاف کرے اور اسکے محبوبون کو ایذا پہنچاوے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اصحابون سے محبت رکھے اسکو پیغمبر خدا صلعم سے بھی محبت ہی * اور جو شخص اصحابونسے بغض رکھے وہ حقیقت مین پیغمبر صاحب سے بغض رکھتا ہی اگرچہ زبان سے نہ کہے * سو وہ اللہ کے غضب مین گرفتار ہی * افسوس ہی کہ حضرت کے بعد امت کے بعضے نادانون نے حضرت کی حدیث پر عمل نکیا اور حضرت کے اصحابون کو نشانہ ٹھہرالیا اور اُنپر طعن اور لعن کرکے اپنی عاقبت تباہ کی * اور لعنت کا نوارہ بنے * خدا اُنکو ہدایت کرے *

اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنِ ابنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صلعم اِذَا رَاَيتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ اَصحَابِي فَقُولُوا لَعنَةُ اللہِ عَلٰى شَرِّكُم ** ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تم جب دیکھو اُن لوگون کو جو برا کہتے ہین میرے اصحابونکو تو کہو کہ لعنت خدا کی اُن برا کہنے والون کی بدی پر * ف * اس حدیث سے معلوم

شام مین * کوئی مکے کا کوئی مدینے کا * حضرت سے پہلے یہہ خیال کیا کہ میرے بعد یہہ سب لوگ جب متفرق ہونگے تو آنمین اختلاف پڑیگا * تو امت کے لوگ کسکی کسکے روبہ کو اختیار کرینگے * حضرت نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ الہی میرے بعد اصحابون مین اختلاف ہوگا یا نہوگا * اور اگر ہوگا تو پھر کیا ہوگا * تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای پیغمبر تیرے اصحاب ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے کہ نورانی اور روشن چمکتے سب ہین * اور جہاز کشتی مسافر سب تارونکے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہنچتے ہین * اگرچہ کوئی تارا بڑا ہی کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے اچھا * مگر جسکی طرف کو سمت باندہ لی وہی تارا آسکی راہ بتانے کو کافی ہی * ویسے ہی یہ اصحاب ہین اگرچہ باخود آپسمین مختلف ہون * لیکن آنمین سے کسی کی راہ کو اور کچھ بھی روبہ کو جو شخص اختیار کرلی تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہی * تو آسکو سمجھو جب حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے یار ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے جسکی راہ اختیار کرو ہدایت پاو * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود آپس کے اختلاف کے ہر ایک اصحاب

کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہی اور سب کاروبد درست * غرض کہ حضرت کے سب اصحاب خدا کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا ﷺ کو محبوب * اور ایسے ہی بالکل اہل بیت خدا کے برگزیدہ اور حضرت کے پسندیدہ * ایماندار آدمی کو سب سے محبت رکھنی چاہئے اور نہین تو ایمان نہاین * اور جسکو ایمان ہوگا اسکو حضرت سے اور حضرت کے اصحابون سے اور رشتہ دارون ایمان دارون سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت ہوگی * اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ فَاِنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب قریش مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ محبت رکھو عرب سے تین سبب سے * ایک واسطے کہ مین عربی ہون اور قرآن عربی ہی اور بولی بہشتیونکی عربی ہی * ف * دستور ہی کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہی تو اسکے ملک اور بستی اور شہر کو بھی چاہتا ہی اور دوست رکھتا ہی * بلکہ وہانکا نام لینے سے اور اسکے ذکر سے خوش ہوتا ہی *

سو حضرت نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب کے ملک کو
اور وہانکے رہنے والونکو دوست رکھو * اسواسطے کہ مین
جو تمہارا پیغمبر ہون سو عربی ہون * اور اللہ نے جو کتاب تمہاری
ہدایت کے واسطے اُتاری ہی قرآن سو بھی عربی ہی زبان
مین * اُسمین ایک فائدہ اور بھی ہی کہ قرآن عربی زبان
مین نازل ہوا اور اُسمین عرب کے رسم دستور خوب
بیان ہوئے * اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان
اور عرب کا رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسوم دستور
وہانکے دریافت کرے تو قرآن کے معنے اور مطالب خوب
بوجھے اور سمجھے * اور یہہ کہ بہشتی لوگ عربی بولینگے
اور بہشت کی خواہش ہر مسلمان کو ہی * تو چاہئیے کہ
عرب سے دوستی اور محبت رکھے کہ آخر کو بہشت مین
بھی اسی عربی ہی سے کام پڑیگا * سبحان اللہ کیا نیک حال
اور بڑا درجہ اور مرتبہ اُنلوگونکا ہی جو حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اور آپکے
اصحابون سے اور اہل بیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی
اور محبت رکھتےہین * اور اُن کا رویہ اور طریقہ اختیار کرین *
اللہ تعالی ہمکو اور ہمارے بھائی سب مسلمانونکو یہہ محبت
نصیب کرے * اور اسی محبت کے حال مین موت دے *

اور رافضیون اور خارجیون اور ناصبیون کے عقیدون سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین * دریافت رہے کہ اصل محبت وہ ہی جو اللہ و رسول کے نزدیک مقبول ہو * سو ایسی محبت وہی ہی کہ اُنہین بزرگون کے فرمانے موافق عمل کیجئے اور اُنکی راہ اور رویہ اختیار کریئے * اس زمانے مین نادان لوگ جانتے ہیں کہ بزرگون کی قبرین باندھ پکی بنانی * اور مقبرے برے اُٹھانا * اور وہان روشنی اور عرس میلا کرنا * چادرین اور پھول مٹھائی کھانا چڑھانا * اُنسے منتین مرادین مانگنی * اُنکے نام کے سہ میان ور توشے اور کونڈے اور پیالے کرنا یہی بزرگون کی محبت ہی * سو یہہ محبت نہین ہی بلکہ اُن بزرگون کے رویے اور اُنکی مرضی کے خلاف ہی * کہ اس سے وے بزرگ ناراض ہوتے ہیں * اسواسطے ایک فصل اس بیان مین علیحدہ لکھی جاتی ہی

* الفصل الخامس في ذكر بدعات القبور *

ترجمہ * فصل پانچوین قبرون سے متعلق بدعتون کے ذکر مین * ف * یعنے اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جن سے اُن بدعتونکی برائی ثابت ہوتی ہی جو بدعتین قبرون سے علاقہ رکھتی ہیں * سو سنا چاہیے کہ اصل زیارت

قبرونکی بے قید روز اور تاریخ اور سال اور وقت اور اجتماع کے مرد کے واسطے جایز بلکہ مستحب بلکہ سنت ہی اس نیت سے کہ قبرون کے دیکھنے سے موت اور آخرت یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے * سوا اس نیت کے اور نیت سے قبرونکی زیارت کو جانا * یا دور دور سے سفر کرکے جانا * یا دن اور تاریخ کا قید لگانا * یا میلا اور اجتماع قبرون پر کرنا * اور عرس کی محفل کرنی * وہان چراغ جلانا * قبر کے سبب قبرستان مین مسجد بنانی * عورت کا قبر کی زیارت کو جانا * قبرون پر چادرین ڈالنی * قبرون پر گچ کرنا * مردون کی تاریخین یا اور کچھ آیتین وغیرہ مقبرون مین یا قبرون پر لکھہ دینا * قبرون پر مقبرے بنانا * قبر ایک بالشت سے اونچی بنانی * قبرون کے پاس بیٹھ جانیکے نماز پڑھنی * قبرون پر مجاور ہو کر بیٹھنا * قبرون کے ساتھہ وہ معاملہ کرنا جو مسجد کے واسطے مخصوص ہی * قبر کے پاس سرور اور لہو کے کام جو عید مین چاہئین اس مرد کی خوشی جانکر یا ثواب جانکے کرنا * یہ سب کام مکروہ و حرام و بدعت ہیں * اور لوگ جو انکاموکو کرتے ہین تو اس سبب سے اکثر کرتے ہین * کہ بزرگونکو اپنا حاجت

روا اور مشکل کشا جانتے * تو اُن سے حاجتین اور مرادین مانگتے ہیں * سو اُن مردون کی خوشامد کے واسطے بہہ کام کرتے ہیں اور حقیقت مین حاجت روا اور مشکل کشا سواے خدا کے کوئی نہین وہ بزرگ خود اللہ کے محتاج تھے * اور ہر امر مین خدا ہی کی طرف رجوع کرتے تھے * اور یہی اُن مین بزرگی تھی کہ ہر امر مین اللہ ہی کی طرف متوجہ رہتے تھے * سواے خدا کے غیرون سے انکار رکھتے تھے * پھر وہ کیونکر حاجت روا اور مشکل کشا ہو گئے * اور اصل اِن کامونکی یہود نصاری سے ہی کہ وے اپنے پیغمبرون اور بزرگون سے جب وے مرجاتے تھے تب اُنکی قبرین پوجتے تھے جو ناکاری کی بنا کر اُنکے ساتھہ اسے کام پرستش کے کرتے تھے * قال اللہ تبارک وتعالی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ آل عمران مین کہ تو کہہ اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمھارے درمیان کے کہ بندگی نکرین ہم مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹھہراوین اُسکا کسی چیز کو اور نہ پکڑین آپسمین

ایک دوسرے کو رتبہ ہوا ہے اسکے * پھر اگر وے قبول
نرکھیں تو کہو کہ شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں * ا
یہودی حضرت عزیر پیغمبر کو خدا کا بیٹا کہتے اور یہہ جانتے کہ
وہ اللہ کے یہاں کا دندے مختار ہیں جو چاہیں سو کریں *
پھر اُنکی روح کو پوجتے اور اُن سے منتیں مرادیں مانگتے *
اور جو کوئی عالم یا درویش اچھا نامی اُنمیں مرتا تو اُسکی
روح کو اور قبر کو پوجتے اور قبر کے پاس مسجد بناتے * اور
وہان نماز پڑھنی زیادہ ثواب جانتے * اور وہان مراقب
ہو کر بیٹھتے * اور نصاری حضرت عیسی پیغمبر کو خدا کا
بیٹا بتاتے * اور اپنی دانست مین حضرت عیسی کو یہودون
نے جس مقام پر سولی دیا تھی اُس مقام پر اونچا حضرت
عیسی کے بارتھے انطاکیہ مین اُنکی قبر پر میلا جمع کرتے تھے *
اور جو عالم مولوی درویش اُنمین مرتا تو اُسکی اونچی
پائیدار پختہ قبر اور مسجد بناتے * او درویشی کرتے اور نبیون
ولیون کی قبرون پر مراقب بیٹھتے تھے * اور یہود نصاری
دونون اپنے پیغمبرون اور بزرگون کو خدا کا کارندہ
مختار اپنا حاجت روا مشکل کشا جانتے * اور اُنکے عالم مولوی
درویش جو بات کہہ دیتے اُسکو یہہ خدا کا حکم سمجھتے

اور آپ کی تحقیق نکرتے * ان عقیدوں کو انکی اسد صاحب نے شریک فرمایا اور یون بتایا کہ یہہ تمھارے پیغمبر اور عالم پیادر درویش آدمی ہی تھے تم سے پھر تم اُن کو اپنا رب پرورش کنندہ اصلی فیض رسان کیون سمجھتے ہو * اور اسی طرح سے ان بزرگون کو ماننا توراۃ مین اور انجیل خدا کی کتاب مین لکھا ہی نہ اُن پیغمبرون نے کہا ہی * پھر اپنی طرف سے کیون ایسے شرک کے کام کرتے ہو * اور اللہ تعالی نے قرآن مین بھی مسلمانونکو یہی حکم کیا کہ سواے خدا کے کسی کو نہ پوجو اور کسی سے سواے خدا کے حاجتین نہ مانگو * سو ہماری کتاب قرآن اور یہود نصاری کی کتاب توراۃ انجیل کا مطلب اس مقدمہ مین ایکہی تھا * مگر یہود نصاری اپنی اپنی کتاب موافق عمل نہاین کرتے تھے * سو اللہ تعالی نے اس آیت مین پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ ای پیغمبر ان یہود و نصاری سے کہہ کہ ای کتاب والو سواے خدا کے اورونکی روحون اور قبرون کا پوجنا چھوڑ و اور سیدھی بات پر آؤ جو بات ہماری کتاب قرآن اور توراۃ انجیل تمھاری کتاب دونونکے موافق ہی * کہ ہم اور تم سواے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر

اور ولی اور بدہ و بیش اور جن اور بھوت اور درخت
اور قبر وغیرہ کی بندگی نکرین * اور کسی چیز کو خدا کا شریک
نہ ٹھہراوین * اور کوئی آدمی کسی آدمی کو اپنا رب اور
پرورش کنندہ اصل فیض دہندہ نہ ٹھہراوے * پھر اے
پیغمبر اگر وے یہود و نصاری اس بات کو قبول نکرین اور
پیغمبرون اور بزرگون کے رواج اور قبرون کا اور بزرگونکے
نشانیون کا پوجنا نچھوڑ دین * تو تو اُن سے کہدے کہ
ہم تو خدا کا حکم مانتے ہیں تم بھی گواہ رہو * اس آیت سے
معلوم ہوا کہ سوا ے خدا کے کسی پیر پیغمبر کو اس طرح سے
ماننا * اور اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا * اور اُنکی
قبرون پر حاجت روائی کیواسطے جانا * خدا کی سب کتابونکی
خلاف ہی * اور کسی شریعت مین اُسکا حکم نہین اور
شرک ہی یہود نصاری کی ایجاد * اور اب کے جاہل
مسلمان بھی وہی کام اپنے پیغمبر اور بزرگون کی روحون اور
قبرون کے ساتھہ کرنے لگے * اور اگر سمجھائیے کہ یہہ بات
قرآن کی رو سے منع ہی * تو واہی تباہی دلیلین لاتے ہین
اور اپنے بعضے بزرگون کے کلام کو قرآن کے مقابلہ مین سند
پکڑتے ہین * تو اب اُن سے بھی یون کہا چاہیے کہ جو بات

ہمارے تمھارے دونون کے نزدیک ثابت ہی کہ سوائے خدا کے کسی کی بندگی نچاہیے اُسی بات کی طرف آجاو کہ ہم اور تم دونون خدا ہی کی عبادت کرین* اور سوائے خدا کے کسی کو اپنا حاجتی اور مشکل کشا اور حاجت روا نہ سمجھین* اور کسی بزرک و خورد کو خدا کا شریک نہ تھہراوین* اور سوائے خدا کے کسی کو اصل پرورش کنندہ فیض رسان نہ جانین* پھر اگر یے لوگ مانین توفھو المراد* اور اگر نمانین اور اسطرح بزرگون کا پوجنا نہ چھوڑین* تو اُن سے یہی کہنا چاہیے کہ ہم تو خدا کے حکم کے تابع رہین ہمنے اُسکا حکم مانا تم بھی گواہ رہو* قال اللہ تبارک وتعالی مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ آل عمران مین کہ کسی بشر کا کام نہین کہ اللہ اُسکو دیوے کتاب اور عقلمندی اور پیغمبری پھر وہ کہے لوگون کو کہ تم میرے بندے ہوجاؤ اللہ کو چھوڑکر* ولیکن تم رب کی طرف متوجہ ہو جیسے تم کتاب سکھاتے تھے اور جیسے تم پڑھتے تھے* ف* یعنے

جس آدمی کو اللہ تعالی نے عقلمندی اور پیغمبری دی اُس سے یہہ ہرگز نہو سکے اور اُسکا یہہ کام نہین کہ وہ لوگون سے یہہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ دو اور میری بندگی کرو اور مجھی کو مانو * مین ہی تمہارا مشکل کشا حاجت روا ہون اللہ نے مجھے مختار کر دیا ہی * میری پرستش کرنے سے اللہ کی بندگی کی حاجت نہین رہتی * لیکن ان عقلمند اور پیغمبر یہی بات کہتے ہین لوگون سے کہ تم رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور ربانی بن جاؤ جیسے تمہاری کتاب مین لکھا ہی کہ تم لوگون کو وہ کتاب سکھاتے ہو * اور خود اس کتاب مین یہی مضمون پڑھتے ہو * اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی عقلمند اور پیغمبر کا یہہ حکم نہین کہ اللہ کو چھوڑ کہ پیغمبرون اور بزرگون کی پرستش و مانا کیجئے * اور نہ کسی عقلمند اور پیغمبر کا یہہ مقدور اور رتبہ ہی کہ وہ لوگون سے ایسی بات کہہ سکے * کہ اللہ کے سوا ہے میری پرستش کرو اور سب پیغمبر اور عقلمند لوگونکو یہی کہتے آئے ہین * کہ اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُسی کو اپنا مالک اور رب پرورش کنندہ حاجت براندہ سمجھو * پھر اب اگر کوئی شخص اس مضمون کی خدمت

یا کسی بزرگ کا قول نقل کرے کہ سواے خدا کے اور کسی بزرگ کی بندگی بھی درست ہی * یعنے جو کام خدا کی عبادت کے ہین اُن کامون مین سے کسی کام کو اور کسی کے واسطے بھی کرنا درست بتاوے سو وہ غلط ہی * پیغمبر کا یا کسی عقلمند کا فرمانا خلاف حکم خدا کے ممکن نہین اور اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اُسکے معنے بھی کچھ اور ہونگے * غرض کہ یہہ جو اس زمانہ مین لوگ مردے بزرگونکو اسطرح سے جو مانتے ہین کہ اپنی حاجتین برآنے کے لئے اُنکی منتین مانتے ہین * اور قبرون پر نذر نیاز چڑہاتے ہین * اور منزلون سفر کرکر قبرون کو پوجنے جاتے ہین * اور قبر کے گرداگرد پھرتے ہین * لوٹتے وقت اُلٹے پانو پھرتے ہین * اور قبرون کو چومتے ہین * سو ان کامون سے وے بزرگ خوش نہین اور اُنہون نے یہہ بات نہین کہی * قال الله تبارک و تعالی وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِي وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ * قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ * تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ * اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ * مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا

أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ * وَكُنتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ * فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ *
وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ * إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ *
وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مائدہ مین کہ اور جب کہیگا اللہ
کہ اے عیسی مریم کے بیٹے کیا تو نے کہا لوگون کو * کہ ٹھہراؤ
مجھکو اور میری مان کو دو معبود سوائے اللہ کے * بولا تو
پاک ہی مجھکو نہین بن آتا کہ کہون جو مجھکو نہین پہنچتا * اگر
مین نے یہہ کہا ہوگا تو تجھکو معلوم ہوگا * تو جانتا ہی جو میرے
جی مین اور مین نہین جانتا جو تیرے جی مین * بیشک تو ہی
ہی جانتا چھپی بات * مین نے نہین کہا اُنکو مگر جو تو نے حکم کیا
کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہی میرا اور تمہارا اور مین
اُن سے خبردار تھا جب تک اُن مین رہا * پھر جب تو نے
مجھے پھیر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا اُنکی اور تو ہر چیز سے خبردار
ہی * اگر تو اُنکو عذاب کرے تو وے تیرے بندے ہین *
اور اگر اُنکو معاف کرے تو تو ہی زبردست حکمت والا
* ف * حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے خدا کی
قدرت سے پیدا ہوئے * اور ناحق سے اُن کے مردے

کو تہی چنگے ہوتے * بعضے کہتے دیکھہ کر نصاری آن کو خدا کا
بیٹا اور اُنکی مان بی بی مریم کو خدا کی زوجہ کہنے لگے * اور
یہہ جانا کہ دونون خدا کے یہان مختار ہین جسکے واسطے جو چاہین
سو کر دین * یہہ بات سمجھہ کر مرادین آن سے مانگنے لگے *
اور یہودیون نے اپنے گمان مین حضرت عیسی کو سولی دیا *
سو بعضے نصاری آس سولی کی شکل بنا کر آسکی تعظیم کرنے
لگے * اور جانتے کہ الله تعالی آن باتون سے خوش ہوتا ہے *
سو الله تعالی نے فرمایا کہ روز حشر کو الله تعالی عیسی
علیہ السلام سے پوچھیگا کہ کیا تم نے نصاری سے کہا تھا کہ
تم لوگ مجھکو اور میری مان کو سواے خدا کے معبود مقرر
کرو * اور اپنی حاجتین اور مرادین مانگو * تب عیسی
علیہ السلام عرض کرینگے کہ سبحان الله میری کیا طاقت جو
تیری شان مین مین دخل کرون * اور ایسی بات لوگون سے
کہون جو میرے لایق نہین * کہ مین تو اسواسطے ہوون کہ لوگونکو
خدا کی طرف رجوع کرون * نہ یہہ کہ خدا کی طرف سے روکون
اور اپنی طرف رجوع کرون اور اپنے ہی کو خدا کر اُون اور
خود ہی معبود ہوون * مین تو بشر ہون اگر مین نے یہہ بات کہی

ہوئی تو تیرے دفتر میں لکھی ہو گئی * اور مجھکو معلوم ہوئی
بلکہ میرے دل میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ کوئی مجھکو
پوجے * جو میرے دل میں ہی وہ تو خوب جانتا ہی * میں تو
آدمی ہی تھا جو معجزے ظاہر ہوتے تھے وہ تو ہی میرے ہاتھ سے کراتا تھا *
اور مجھکو تو وہ بھی نہیں معلوم جو تیرے جی میں ہی * پھر
اور کچھ مجھہ سے کیا بن آوے * دوسرے کے جی کی چھپی بات
تو ہی جانتا ہی * اور میں نے اُن لوگوں سے وہی بات کہی تھی
جو تو نے حکم کیا تھا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو جو تمھارا اور میرا
دونوں کا رب ہی * اور میرے آسمان پر جانے کے بعد
اُن لوگوں نے مجھکو اور میری ماں کو پوجا اور پرستش کی *
اور جب تک میں دنیا میں اُنکے پاس موجود رہا تب تک اُنکے حال
سے خبردار رہا اور اُنکو نیک راہ توحید کی سمجھاتا رہا * پھر
جب تو نے مجھکو اپنی طرف پھیر لیا اور میں آسمان پر گیا
تب کی مجھکو خبر نہیں کہ اُنھوں نے میرے بعد کیا کیا اسکی
تجھی کو خبر ہو گی اسواسطے کہ ہر چیز سے تو ہی خبردار ہی
مجھکو کیا خبر * اب اگر تو اُن لوگونکو عذاب کرے تو تیرے
بندے ہیں مجھکو کچھ دخل نہیں میں بچا نہیں سکتا اور
اُنکی حمایت نہیں کر سکتا * اور باوجود اسکے کہ تو زبردست

ہی اگر تو اُنکو معاف کردے تو بھی تیرے ... بزرگ ... ہیں * اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر اور بزرگ کی یہہ شان اور کسی کا یہہ مرتبہ نہاین کہ لوگونکو کہے کہ تم میری بندگی کرو * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اُن بزرگونکو خود خبر نہاین ہوتی کہ لوگ ہمارے ساتھہ کیا معاملہ کرتے ہیں * اور جب معلوم ہوگا کہ یہہ لوگ ایسے معاملے کرتے تھے تو وہ بزرگ ناخوش ہونگے * بلکہ قیامت کے روز اُن لوگون کے دشمن بن جاوینگے * اور اُن سے بیزاری اللہ کے روبرو ظاہر کرینگے * تو اب معلوم کیا چاہیے کہ قبرونکا پوجنا جو اب رائج ہی) اور یہہ جو لوگ بزرگونکو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں * سو وہ بزرگ روز قیامت کو اُنکو الزام دینگے اور اپنی بیزاری اُنسے ظاہر کرینگے * اِسواسطے کہ قبرونکا پوجنا نہ قرآن مین لکھا نہ حدیث مین نہ حضرت علی نے کہا نہ حضرت محی الدین جیلانی نے بتایا نہ اور کسی خدا کے مقبول نے سکھایا صرف اپنی طرف سے لوگون نے ایجاد کی *

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ

سبحانه وتعالی عما یشرکون * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے یعنے سورۂ یونس میں کہ اور پوجتے ہیں ورے اللہ سے
ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے نہ کچھ نقصان اور کہتے ہیں
یہہ لوگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس * کہہ
کیا بتاتے ہو اللہ کو جو نہیں جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین
مین * سو وہ نرالا ہی اُس سے جسے یے شریک بتاتے
ہیں * ف * یعنے جو لوگ تصویرین اور مورتین یا قبرین
یا نشان یا مکان یا روح وغیرہ چیزین اپنے بزرگون کے
پوجتے ہیں سوا ے خدا کے * سو حقیقت مین اُن چیزون سے
نہ کچھ برا ہو سکے نہ کچھ بھلا * اور یہہ بات جو کہتے ہیں کہ جنکی
تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھنڈے نشان وغیرہ ہم
پوجتے ہیں یہہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے
یہان * سو یہہ بات اللہ نے نہیں بتائی کہ فلانا شخص فلانے
کا سفارشی ہی میرے یہان * پھر کیا یہہ لوگ اللہ
سے بھی زیادہ خبردار ہیں جو اُسکو بتاتے ہیں جو وہ نہیں جانتا *
اِس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ وغیرہ ایسا
سفارشی کسی کا آسمان و زمین مین نہین کہ اُس بزرگ
کی روح یا قبر کو یا جھنڈے نشان چھڑی کو مانئے تو کچھ فائدہ

ہوا ور رہنا نہ ہوئے تو نقصان ہو * اور انبیا اولیا کی سفارش جو ہی
اللہ کے اختیار مین ہی * انکے اسطرح ماننے سے کچھ نہین
ہوتا بلکہ ان چیزون کا پوجنے والا اور انکو اسطرح سے ماننے
والا مشرک ہو جاتا ہی اگرچہ اُس بزرگ کو خدا نہ سمجھے *
خدا کے جناب مین سفارشی ہی اپنا جانے اور پوجے تو
بھی اُس پر شرک ثابت ہوتا ہی *قال اللہ تبارک وتعالی
قُلْ یَآ اَهْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْا
اَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ
السَّبِیْلِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ مائدہ
مین کہ تو کہہ اے اہل کتاب مت مبالغہ کرو اپنے دین کی
بات مین ناحق کا * اور مت چلو خیال پر ایک لوگون کے جو
بہک گئے پہلے آگے اور بہکا گئے بہتون کو اور بھولے سیدھی
راہ سے * ف * سب دینون مین یہ بات ثابت ہی کہ
دین کے کام مین جسقدر خدا رسول کا حکم ہو اُسقدر وہ
حکم کیجئے * اپنی طرف سے کچھ اور اُسمین زیادہ بڑھاکر
نہ کہئے نہ کیجئے * کہ زیادہ بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہاین
رہتا اور دین کی راہ سے علحدہ ہو جاتا ہی * پھر جو کوئی
اُسکام کو کرے سو گمراہ ہو جاتا ہی * سو یہود اور نصاری

سکے مولویون اور درویشون نے دین کے کام مین اپنی
طرف سے زیادہ باتین بہت سی لگا لین تھین اور کتابون
مین لکھہ گئے تھے * جیسی یہہ بات کہ جو شخص فلانے بزرگ
کو اسطرح سے مانے اُسکا یہہ مرتبہ ہوگا * اور فلانے مطلب
فلانے بزرگ کے نام لئے سے یون روا ہوتا ہی * اور فلانے
کی قبر پر جائے سے یون مرادین پوری ہوتی ہین * اور فلانے
کی قبر تریاق مجرب اور اکسیر اعظم ہی * سو پچھلے
لوگ وہ لکھا ہوا دیکھکر وہ بات سچی جانتے اور اُن بزرگونکو
اُسی طرح مانتے * اور اُن کی قبرین اور نشانین پوجتے *
تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب اللہ سے زیادہ مت کہو اور
دین کے کام مین مبالغہ مت کرو * اور اگلے اپنے مولویون
درویشون کے لکھے ہوئے اور کہے ہوئے پر دھوکھا نہ کھاؤ *
کہ وہ مولوی اور درویش خود بھی گمراہ تھے اور اُنہون
نے بہتون کو گمراہ کر دیا * سو وہ لوگ اور وہ سب برابر
سیدھی راہ سے بہک گئے * پھر اُنکی بات کی کیا سند
ہی * اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی درویش
کا ایسا کام جو قرآن حدیث کے خلاف ہو اگر کوئی نقل کرے
تو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہئے بہت خلقت اسی سے گمراہ ہوگئی *

کہ فلانے نے کہا کہ فلانے کی قبر اکسیر اعظم اور تریاق مجرب ہی * اور فلانے نے کہا کہ میرے پیر کی قبر سے مجھکو وہی فائدہ ہوتا ہی جو پیر سے ہوتا تھا * یا پیر میرا قبر مین بھی مرید ون کی طرف متوجہ ہی * جاہلون نے ایسی ایسی باتون کو سند پکڑی * اور زیارت قبور مین مبالغہ کیا اور مردے بزرگون سے استمداد اور استعانت کرنے لگے اور قبر ین پوجنے لگے * اور سب کرون کام دنیا اور دین کے چھوڑکر قبرین پوجنے کو متبرک اون جانے لگے * اخرج الشیخان عن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ہذا * ترجمہ مشکواۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سفر نکیا جاوے مگر تین مسجدون کی طرف * مسجد الحرام * یعنے کعبہ کی مسجد * اور مسجد الاقصی * یعنے بیت المقدس * اور مسجد میری یہہ * یعنے مدینہ کی مسجد * ف * یعنے زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک کی سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ کو * اور

مسجد اقصی کو * اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کو زیارت کے واسطے جانا درست * اگلی امتون کے لوگ کوہ طور اور مرقع عیسی اور یوحنا کی قبر وغیرہ کو زیارت کرنے دور دور سے سفر کرکے جاتے تھے * اس حدیث سے وہ جانا منع ہو گیا * اور معلوم ہوا کہ سوا اے ان تین جگہہ کے اور جگہہ زیارت کے واسطے سفر کرکے جانا منع ہی * اور مکنپور اور اجمیر اور پہر ایچ اور بغداد اور کربلا اور نجف کو صرف قبرون کی زیارت کو سفر کرکے جانا درست نہین *

اَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ *

ترجمہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی ﷺ مین لکھا ہی کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ مت بناؤ میری قبر کو عیدگاہ اور درود بھیجو مجھ پر اسلیے کہ درود تمہاری پہونچائی جاتی ہی مجھکو تم کہین ہو * ف * حضرت نے جب یہود و نصاری کو ملاحظہ کیا کہ اپنے بزرگون کی قبرون پر سال کے بعد میلا اور جماو کرتے ہین * اور ہوتے ہوتے پھر یہان تک

نوبت پہنچی کہ اُن سے منتین مرادین مانگنے لگے * تو پیغمبر
سے اپنی امت کو فرمایا کہ تم میری قبر کو عیدگاہ مت
بناؤ * یعنے جیسے عیدگاہ مین برسوین دن لوگ اچھی
اچھی پوشاک پہن کر خوشی سے روز و تاریخ معین
مین جمع ہوا کرتے ہین * سو تم میری قبر پر اس طرح
اجتماع نکیجیو * اور اگر تم کو اپنے واسطے اور میرے واسطے
ثواب منظور ہی تو درود پڑھو کہ مجھکو تمکو دونو کو ثواب
ملے * اور درود کے لئے نزدیک ہونا قبر سے کچھ ضرور نہین *
بلکہ لاکھون منزلون سے اگر درود پڑھوگے تو بھی مجھکو
اللہ تعالی وہ درود تمھاری پہنچاویگا * اسواسطے کہ درود
پہنچانے کےلئے اللہ تعالی نے فرشتے مقرر کئے ہین * اور درود
جو ہی سو خدا تعالی سے دعا مانگنی ہی کہ اللھم صل علی
محمد یعنے ای اللہ رحمت بھیج محمد پر * اور اللہ سب حال مین
ہر جگہہ سے سنتا ہی * اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم
ہوئے * ایک یہہ کہ حضرت کے مزار شریف پر روز و تاریخ
معین مین اجتماع اور جماؤ کرنا درست نہین * پھر جب حضرت
ہی کی قبر شریف کے واسطے یہہ بات منع ہی * تو اور
کسی کی قبر پر عرس اور جماؤ اور میلا کرنا اور تاریخ معین

مین قبر کی زیارت کو جانا اور بھی زیادہ منع ہی * دوسری یہہ کہ خوشی کے اسباب قبر کے پاس یا فہر کے سبب سے جمع کرنا درست نہین * جیسے راگ وغیرہ کہ لوگ عرسون مین کرتے ہیْن * تیسری یہہ کہ اگر مردے کو ثواب پہنچانا ہو تو دور ہی سے اسکے واسطے اللہ سے دعا کرے یا اسکی طرف سے کچھ خیرات کردے * اسواسطے کہ قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہین * چوتھی یہہ کہ حضرت نے جو یہہ فرمایا کہ درود مجھکو پہنچائی جاتی ہی * تو اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ جانتے ہیْن کہ جہان درود پرہی جاوے وہان حضرت کی روح مبارک آتی ہی * سو یہہ بات غلط ہی * پھر بعضے نادان جو کہانے وغیرہ پر فاتحہ پرہتے ہیْن تو یہہ جانتے ہیْن کہ اس وقت اس مردے کی روح آتی ہی * پھر اسی لحاظ سے وہان پر عطر اور پان پانی بھی رکھہ دیتے ہیْن * سو یہہ بھی لغو اور غلط ہی * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَعَنَ اللهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارت القبور مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے

فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قبروں کے زیارت کرنے والی عورتوں پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے واسطے جانا حرام ہی * أَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ تعالى عَلٰى قَوْمٍ نِ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و موضع الصلوٰۃ مین لکھا ہی کہ امام مالک نے ذکر کیا کہ عطا بن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای اللہ مت کیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ تعالی کا اُن لوگوں پر جنہوں نے کر لیا اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجدین * ف * یعنے مسجدین نماز پڑھنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہی * بلکہ مسجد اسی واسطے ہی اور وہان جھاڑو دینا اور فرش بچھانا لوگوں کے آرام کے واسطے پانی برتن رکھنا * مسجد کی عمارت اچھی بنانی اُسمین چراغ جلانا ثواب ہی * سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبرونکی قبر پر ایسے کام جو مسجد کے واسطے چاہئے کرتے تھے * کہ اُن لوگون پر نہایت سخت غضب ہوا کہ وہ خدا کے درگاہ سے راندے گئے * اسواسطے کہ ایسے کام کئے سے وہ

قبر قبر نہین رہتی بت ہو جاتی ہی * سو ہمارے حضرت نے
اللہ تعالی سے دعا مانگی کہ ای اللہ میری قبر کو بت مت کیجیو *
یعنے ایسا نہووے کہ میری قبر پر لوگ ایسی حرکتین کرین *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی قبر کے ساتھہ ایسے
کام کرنا جیسے مسجد کے واسطے چاہئین درست نہین *
اور جو کوئی کرے اُس پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہی * اور
یہہ بھی معلوم ہوا کہ جس قبر کے ساتھہ لوگ ایسے کام
کرین وہ قبر قبر نہین رہتی بت ہو جاتی ہی. جیسے حضرت ابراہیم
اور حضرت اسماعیل اور لات وغیرہ کی تصویرین اور
قبرین لوگون کے پوجنے کے سبب بت ٹھہر گئین * اَخرَجَ
الشیخَان عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ فِي
مَرَضِہِ الَّذِي لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ * ترجمہ مشکوۃ کے
باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
ﷺ نے اُس بیماری مین جس سے اُٹھے نہین * فرمایا کہ لعنت
کرے اللہ یہود اور نصارے پر کہ اُنھون نے کر لیا اپنے پیغمبرونکی
قبرونکو مسجدین * ف * یعنے جب حضرت بیمار ہوئے اور

وفات کا وقت قریب آیا تب اُمت کو خبردار کر نیکو
فرمایا کہ یہود اور نصارے پر خدا لعنت کرے کہ اُنہون نے
اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجدین ٹھہرالین * کہ جیسے مسجدمین سجدہ
کرنا چاہیے خدا کو ویسے یہہ قبرونکی طرف کرنے لگے * اور جیسے
مسجدین پختہ بہتر عمارت کی بنانی چاہیے ویسے یہہ قبرین
اونچی اونچی بنانے لگے * اور جیسے مسجد مین چراغ جلانا چاہیے
ویسے قبرون پر روشنی کرتے ہین * اور جیسے مسجد
مین عبادت کرنا زیادہ ثواب ہی ویسے یہہ قبر کے پاس
مقبرون مین مراقبہ کرنا اور نماز پڑھنی زیادہ ہو سمجھنے لگے *
اور جیسے مسجد مین فرش بچھانا چاہیے ویسے * بلکہ اُس سے
بھی زیادہ قبرون پر اور مقبرون مین فرش فروش بچھانے
لگے * اور چادرین زرین قبرون پر ڈالنے لگے * سبحان
اللہ جس کام کے سبب یہود و نصارے پر حضرت نے لعنت
فرمائی اور بد دعا کی وہی کام بلکہ اُس سے ہزار چند زیادہ
اُنہین کی اُمت کے جاہل اور بعضے ضدی اور بعضے
پیر پرست کرنے لگے * پھر اب یہان تک نوبت پہنچی کہ
مسجدین ٹوٹی اور خراب ویران دیکھتین اور خبر نلین * اور
مقبرے بڑی بڑی عمارت کے منگین منقش بناوین *

اور مسجد کے موذن کو روکھی سوکھی بھی روٹی نہ دین * اور قبرونکے مجاورونکو حلوے اور مٹھائیان کھلاوین * مسجد مین برتن وضو وغسل کے واسطے نچرتا وین * اور قبرون پر نقارے بجاوین * مسجد مین جاے نماز بورے اور کپڑے نہ ڈالین * اور ٹپکتی چھت مسجد کی مرمت نکرین * اور قبرون پر چادرین زربفت کی اور نمکیرے اطلس کے چڑہاوین * پھر کیون نہ خدا کی لعنت برسے * جب خدا کی کم تعظیم کی پھر سواے لعنت خدا کے اور کیا چاہیئے * غرض کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے ساتھہ کرنا چاہیئے وہ کام اور کسی بزرگ کی قبر کے ساتھہ کرنے سے خدا کی طرف سے کرنے والے پر لعنت برستی ہی * اور جب سب پیرونکے پیر اور سب بزرگونکے بزرگ رسول خدا پیغمبر ﷺ کی قبر کے ساتھہ ایسے کام کرنے سے بددعا کرین اور لعنت بھیجین تو اور بزرگ اپنی قبرونکے ساتھہ ایسا معاملہ کرنے سے کب راضی ہونگے * اَخرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ وَصَالِحِیْهِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْهٰکُمْ عَنْ ذٰلِكَ *

ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی
کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب نے نقل کیا کہ مین نے سنا
رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تم
سے پہلے تھے وے کر ڈالتے تھے اپنے نبیون کی اور اچھے
لوگون کی قبرون کو مسجد مین * سو تم مت بناؤ قبرونکو
مسجد مین * مین منع کرتا ہون تم کو اس کام سے * ف * اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی پیر
شہید کی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جو کام مسجد کے ساتھ
چاہئین درست نہین * اور اگلے کافر یہود و نصارے کی یہہ رسم
ہی کہ حضرت نے اس سے مسلمانونکو منع کیا * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ
عَنْ اَبِي مَرْثَدِنِ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا
عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا * ترجمہ مشکوۃ کے باب
دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مرثد غنوی
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ نہ قبرون پر بیٹھو نہ
انکی طرف نماز پڑھو * ف * قبر کی طرف نماز اگر معاذ اللہ
مردیکی تعظیم کے واسطے ہو تو کفر ہی * اور
اگر اسواسطے ہو کہ گویا اُس قبر اور اُس مقبور کو
قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہی * اور اگر یہہ نیت بھی نہو تو مکروہ

تحریمی ہی * غرض کہ کسی نیت سے قبر کی طرف نماز
درست نہین * اور قبر نظر سے غایب ہو تو درست ہی *
اور قبر پر بیٹھنا بھی درست نہین * اور بیٹھنا دو طرح پر
ہوتا ہی * ایک یہہ کہ قبر کے اوپر بیٹھ جاوے * دوسرے
یہہ کہ قبر کے بھروسے پر بیٹھ رہے مجاور خادم بنکر *
کہ وہان کا مکان صاف رکھے * اور ہر امر کی خبر گیری کیا کرے *
اور جو حاجتی زوار وہان جاوین اُنکو زیارت کرایا کرے *
فاتحہ دیا کرے چراغ جلایا کرے * اور اگر یون کہئے کہ
لا تجعلوا على القبور یعنے جلسہ مجلس کی محفلین کرنی قبرون پر
درست نہین * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ
قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ رض أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ
اللهِ صلعم أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم
نے ذکر کیا کہ ابو الہیاج اسدی نے نقل کیا کہ مجھکو علی
رض نے کہا کہ بھلا نہ بھیجون مین تمکو ایسے کام کو کہ بھیجا تھا
مجھکو رسول خدا صلعم نے اُس کام پر کہ تو نہ چھوڑے کوئی
مورت مگر مٹاوے اُسکو * اور نچھوڑے کوئی قبر اونچی
مگر تو برابر کردے اُسکو * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مسلمان کو چاہیے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بناوے *
اور کوئی بناوے تو مقدور چلے تو مٹا دے کہ اسی واسطے
پیغمبر خدا ﷺ نے حضرت علی کو مامور کیا تھا * اور علی رض
نے اپنے وقت میں ابو الہیاج کو بھی حکم دیا تھا * سو اونچی
قبر بنانی گناہ ہی * پھر اگر کسی اپنے بزرگ کی ایسی
قبر ہو تو اسکو زیادہ کوشش کرکے برابر کر دے * اسواسطے
کہ اپنے بزرگ کے حق میں گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی
زیادہ برا ہی * جیسے اپنے بزرگ کے کپڑے پر نجاست
لگی ہو تو اسکو دور کرنا مقدم ہی * کہ ان بزرگون کی خوشی
اسی میں ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ
يُّقْعَدَ عَلَيْهِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا
ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ منع کیا
رسول خدا ﷺ نے اس سے کہ گچ کی جاوے قبر پر اور اس سے
کہ کوئی بیٹھے اسپر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ قبر کو گچ کرنا پختہ بنانی اور قبر پر مقبرہ عمارت بنانا اور
قبر پر لیپنی حاجت مراد کے واسطے یا مراقبہ کرنے کو مجاور
خادم بنکر بیٹھنا حرام ہی کسی ہی کی قبر ہو * اَخْرَجَ

الترمذي عن جابر رض قال نهى رسول الله ﷺ ان يجصص القبور و ان يكتب عليها و ان توطأ * ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے قبروں پر گچ کرنے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو روندنے سے * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کو گچ کرنا پختہ بنانی قبروں پر کچھ آیتیں یا حدیثیں یا کچھ اور اشعار وغیرہ لکھہ دینا * یا تختے وغیرہ پر لکھکر وہان لگانا * اور قبروں پر پانو رکھکر چلنا حرام ہی * پھر کسی ہی کی قبر ہو کسی کے واسطے درست نہین *

اخرج الشيخان عن عايشة رض قالت لما اشتكى النبي ﷺ ذكرت بعض نسائه كنيسة يقال لها مارية وكانت ام سلمة و ام حبيبة اتتا ارض الحبشة فذكرتا من حسنها و تصاوير فيها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصور اولئك شرار خلق الله * ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا ﷺ

تو ذکر کیا بعضے بی بیون نے ایک گرجے کا جسکو ماریہ کہتے ہیں * اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ گئین تھین حبشہ کے ملک کو * سو اُنہونے ذکر کئین اُسکی خوبیان اور اُسمین کی تصویرونکا حال * تو اُٹھایا پیغمبر خدا ﷺ نے اپنا سر پھر فرمایا کہ اُن لوگون مین جب کوئی نیک مرد مرجاتا ہی تو بناتے اسکی قبر پر مسجد * پھر بناتے اُسمین وہ صورتین * وہ لوگ بہت برے ہیں اللہ کے سب خلق سے * ف * یعنے بی بی اُم سلمہ اور بی بی ام حبیبہ حضرت کی بی بیان حبشہ کے ملک کی طرف گئین تھین * وہان نصارے کا ایک عبادت خانہ کہ ماریہ اسکا نام تھا دیکھہ آئی تھین * کہ اُسمین تصویرین بنی ہوئی تھین * سو حضرت سے اُنہون نے اُس مکان کا اور اُسمین کی تصویرونکا ذکر کیا * تو حضرت نے باوجود بیماری کے اپنا سر مبارک اُٹھاکے فرمایا * کہ یہود نصارے کا یہہ دستور تھا کہ جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اُسکی قبر کے پاس ایک مسجد بنادیتے * اور اُس مین اُس مردکی تصویر بنادیتے * سو وہ یہود نصارے اللہ کی ساری خلقت سے برے تھے کہ ایسے کام کرتے تھے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے پاس یا قبرستان مین

مسجد بنانا بہت برا ہی * پھر وہان تصویرین بنانی اور بھی برا
ہی * اور نصارے اور یہود کی رسم ہی * سو مسلمان کو
اس سے نہایت پرہیز کرنا چاہیے * اور جو بناوے وہ
سارے خلق کے بدون سے زیادہ بد ہی * اَخرَجَ الشَّیخَانِ
عَن عَایِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ فِی غَزَاةٍ فَاَخَذتُ
نَمَطًا فَسَتَرتُهُ عَلَی البَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَی النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتّٰی
هَتَکَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَم یَامُرنَا اَن نَکسُوَ الحِجَارَةَ وَالطِّینَ
* ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
ﷺ نکلے جہاد کو تو مین نے لیا ایک نمط * یعنے کپڑا اون دار *
تصویر دار بنایا اُسکو دروازے پر پھر جب آئے حضرت تو دیکھا اُس
کپڑے کو تو کھینچا اُسکو اسقدر کہ پھاڑ ڈالا اُسکو بعد اُسکے فرمایا
کہ اللہ تعالی نے نہین اجازت دی ہم کو کپڑا اوڑھانے کی
پتھر اور مٹی کو * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر
پر چادر قبرپوش ڈالنا اور مقبرے پر غلاف اوڑھانا * اور
جھنڈے پر یا کسی بزرگ کے نام کی چھڑی پر غلاف
چڑھانا * اور کپڑے کی دیوارگیریان اور چھتین لگانی
درست نہین * اور ایسے کام سے پیغمبر خدا ﷺ ناراض اور

بابرا ہوتے ہیں * سامان کو بموجب اس حدیث کے
چاہیے کہ جہاں کہیں ایسا دیکھے تو حتی المقدور دور کر دے
اور پھار ڈالے * أخرج أبو داؤد والترمذي والنسائي
عن ابن عباس رض قال قال رسول الله ﷺ لعن الله
زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج
* ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ میں لکھا
ہی کہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ لعنت کی الله
نے اُن عورتوں کو جو زیارت کریں قبروں کی اور اُن لوگوں
پر لعنت خدا کی جو بناویں قبروں پر مسجدیں اور روشن
کریں قبروں پر چراغ * ف * قبروں پر چراغ و شمع
جلانا روشنی کرنی خواہ خود کرے خواہ اسواسطے اپنا
پیسا خرچے موجب لعنت کا ہی * اور عقل کے بھی خلاف
ہی * اسواسطے کہ چراغ سے فائدہ یہ ہی کہ اندھیری
میں روشنی ہو * تا کہ آدمی اپنا کام کرے پھر جب کام سے
فارغ ہوا اور سونے لگے تو گل کر دے * سو وہاں مردیکو روشنی
کی کیا حاجت کچھ کام اُسکو لگا نہیں * اور سوا اسے اُسکے اگر وہ
مردہ خدا کا مقبول ہی تو اُسکے واسطے خدا کی طرف سے

روشنی ہی پھر یہہ روشنی فضول ہی * اور اگر وہ بد کار ہی تو عذاب اور حساب مین گرفتار ہی اُسکو یہہ روشنی کیا درکار ہی * اور علاوہ اسکے قبر کے اوپر کی روشنی سے اندھیرا کبھو نکز جاوے * یہہ چراغ جلانا روشنی کرنی ایک تو اسراف ہی * دوسرے شرع اور عقل کے خلاف ہی * اور جلانے والا اور جلوانے والا دونون خدا کی لعنت سے روسیاہ ہین * اور قبر پر مسجد بنانی اگر نماز کے واسطے ہی تو جہان قبر زیر نگاہ ہو وہان نماز درست نہین * اور نماز بھی مردے کی تعظیم کے واسطے ہی تو کفر ہی * اور اگر مسجد وہان بنانی نام کے واسطے ہی تو حرام ہی اور اسراف * اور اگر مردے کی تعظیم کے واسطے مسجد ہی تو وہ مسجد مردے کے واسطے ٹھہری خدا کا مکان مخلوق کے واسطے بنایا یہہ شرک ہی * پھر ایسی مسجدین بنانے والے پر بھی خدا کی لعنت ہی * اور معمار بھی اسمین شریک ہی * اور عورت کو اگر خاوند مرضی سے قبر کی زیارت کو جانے دے * تو اُس خاوند کو بھی لعنت نصیب ہی * اسواسطے کہ برا کام کرنا اور کرانا اور برے کام کی اجازت دینی برابر ہی * اَخرَجَ فِي المُوَطَّا عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيطَالِبٍ يَتَوَسَّلُ القُبُور

وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا * ترجمہ موطا کے باب الوقوف للجنائز والجلوس علی المقابر مین لکھا ہی کہ امام مالک نے نقل کیا کہ علی رض تکیہ لگا لیتے تھے قبرون سے اور لیٹ جاتے تھے قبر پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس جا کر بیٹھنا جانا یا اتفاقا بعض وقت قبر سے تکیہ لگا لینا مضایقہ نہین * منع وہی ہی جو قبر پر مجاور بنکر بیٹھے یا وہان مجلس کرے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے یا مردے سے استمداد و استعانت کے واسطے بیٹھے * أَخْرَجَ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نے ذکر کیا کہ ابو سعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سب زمین مسجد ہی * یعنے نماز کی ہی * سوائے قبرستان اور حمام کے * ف * یعنے قبرستان اور حمام مین نماز درست نہین * أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب

زیارة القبور مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو قبرونکی زیارت کرنے سے سو تم قبرونکی زیارت کرو اسواسطے کہ قبرون کے پاس جانا بے رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہی آخرت کو * ف * حضرت نے پہلے قبر کے پاس جانے کو مطلق منع فرمایا تھا * بعد اُسکے یہہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر کے پاس جایا کرو کہ اسمین دو فائدے ہین * ایک یہہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت کم ہو * دوسرا یہہ کہ موت اور قیامت یاد آوے * سو وہ یون ہی کہ جب آدمی اس بات سے قبر کے پاس گیا اور اس نے خیال کیا کہ یہہ مردہ کبھی دنیا مین زندہ تھا چلتا پھرتا تھا کھاتا پیتا * طرح طرحکی آرزو دل مین اور حوصلے ارادے رکھتا تھا * دوست آشنا کے ساتھہ صحبتین گرم کرتا تھا اور سب اسکے ہمنشین محظوظ تھے * اور کیا کیا بڑے بڑے ارادے رکھتے تھے کہ آیندہ کو یون کرینگے اور ایسا ہوگا * اور آج یہہ شخص قبر کے اندھیرے گڈھے مین اس مین بے یار و غمخوار اپنی زور و زاری کیا پڑا ہی * کہ اب اسکو نہ آشنا پوچھتا ہی نہ یار خبر لیتا ہی * نہ جورو لڑکے کام آئے نہ بھائی برادر ساتھہ

گئی * اب اس جگہہ اسکو خدا سے کام پڑا * اور کوئی کام نہ آیا * پھر ایسے ہی ایک دن مجھکو بھی مرنا ہی * اور دنیا سے سب بھائی برادر جورو لڑکے نوکر چاکر گھر بار مال متاع چھوٹ جائیگا * او رعمل اپنا ساتھہ جائیگا * اور صرف اللہ ہی سے کام پڑیگا * جب آدمی یہہ خیال کریگا تو البتہ دنیا کی خواہش اور حرص کم ہوگی * اور موت اور آخرت یاد آویگی * خصوصا پرانی ٹوٹی قبرون کے دیکھنے سے یہہ فائدہ اور بھی زیادہ ہوتا ہی * تو آدمی البتہ نیک کام کرنے لگتا ہی اور برے کام سے باز رہتا ہی * تو اسواسطے اسطرح پر قبر کی زیارت کرنی جایز اور مباح اور سنت ہی * اور جس زیارت سے کہ نہ دنیا کی رغبت کم ہو نہ آخرت یاد آوے وہ زیارت درست نہین * پھر جو کوئی قبر کی زیارت کو اسواسطے جاوے کہ وہان نماز پڑھے اور قبر کا طواف کرے یا اسکو بوسہ دے * یا اپنے رخسارے اور چھاتی قبر پر ملے اور اُن مردونکو پکارے اُن سے مدد مانگے روزی اولاد بیمار کی شفا قرض سے چھٹکارا چاہے * یا اور کچھ حاجت مانگے * یا وہان چادر شامیانہ نقارے کھانا مٹھائی چڑہاوے * یا لڑکون لڑکیون عورتونکو لیجاوے * یا وہان روشنی مجلس میلا کرے * یا اور کچھ خرافات

کرے سو وہ بدعتی ہی * یا شرک * یا مرتکب مکروہ کا *
یا فعل حرام کا * سو اس زمانہ مین اکثر لوگ قبرون پر انہین
کامون کے واسطے جاتے ہین * دنیا سے بے رغبتی اور آخرت
یاد کرنے کو کوئی نہین جاتا * بلکہ دنیا ہی کی رغبت کے سبب جاتے
ہین * اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی دلیلین اسکے مقابلہ
مین لاتے ہین * اور سبب اسکا یہ ہی کہ بعضے مولوی دنیا
طلب اور نام کے مشائخ عاقبت سلب قبرون پر جاکر
مراقب ہوکر بیٹھنے لگے * عرس کرنے لگے * روشنی راگ
وہان ہونے لگا * اور پوری کچوری حلوا شیر مال چڑھنے لگا *
چادرین صفت کی آنے لگین * اور عورتین جوان بوڑھیان
وہان جانے لگین * نوبت نقارے بجنے لگے * نذر نیاز کا روپیہ پیسا
جمع ہونے لگا * وے مولوی مشائخ مجاور عوام جاہلون کے
خراب کرنے کو دو چار ادھر ادھر کے قصے کہانیان ان قبرون
والون کی بنالین * دو ایک روایتین جو تھی سو بھی نکال
لین * دو تین حدیثین اور جگہہ کی اپنے مطلب پر لگا لین *
اپنی دنیا کی بناہ کی * اور عوام کی عاقبت کو تباہ کی بلکہ اپنا
رو سیاہ کیا * پھر اب کے لوگ انکے کام کی اور انکی
بات کی سند پکڑنے لگے * حالانکہ مسلمان کو اللہ رسول کے

سواے کسی کی سند پکرنی نہ چاہیے * اسواسطے ایک
* فصل علحدہ بیان کی جاتی ہی سنا چاہیے *

* الفصل السادس في ذكر رد بدعة التقليد *

ترجمہ فصل چھٹی تقلید کی بدعت کے رد کے بیان مین
* ف * یعنے اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی
جن سے تقلید کی برائی اور تقلید کا رد ثابت ہوتا ہی * سو سننا
چاہیے کہ اکثر لوگ مولویون اور درویشون کے کلام اور
کام کو سند پکرتے ہیں اور اُنکے کلام اور کام کی پیروی کرتے
ہیں * اور اُنکے حق مین یہہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو اُنہون نے کیا اور
کہا وہی ٹھیک ہی اور اللہ کی راہ وہی ہی * پھر خواہ وہ
کلام اور کام خدا اور رسول کے قرآن وحدیث کے خلاف ہو خواہ
موافق * اور کہین سے اُسکی سند ہو یا نہو * گویا اُن مولویون
درویشون ہی کو حاکم شرع اور شارع جانتے ہیں * پھر
اگر کوئی اُن مولویون درویشون کے قول و فعل کے
خلاف آیت وحدیث پڑھے * تو اُسکا انکار اور اُسکے مطلب
مین تکرار کرنے کو موجود ہو جاتے ہیں * اور ایمان جاتے یا
رہنے کا کچھ لحاظ نہین کرتے * اور اصل بات یہہ ہی کہ حاکم
مطلق اللہ ہی اُسی کے حکم کو ماننا چاہیے * اُسکے سواے

اور رسول کا حکم ماننا ہی * اور رسول کا حکم ماننا خدا ہی کا حکم ہی * خود پیغمبر بھی حاکم نہین * پھر اور کوئی مجتہد اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی ملان طالب علم اور غوث اور قطب اور ولی اور پیر و شہید مشائخ پیر زادے خادم مجاور مرید تو کس گنتی اور شمار مین ہین * مگر ہان قرآن و حدیث کی بات جو نہ جانتا ہووہ اُن واقف کار لوگون سے دریافت کرلے * کہ یہہ بھی اللہ تعالی ہی کا حکم ہی * فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ * یعنے جو تم نجانو پوچھہ لو یاد رکھنے والے لوگون سے * تو اِسواسطے مجتہد اور امام اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی سے مسئلہ شریعت کا اور غوث قطب ولی مشائخ سے مسئلہ طریقت کا دریافت کرلے * مگر اُنکو حاکم شریعت کا نجانے * اور جو مسئلہ کہ قرآن مین مفصل مذکو نہین اسکا حال حدیث سے دریافت کرے اور جو حدیث مین بھی صریح بیان نہو اوہ پیغمبر خدا ﷺ کے اصحابون کی اجماع سے دریافت کرکے اُس اجماع کے موافق عمل کرے * اِسواسطے کہ حدیث کے رو سے صحابہ کی اجماع کی پیروی کرنیکا حکم ثابت ہی * پھر جو مسئلہ کہ اجماع سے ثابت نہوا یعنے صحابہ رضی اللہ تعالی

عنہم کے وقت مین ایسا واقعہ نہوا جو اُسپر وہ حکم ٹھہراکر اجماع کرتے * تو ایسی بات مین مجتہدون کے قیاس صحیح کے موافق عمل کرے * پھر وہ مجتہد بھی ایسا ہو کہ جسکا اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانون نے قبول کیا ہو * جیسے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد * اور قیاس بھی فاسد نہو * تو معلوم ہوا کہ پکا مسئلہ وہی ہی جو قرآن کی آیت سے معلوم ہو * اسواسطے کہ قرآن محفوظ ہی متواتر * اُسکے بعد وہ مسئلہ ہی جو حدیث سے ثابت ہو اِسواسطے کہ وہ کلام پیغمبر معصوم کا ہی * مگر قرآن کا مسئلہ اس سے زیادہ پکا اور مضبوط ہی * کہ حدیث مین راویون کو بھی دخل ہی اور راوی معصوم نہاین * پھر اُسکے بعد وہ مسئلہ ہی جسپر اصحابون نے اتفاق و اجماع کیا * ہرچند وہ لوگ حضرت کی صحبت مین رہے * اور ہر کا کا حکم سناکئے اور ہر فعل حضرت کا دیکھاکئے * اور قرآن و حدیث کا مطلب اور اللہ رسول کی غرض اور اُنکو ہر کام کی وجہہ دریافت ہوئی مگر پھر بھی معصوم نہ تھے * اور اجماع کے مسئلہ مین کچھ فی الجملہ اُنکی عقلکو قیاس مین دخل ہوا * اِسواسطے وہ مسئلہ اجماعی اُس صریح حکم خدا و رسول کے درجہ کو

نہ پہنچیگا * پھر ان تینون طرح کے مسئلون سے ضعیف وہ مسئلہ ہی جو مجتہدون نے اپنے قیاس سے بموجب حکم آیت فَاعْتَبِرُوْا یَااُولِي الْاَبْصَارِ کے نکالا * اِسواسطے قیاس مین عقل بشری کو بھی بہت دخل ہی * اور جب عقل کو دخل ہوا تو چوک بھول بھی ممکن ہی بلکہ اکثر ہوجاتی ہی * چنانچہ اکثر مسئلون مین خود امام اعظم رح اور امام شافعی رح وغیرہ نے رجوع کیا * کہ پہلے کچھ کہا تھا پھر بعد مدت کے اُنکو اور طرح پر تحقیق ہوا تو اُس طرح پر فرمایا * پھر اور مولوی مشائخ جو اپنی عقل کو دخل دیکر کوئی بات نکالین تو اُسکا کیا ٹھکانا * مگر ہان اگر اکثر عالم دیندار متقی پرہیز گار اُس مسئلہ کو قبول کر لین تو البتہ وہ بھی معتبر ہی * غرض کہ مسلمان کو چاہیے کہ جب تک مسئلہ قرآن حدیث سے ثابت نہو تب تک مجتہد کی پیروی تقلید کرے * اور تحقیق کی فکر مین رہے اور کوشش کرے * محض تقلید ہی پر خاطر جمع کر کے نہ بیٹھ رہے * پھر جب قرآن حدیث سے ثابت ہوجاوے تو اُسکے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہی * اور تقلید کے معنے یہہ ہین کہ بے دلیل کے دریافت کئے کسی کے حکم کو مان لینا * اور یہہ دریافت نکرنا کہ اُس نے کس سبب

سے یہہ حکم کیا * سو اکثر لوگ جو اکثر مولویون درویشون
کے بے سند کام اور کلام کو سند پکڑتے ہیں اور اُسکی
تحقیق نہین کرتے * گویا اُن مولویون درویشون کو حاکم
شرع کا جانتے ہیں * سو ایسی تقلید بدعت اور حرام ہی
* قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام مین کہ حکم کسی کا نہین
سواے اللہ کے * ف * یعنی یہہ کسیکی شان نہین اور
کسی کا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے حکم اپنا جاری
کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اُسکا حکم مانین * اِسواسطے
کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہی تو حکم بھی اُسیکا چاہئے *
اور مخلوق کو اُسی کی حکم برداری کرنی چاہئے * اس آیت
سے معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملان مخدوم مشائخ
کا حکم خلق پر جاری نہین ہوسکتا * مگر ہان جسکی حکم برداری
کا اللہ تعالی حکم دے تو اُسکا حکم ماننا چاہئے * تو وہ اُسکا حکم
اُسکی طرف سے نہ ٹھہرا بلکہ اللہ کا حکم ٹھہرا * جیسے اللہ نے
لوگون کو حکم دیا کہ پیغمبر کا حکم مانو * اور رعایا کو حکم دیا کہ اپنے
بادشاہ کا حکم مانو * اور عورت کو حکم کیا کہ اپنے خاوند کا حکم مانے *
اور اولاد کو حکم دیا کہ مان باپ کا حکم مانو * اور غلام کو حکم

کیا کہ اپنے سیان کا حکم مانے * مگر وہ حکم جو بادشاہ * اور خاوند
* اور ماں باپ * اور سیان خلاف حکم خدا کے نہ بتاوین *
اور پیغمبر معصوم ہیں وے خلاف حکم خدا کے نہ بتاوینگے *
البتہ جو حکم کہ پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاوین * اُسمین
آدمی کو اختیار ہی چاہے کرے چاہے نکرے * پھر اور کسی
امیر و مولوی مشایخ کا حکم کیا ہی جو باوجود مخالفت حکم خدا
کے اُسکو مانیے * اور جیسے خدا کے حکم کو مانا وے سبھی
اور کسی مولوی درویش کے حکم کو مانا شریک ہی
* قال الله تبارک وتعالی اتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
مِنْ دُوْنِ اللهِ وَالْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا
وَاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ * سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ براءت مین کہ ٹھہرایا ہی
اپنے عالموں اور درویشوں کو مالک اپنا ورے اللہ سے
اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ اُنکو حکم بھی ہوا ہی کہ بندگی
کرین ایک مالک کی کہ نہین کوئی مالک سوائے اُسکے
سبحان وہ نرالا ہی اُنکے شریک بنانے سے *
* ف * یعنے اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں * اور اُس سے
چھوٹے اور مالک ٹھہرائے ہیں جیسے مسیح پیغمبر اور

مولوی اور درویش کہ اُنکا بھی حکم اپنے اوپر واجب فرض جانتے ہیں جیسا اللہ کا حکم * حالانکہ اس بات کا اُن کو حکم نہیں ہوا اور اس سے اُن پر شرک ثابت ہوتا ہی * اور اللہ نرالا ہی اُسکا کوئی شریک نہیں ہو سکتا نہ چھوٹا نہ بڑا * نہ عیسی مسیح پیغمبر نہ مولوی اور درویش بلکہ یے سب اُسکے بندے ہیں خود محکوم * پھر یے کہان سے خود حاکم اور مالک ہو گئے * کہ اپنی راے سے مسئلہ بتادین اور خدا کے حکم قرآن مین اپنے حکم کو دخل دین * قال اللہ تبارک وتعالی اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَ لَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ شوری مین کہ اُنکے شریک ہیں کہ اُنہون نے راہ ڈالی ہی اُنکے واسطے دین کی جسکا حکم نہین دیا اللہ نے * اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا اُنمین * اور بیشک نا انصافون کے واسطے عذاب دردناک ہی * یعنے بہہ بڑی نا انصافی ہی کہ اللہ کی حکومت کی شان مین دخل دیجئے * سو جو لوگون نے دین کی بات مین راہ نکالی ہی اپنی طرف سے کہ اُس بات کا اللہ نے حکم نہین

دیا * سو کیا اُن لوگوں کو لوگ اللہ کا شریک سمجھتے ہیں جو اُنکی راہ پر چلتے ہیں * سو یہ لوگ بڑے ناانصاف ہیں تو اگر اللہ نے قیامت کا دن فیصلہ کے واسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابھی اُن کا فیصلہ ہوکر اُن پر عذاب دردناک ہونے لگتا * مگر قیامت کو ہوگا * اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین میں کوئی راہ نکالے پھر جو شخص اُسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہی اور قیامت کو عذاب دردناک میں گرفتار ہوگا * قال اللہ تبارك وتعالی

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نسا میں کہ ای ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے پھر اگر جھگڑ پڑے کسی چیز میں تو اُسکو رجوع کرو اللہ کی اور رسول کی طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر * یہہ خوب ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی * ف * یعنی اللہ اور رسول کے حکم بموجب عمل کرو * پھر جو مسلمان حاکم ہو آپکے

کھونے پر بھی عمل کرو * اور مسلمان حاکم قاضی مفتی بادشاہ
ہیں * پھر اگر اس حاکم کی اور تمہاری بات مین کچھ تنازع
پڑے کہ تم کچھ کہو وہ کچھ کہے * تو اُسکو اللہ رسول کی
طرف رجوع کرو پھر جو وہان سے حکم ہووے عمل مین لاؤ * تو
اس آیت سے بوجھا گیا کہ اختلافی مسائل مین قرآن و
حدیث کی طرف رجوع کیا چاہیے * جو اس سے ثابت ہووے
مانا چاہیے اور کوئی مطاع مطلق نہین * اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ وَ
ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ
وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب
العلم مین لکھا ہے کہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ
عبد اللہ بن عمرو رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ علم تین ہین آیت محکم یعنے * قرآن * یا سنت قایم یعنے
حدیث * یا فرض برابر یعنے اجماع اُمت کا * اور جو سواے
اِسکے ہووے فضول ہے * ف * یعنے قرآن حدیث اجماع اُمت
اُن تین اُصول سے دین کی بات معلوم ہوتی ہے اور مسئلہ
قرار پاتا ہے * اور جو دلیل کہ سوا ے قرآن حدیث اجماع
اُمت کے بیہودہ فضول ہے لا یعنی جیسے ہنر کی بات *

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَحْمِلُ ھٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفُوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاْوِیْلَ الْجَاھِلِیْنَ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم میں لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابراہیم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سیکھتے ہیں اِس علم کو سب پچھلے لوگون میں سے جو عادل ہیں ہٹاتے ہیں اُس سے بڑھا کر مبالغہ کرنے والون کا اور جھوٹھہ باندھنا جھوٹھون کا اور کال بتھلانا نادانون کا * ف * یعنے آیندہ کو کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن و حدیث کے مطلب میں مبالغہ کر کے اُسکے معنے بڑھا دینگے * اور کچھ لوگ قرآن و حدیث کے لفظون میں کچھ لفظ یا معنون میں کچھ معنے اپنی طرف سے لگا دینگے * اور کچھ نادان لوگ ایسے ہونگے جو قرآن و حدیث کے مشکل مقامون کے معنے درست کرینگے * اور اُن معنون کی کال بتھلاوینگے * پھر ایک لوگ عادل منصف لیاقت والے ایسے ہونگے کہ اپنے اگلے لوگون سے اِس قرآن حدیث کے علم کو سیکھکر اصل مطلب قرآن حدیث کا بیان کرینگے * اور جو مبالغہ کرنیوالون نے لگا رکھا تھا اُسکو

مٹا دینگے * اور جھوٹھی نکا جھوٹھہ باندھا ہوا دور کر ینگے * اور نادانوں کی تاویل کی ہوئی کو مٹا دینگے * تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علما دیندار کو مناسب ہی کہ دین کے مسائل مین جو غالیون نے تحریف کردی اور مبطلین نے جو جھوٹھی باتین بنالین اور جاہلون نے جو تاویلین نکالین ہین اُسکو مٹا دین * اور سوا اے قرآن حدیث کے ایسے لوگون کی بات کی پیروی نکرین * یہہ عجب حیرت کی بات ہی کہ اب صرف نحو لغت منطق بیان معنی اصول سب علم تفسیر حدیث پڑھکر تحقیقت مسئلہ کی دریافت نکرین کہ یہہ مسئلہ کس آیت سے اور کس حدیث سے نکلا ہی اور کہان سے لکھا ہی اور بنا اس مسئلہ کی کس بات پر ہے * اُسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی اپنی آنکھین بند کر کھینچ لے اور اندھے کی طرح اوروں کی آواز کے پیچھے چلے * مسائل فقہی اُنہین لوگون کے واسطے ہین جو قرآن و حدیث کا مطلب سمجھہ نہین سکتے * اور جو علم اصول اور تفسیر و حدیث و لغت و صرف و نحو جانتا ہو اُسکو یہی چاہیے کہ ہر مسئلہ کو اصول کے موافق قرآن و حدیث سے مقابل کرے * اگر موافق پاوے تو عمل کرے اور اگر مخالف پاوے تو قواعد اصول کے موافق

اُسکی ناویل صحیح مین فکر کرے * پھر اگر صریح مخالف پاوے تو اُسکو رد کرے اور ہمانے پھر سب کا قول ہو * خواہ امام کا * خواہ مشائخ کا * کیا تعجب ہی کہ اُس امام و مشائخ کو غلطی ہو گئی ہو * اِسواسطے کہ سوا ے پیغمبر کے کوئی معصوم نہین * اہل سنت کا عقیدہ یہی ہی کہ المجتھد قد یخطی یعنے مجتہد کبھی خطا بھی کیا جاتا ہی * تو واقف کار پر فرض ہی کہ اُس خطا کو مٹا کر راست کریے * اَخْرَجَ الدَّارِمِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ *

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ دارمی نے ذکر کیا کہ زیاد بن حدیر نے نقل کیا کہ مجھکو عمر رض نے کہا کہ بھلا تو جانتا ہی کیا چیز ڈھاتی ہی مسلمانی کو مین کہا نہین * فرمایا ڈھاتی ہی مسلمانی کو پھسلانا عالم کا * اور جھگڑا منافق کا قرآن سے * اور حکم کرنا گمراہ کرنے والے حاکمون کا * ف * یعنے عالم مولوی جو پھسلے اور غلطی مین پڑجاوے * تو ایک عالم اُسکے پیچھے اُس غلطی پر چلکر غلطی مین پڑجاتا ہی اور دین اسلام مین خلل آتا ہی * پھر جو شخص اُس غلطی کو باوجود واقفیت کے

نہ ستاوے وہ گویا دین اسلام کے خلل کا روادار ہی * اور
ایسے ہی جو اوسکے ظاہر مین کلمہ گو مسلمان ہیں اور باطن مین اسلام سے
کام نہین رکھتے جب قرآن کی بعضے آیتون کو سند پکڑ کے
لوگون سے بحث کرنے لگتے ہیں تو اور لوگ بھی اُنکو دیکھکر خراب
ہوتے ہیں * سو دین اسلام مین خلل آجاتا ہی * اور اسی طرح جب
حاکم امیر بادشاہ قاضی خود گمراہ ہو جاوین اور لوگون کو
حکم کرین * تو ہزارون خلقت خوف ور جاوین آکر گمراہ
ہو جاتی ہی سو دین مین خلل آجاتا ہی * تو دیندار کو چاہیے کہ ایسے
عالمون اور امیرون اور جھوٹھے مسلمانون کی بات پر دھیان
نکرین اور ماننین بلکہ رد کرین * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى
الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ
بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الامارۃ
والقضا مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سننا اور حکم ماننا واجب ہی
مرد مسلمان پر خوشی اور ناخوشی کی چیزین جب تک اُسکو حکم نہو گناہ کا
پھر جب حکم کرے گناہ مین تو نہ سننا ہی اور نہ حکم ماننا * ف * یعنے حاکم
اگر گناہ کے کام کو نہ کہے تو اُسکا حکم ماننا اور اُسکی بات سننی

مسلمان آدمی پر فرض ہی * اور اگر وہ گناہ کے کام کو کہے تو اُسمین اُسکا حکم ماننا حرام ہی * جب کہ حدیث سے یہہ تحقیق ہو گیا کہ قبر پر گچ کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات حرام ہیں * پھر اُسکے خلاف اگر کوئی حکم مفتی یا مولوی مشایخ جابر کہے یا کسی کتاب مین کسی کا قول فعل لکھا ہو تو اُسکا ماننا حرام ہی ایسے ہی اور مسئلون کا بھی حال ہی * اَخرَجَ فِي شَرحِ السُّنَّةِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاطَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الامارۃ والقضا مین لکھا ہی کہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ نواس بن سمعان نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تابعداری نہین چاہیے کسی مخلوق کی جس امر مین نافرمانی ہو خالق کی * اِسحدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کیسی تقریر بنا دے نمانیے * بلکہ تمام مخلوق دنیا کے کہے تو بھی خلاف قرآن کے نمانیے * اور جس بات مین خدا کا امر ہو چکا اُسکو کوئی منع کرے خیال مین نہ لائیے * اور جو بات قرآن کے روسے منع ہو چکی اُسکو کوئی کرنے کو کہے نمانیے * اور جو مانے وہ گویا مخلوق کو خالق سے بڑا جانتا ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهٗ يَقْرَءُ فِي سُوْرَةِ الْبَرَاۗءَةِ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ *

ترجمہ تیسیر الوصول کے کتاب التفسیر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عدی ابن حاتم نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا ﷺ پاس اور میرے گلے مین سونے کا چلیپا تھا تو فرمایا کہ ای عدی پھینک دے اپنے پاس سے بت کو * اور مین نے سنا حضرت سے کہ پڑھتے تھے سورۂ برات مین یہہ آیت کہ اتخذوا احبارہم الخ کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ٹھہرایا ہی اپنے مولویون اور درویشون کو رب اپنا اللہ سے ورے * اور فرمایا حضرت نے وہ اوسکو پوجتے نہین تھے اونکو لیکن حلال جانتے تھے وہ اوسکو جو وے حلال بتادیتے تھے * اور حرام جانتے تھے جو چیز وے حرام کہدیتے تھے * ف * یہود اور نصاری اپنی دانست مین عیسی پیغمبر علیہ السلام کو سولی دی * سو اوس سولی کی شکل نصاری بنا کر تعظیم کرتے ہین اور اوسکو چلیپا کہتے ہین * اور سونے چاندی کا بنا کر گلے مین بطور تعویذ کے ڈالتے ہین * سو وہی

چاہیے پاس سونے کا ہدی رض کے گلے میں تھا * سو حضرت نے
اُسکو بت فرمایا اور اُسکا پھینکنا ارشاد کیا * اور کلام اللہ کی
آیت پڑھکے اُسکا مطلب بیان کیا * کہ یہود نصارے اپنے
مولویون اور درویشون سے جو کام حلال سنتے
وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے * اور جو حرام سنتے وہ حرام جانتے *
اور اللہ کی کتاب توراۃ انجیل سے اُسکو تحقیق نکرتے *
سو اُنکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اُنھون نے اپنے مولویون
اور درویشونکو گویا اپنا رب مالک ٹھہرالیا کہ اُنہین کے حکم کو
مانتے ہین * خواہ وہ کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف *
سو یہہ شرک ہی * تو اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مسلمان کو چاہیے کہ یہود و نصارے کی راہ و روش نہ اختیار کرے *
اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی کو جانے اور قرآن کو مقدم
رکھے * جسکی تابعداری کا قرآن مین حکم ہو اُسکی تابعداری
کرے اور رکھا مانے * اور قرآن کے خلاف کسی مولوی
مشائخ کا کلام نمانے * اللہ سب مسلمانونکو یہی توفیق دے
اور اپنی نیک راہ پر لگادے * اور یہہ جو بات لوگون مین
رائج ہو گئی کہ اللہ رسول کے کلام کو دریافت نہین کرتے
کوئی قصے بزرگون کے دیکھتا ہی کوئی تواریخ مین مشغول

ہی * کوئی کام بزرگون کے جمع کرتا ہی * تو اسکا سبب یہہ ہوا کہ اُن لوگون نے اپنے باپ دادیکو اسی رویہ پر دیکھا * پھر ہوتے ہوتے یہہ رسم پڑ گئی اور اسکی قباحت نظر سے چھپ گئی * اِسواسطے اس مقام پر رسوم کی قباحت بیان کرنی مناسب معلوم ہوا اور ایک فصل اسبات مین بھی علحدہ لکھی جاتی ہی *

* الفصل السابع في ذكر رد الرسوم *

ترجمہ ساتوین فصل رسمون کے رد کے ذکر مین * ف * جو چیز خواص اور عوام اکثر لوگون مین رایج ہوئی اور وے لوگ اُسکو برا نہ سمجھین اگرچہ اُسکا کرنا ثواب یانکرنا خطا اب نہین * مگر اُسکے کرنے والے کو کوئی اُسمین مطعون نکرے یانکرنے والا مطعون ہو اور لوگ اُس پر تعجب کرین * پھر خواہ وہ کام شرع کے رُوسے جایز اور مباح ہو خواہ مکروہ و حرام ہو اسبات کا کچھ اُسمین لحاظ نہو * صرف زمانے کے رواج کا لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہیں * پھر ایسے کام اصل شرع کے روسے اگرچہ جایز اور مباح ہون * مگر جب اُن کامون کو شرعی کام کی طرح لوگ کرنے لگین اور کرنیوالے کی تعریف اور مدح * اور نکرنیوالے کی ہجو و مذمت

ہونے لگے * اور ایسے بعضے کاموں مین ہوتے ہوتے آخر کو یہہ نوبت پہنچی کہ مکروہ اور حرام بلکہ کفر و شرک اُنکاموں کے سبب ہونے لگین * تو ایسے کام کبھی بدعت کبھی مکروہ کبھی حرام کبھی کفر و شرک مین شمار ہو کر شرع کے روسے منع ہو جاتے ہیں * رسم کی مثال یہہ ہی کہ مثلا قربانی کرنی دسوین اور گیارہوین اور بارہوین ان تاریخون مین ذالحجہ کے شرع سے جایز ہی * پھر اکثر لوگ جانور اُسی روز اگرچہ گران قیمت اور مشکل سے بتلاش ملے * اور دوست آشناؤن فقیرون محتاجون کو اُس روز گوشت کی چندان احتیاج بھی نہین ہوتی * اور ہر چند عید کی نماز مین دیر ہو حالانکہ دور روز تک اور بھی قربانی کا وقت ہی * مگر اکثر لوگ صرف رسم و رواج کے لحاظ سے مخصوص عید کے روز قربانی کرتے ہیں * یا مثلا جس روز کوئی مر جاوے اگرچہ اُس روز غم و الم سے فرصت نہو اور محتاج بھی ہو * اور موسم برسات کا ہو اور گھروالون مین کوئی بیمار بھی ہو * اور پڑھنے پڑھانے مین خلل آتا ہو * یا ضروری موقوف ہوتا ہو * اور عبادت اطمینان سے نہوسکے * اور جماعت یا جمعہ کی نماز فوت ہو * اور کھانا برسات

مٹا دینگے * اور جھوٹھو نکا جھوٹھہ باندھا ہوا دور کرینگے * اور نادانون کی تاویلاں کی ہوئی کو مٹا دینگے * تو اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ علماء دیندار کو مناسب ہی کہ دین کے مسائل مین جو غالیون نے تحریف کردی اور مبطلین نے جو جھوٹھی باتین بنالین اور جاہلون نے جو تاویلین نکالین ہین اُسکو مٹا دین * اور سوا ے قرآن حدیث کے ایسے لوگون کی بات کی پیروی نکرین * یہہ عجب حیرت کی بات ہی کہ اب صرف نحو لغت منطق بیان معنی اصول سب علم تفسیر حدیث پڑھکر تحقیقت مسئلہ کی دریافت نکرین کہ یہہ مسئلہ کس آیت سے اور کس حدیث سے نکلا ہی اور کہان سے لکھا ہی اور بنا اس مسئلہ کی کس بات پر ہے * اُسکی مثال ایسی ہی جیسی کوئی اپنی آنکھین بند کر مینچ لے اور اندھے کی طرح اور ونکی آواز کے پیچھے چلے * مسائل فقہی اُنہین لوگون کے واسطے ہین جو قرآن وحدیث کا مطلب سمجھہ نہین سکتے * اور جو علم اصول اور تفسیر وحدیث ولغت وصرف ونحو جانتا ہو اُسکو یہی چاہئے کہ ہر مسئلہ کو اصول کے موافق قرآن وحدیث سے مقابل کرے * اگر موافق پاوے تو عمل کرے اور اگر مخالف پاوے تو تو اصول کے موافق

اُسکی تاویل صحیح بین فکر کرے * پھر اگر صریح مخالف
پاوے تو اُسکو رد کرے اور نہ سنے پھر کسیکا قول ہو *
خواہ امام کا * خواہ مشائخ کا * کیا تعجب ہی کہ اُس امام
و مشائخ کو غلطی ہو گئی ہو * اِسواسطے کہ سوا اے پیغمبر
کے کوئی معصوم نہین * اہل سنت کا عقیدہ یہی ہی کہ
المجتہد قد یخطی یعنے مجتہد کبھی خطا بھی کیا جاتا ہی *
تو واقف کار پر فرض ہی کہ اُس خطا کو مت کر درست کرے * اَخرَجَ
الدَّارِمِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ
تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ
وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ دارمی نے ذکر کیا
کہ زیاد بن حدیر نے نقل کیا کہ مجھکو عمر رض نے کہا کہ بھلا تو جانتا ہی
کیا چیز ڈھاتی ہی مسلمانی کو مین کہا نہین * فرمایا ڈھاتی ہی مسلمانی
کو پھسل جانا عالم کا * اور جھگڑا منافق کا قرآن سے * اور حکم
کرنا گمراہ کرنے والے حاکمون کا * ف * یعنے عالم مولوی جو
پھسلے اور غلطی مین پڑ جاوے * تو ایک عالم اُسکے پیچھے اُس
غلطی پر چلکر غلطی مین پڑ جاتا ہی اور دین اسلام مین خلل آتا
ہی * پھر جو شخص اُس غلطی کو باوجود واقفیت کے

نہ ہوتا وے وہ گویا دین اسلام کے خلل کار وادار ہی * اور
ایسے ہی جو لوگ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان ہین اور باطن مین اسلام سے
کام نہین رکھتے جب قرآن کی بعضے آیتون کو سند پکڑ کے
لوگون سے بحث کرنے لگتے ہین تو اور لوگ بھی اُنکو دیکھ کر خراب
ہو تے ہین * سو دین اسلام مین خلل آجاتا ہی * اور اسی طرح جب
حاکم امیر بادشاہ قاضی خود گمراہ ہو جاوین اور لوگون کو
حکم کرین * تو ہزارون خلقت خوف ور جا مین آکر گمراہ
ہوجاتی ہی سو دین مین خلل آجاتا ہی * تو دین دار کو چاہیے کہ ایسے
عالمون اور امیرون اور جھوٹھے مسلمانون کی بات پر دھیان
نکرین اور مانین بلکہ رد کرین * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی
الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ یُؤمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ
بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمعَ وَلَاطَاعَةَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الامارۃ
والقضا مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ سنا اور حکم ماننا واجب ہی
مرد مسلمان پر خوشی اور ناخوشی کی چیزمین جب تک اُسکو حکم نہو گناہ کا
پھر جب حکم کریے گناہ مین تو نہ سنا ہی اور نہ حکم ماننا * ف * یعنے حاکم
اگر گناہ کے کام کو نہ کہے تو اُسکا حکم ماننا اور اُسکی بات سننی

مسلمان آدمی پر فرض ہی * اور اگر وہ گناہ کے کام کو کہے تو اُسمین اُسکا حکم ماننا حرام ہی * بتانا حدیث سے یہہ تحقیق ہو گیا کہ قبر پر گچ کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات حرام ہین * پھر اُسکے خلاف اگر کوئی حکم مفتی یا مولوی مشائخ جابر کہے یا کسی کتاب مین کسی کا قول فعل لکھا ہو تو اُسکا ماننا حرام ہی ایسہی اور مسئلون کا بھی حال ہی * اَخرَجَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الامارت والقضا مین لکھا ہی کہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ نواس بن سمعان نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تابعداری نہین چاہئے کسی مخلوق کی جس امر مین نافرمانی ہو خالق کی * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کیسہی تقریر بناوے نمانئے * بلکہ تمام مخلوق دنیا کے کہے تو بھی خلاف قرآن کے نمانئے * اور جس بات مین خدا کا امر ہو چکا اُسکو کوئی منع کرے خیال مین نہ لائے * اور جو بات قرآن کے روسے منع ہو چکی اُسکو کوئی کرنے کو کہے نمانئے * اور جو مانے وہ گویا مخلوق کو خالق سے بڑا جانتا ہی * اَخرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَءُ فِي سُوْرَةِ الْبَرَاءَةِ اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ *

ترجمہ تیسیر الوصول کے کتاب التفسیر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عدی ابن حاتم نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا ﷺ پاس اور میرے گلے مین سونے کا چلیپا تھا تو فرمایا کہ ای عدی پھینک دے اپنے پاس سے بت کو * اور مین نے سنا حضرت سے کہ پڑھتے تھے سورۂ برات مین یہہ آیت کہ اتخذوا احبارہم الخ کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ٹھہرایا ہی اپنے مولویون اور درویشون کو رب اپنا اللہ سے ورے * اور فرمایا حضرت نے وہ لوگ پوجتے نہین تھے اونکو لیکن حلال جانتے تھے وہ لوگ جو وے حلال بنا دیتے تھے * اور حرام جانتے تھے جو چیز وے حرام کہہ دیتے تھے * ف * یہود اون نے اپنی دانست مین عیسی پیغمبر علیہ السلام کو سولی دی * سو اوس سولی کی شکل نصارے بنا کر تعظیم کرتے ہین اور اوسکو چلیپا کہتے ہین * اور سونے چاندی کا بنا کر گلے مین بطور تعویذ کے ڈالتے ہین * سو دہی

چاہیے پاس سونے کا صلیب رض کے گلے بین تھا * سو حضرت نے
اُسکو بت فرمایا اور اُسکا پھینکنا ارشاد کیا * اور کلام اللہ کی
آیت پڑھکے اُسکا مطلب بیان کیا * کہ یہود نصارے اپنے
مولویون اور درویشون سے جو کام حلال سنتے
وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے * اور جو حرام سنتے وہ حرام جانتے *
اور اللہ کی کتاب توراۃ انجیل سے اُسکو تحقیق نکرتے *
سو اُنکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اُنہون نے اپنے مولویون
اور درویشونکو گویا اپنا رب مالک ٹھہرایا کہ اُنہین کے حکم کو
مانتے ہیں * خواہ وہ کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف *
سو یہہ شرک ہی * تو اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مسلمان کو چاہیے کہ یہود و نصارے کی راہ و رویہ نہ اختیار کرے *
اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی کو جانے اور قرآن کو مقدم
رکھے * جسکی تابعداری کا قرآن مین حکم ہو اُسکی تابعداری
کرے اور کہا مانے * اور قرآن کے خلاف کسی مولوی
مشایخ کا کلام نمانے * اللہ سب مسلمانونکو یہی توفیق دے
اور اپنی نیک راہ پر لگادے * اور یہہ جو بات لوگون مین
رایج ہو گئی کہ اللہ رسول کے کلام کو دریافت نہین کرتے
کوئی قصے بزرگون کے دیکھتا ہی کوئی تواریخ مین مشغول

ہی * کوئی کام بزرگون کے جمع کرتا ہی * تو اسکا سبب یہہ ہوا کہ اُن لوگون نے اپنے باپ دادیکو اسی رویہ پر دیکھا * پھر ہوتے ہوتے یہہ رسم پڑگئی اور اسکی قباحت نظر سے چھپ گئی * اِسواسطے اِس مقام پر رسوم کی قباحت بیان کرنی مناسب معلوم ہوا اور ایک فصل اس بات مین بھی علحدہ لکھی جاتی ہی *

* الفصل السابع في ذكر رد الرسوم *

ترجمہ ساتوین فصل رسمون کے رد کے ذکر مین * ف * جو چیز خواص اور عوام اکثر لوگون مین رایج ہوئی اور وے لوگ اُسکو برا نسمجھین اگرچہ اُسکا کرنا ثواب یا نکرنا عذاب نہو * مگر اُسکے کرنے والے کو کوئی اُنمین مطعون نکرے بلکہ نکرنے والا مطعون ہو اور لوگ اُس پر تعجب کرین * پھر خواہ وہ کام شرع کے رو سے جایز اور مباح ہو خواہ مکروہ و حرام ہو اس بات کا کچھ اسمین لحاظ نہو * صرف زمانے کے رواج کا لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہین * پھر ایسے کام اصل شرع کے رو سے اگرچہ جایز اور مباح ہون * مگر جب اُن کامون کو شرعی کام کی طرح لوگ کرنے لگین اور کرنیوالے کی تعریف اور مدح * اور نکرنیوالے کی ہجو و مذمت

ہونے لگے * اور ایسے بعضے کاموں مین ہوتے ہوتے آخر کو یہہ نوبت پہنچے کہ مکروہ اور حرام بلکہ کفر و شرک اُس کام کے سبب ہونے لگین * تو ایسے کام کبھی بدعت کبھی مکروہ کبھی حرام کبھی کفر و شرک مین شمار ہو کر شرع کے رو سے منع ہو جاتے ہیں * رسم کی مثال یہہ ہی کہ مثلاً قربانی کرنی دسوین اور گیارہوین اور بارہوین ان تارنجون مین ذالحجہ کے شرع سے جایز ہی * پھر اکثر لوگ جانور اُسی روز اگرچہ گران قیمت اور مشکل سے بمالاش ملے * اور دوست آشناؤن فقیرون محتاجون کو اُس روز گوشت کی چندان احتیاج بھی نہین ہوتی * اور ہرچند عید کی نماز مین دیر ہو حالانکہ دور روز تک اور بھی قربانی کا وقت ہی * مگر اکثر لوگ صرف رسم و رواج کے لحاظ سے مخصوص عید کے روز قربانی کرتے ہیں * یا مثلاً جس روز کوئی مر جاوے اگرچہ اُس روز غم و الم سے فرصت نہو اور محتاج بھی ہو * اور موسم برسات کا ہو اور گھر والون مین کوئی بیمار بھی ہو * اور پڑھنے پڑھانے مین خلل آتا ہو * یا ضروری موقوف ہوتا ہو * اور عبادت اطمینان سے نہوسکے * اور جماعت یا جمعہ کی نماز فوت ہو * اور کھانا برسات

سے خراب ہوتا ہو * اور نوبت سودی قرض لینے یا بھیک
مانگنے کی پہنچے * مگر موت کے دن * یا تین دن تک * یا ساتوین
دن * یا چالیسوین * یا چھہ ماہی یا برسی کے روز ضرور
ہی کہ اُس مردے کے سبب کھانا پکے اور بانٹا جاوے *
حالانکہ اور روز بھی کھانا پکا کر مردے کی طرف سے خیرات
کرنا جایز اور مباح ہی * مگر لوگ صرف رسم و رواج کے
سبب اُنہین دنون مین کرتے ہین * اور نکرین تو مطعون ہوان *
یا مثلا جب عورت کا شوہر مرجاوے یا وجودیکہ اُسکو خواہش
ہو * اور بے وارثی کے سبب محتاجی ہو * اور کوئی باہر کے
کام کرنیوالا اُسکا نہو * اور اکیلی آزاد اس گھر بیٹھی رہتی ہو *
اور شرع کے روسے دوسرا نکاح جایز ہی جانتی ہو *
مگر وہ صرف رسم رواج کے سبب دوسرا خاوند نکریگی تو لوگ
اُسکو اچھا کہینگے * اور کرے تو اُسے برطعن کرین * یا مثلا
نکاح اور ختنے اور بسم اللہ وغیرہ مین باوجود فقیری و محتاجی
کے اگرچہ سودی قرض لینے یا بھیک مانگنے کی نوبت پہنچے *
مگر جہیز معمولی اور کھانا برادری کا * اور کپڑے وغیرہ
رسمین خاندانی * بلکہ اور خرافاتین ناچ باجا راگ رنگ
ضروری ہون * اگرچہ وہ لوگ ان رسمونکو فرض واجب

سنت مستحب نہ جانین * مگر صرف رسم رواج کے سبب
کرتے ہین * نہ کرین تو مطعون ہون اور کرین تو تعریف ہو *
سو ایسی باتونکی جو رسم ٹھہر گئی ہی اس فصل مین رد ہی *
تو اب معلوم کیا چاہیے کہ بعضے اگلے نیک لوگون نے بعضے مباح
کام اسوقت مین اسمین کچھ مصلحت سمجھکر کسی فائدہ
کے واسطے کرنا تجویز کئے * پھر اور لوگ بھی اس فائدہ
کے سبب ان کامونکو کرنے لگے * پھر ہوتے ہوتے خواص وعوام
مین وہ کام رایج اور جاری ہو گیا * اور عوام کے نزدیک
اس فائدہ کا لحاظ نرہا اور وہ کام باقی رہا * اور بہ سبب رواج
کے رسم پڑ گئی * اسکے کرنے والے کی تعریف اور نکرنے
والے کی مذمت ہونے لگی * پھر یہان تک نوبت پہنچی کہ اگر
کوئی شخص اس سے بہتر طریقہ اسی کام مین زیادہ فائدہ کا
نکالے تو اسکو کوئی نمانے * مثلا اگلے عقلمندون نے مردونکو ثواب
پہنچانے کے واسطے کھانا پکا کر خیرات کرنا مقرر کیا تھا * اور
بموجب مسئلہ کے صدقہ خیرات رشتہ مند محتاجونکو پہلے
دینا چاہیے * سو وہ لوگ رشتہ مند محتاجون کو وہ خیرات
کا کھانا اول دیا کرتے تھے * پھر ہوتے ہوتے اب یہ نوبت پہنچی
کہ اسکھانے مین اب خیرات اور ثواب کا لحاظ مطلق

نہ تھا * لوگ صرف رسم و رواج کے سبب کھانا پکا کر رشتہ مندون مین حصہ مقرر کر کے تقسیم کرتے ہیں * اور وہ رشتہ دار اگرچہ غنی دولتمند ہو مگر کھانیکا حصہ نہ پہنچے تو شکوہ کرے * پھر اگر کوئی خیرات صدقے کا نام لے تو بعضے غیرت والے رشتہ مند قبول نکرین اور وہ کھانا نہ لین * تو اب یہہ رسم ٹھہر گئی خیرات صدقہ نہ تھا * پھر اب اگر کوئی نقد یا کپڑا خیرات کر کے یا اور طرح سے مردیکو ثواب پہنچاوے * اور رسم کے طور پر کھانا نکرے تو اسقدر مطعون ہو کہ اگر کچھ بھی نکرے تو اُسقدر مطعون نہو * اسی طرح کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور شادی اور غمی وغیرہ سب امور مین رسمین رایج ہو گئین * کہ وہی بات اگر اور طرح پر ہو تو لوگ نہ مانین اور تعجب کرین بلکہ برا کہین * اور اگرچہ برا ہی کام ہو مگر جب رسم ہو گئی پھر کوئی نہ تعجب کرتا ہی نہ انکار کرتا ہی * مثلاً اگر کوئی کسی فرنگی یا چمار یا بھنگی کے گھر کا کھانا کھالے یا پانی پی لے تو مطعون ہو * اور ہندو کے گھر کا کھانا پانی کوئی برا نہین سمجھتا * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اِسکی رسم پڑ گئی * اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی مسلمان دوکاند و کنہیا کا جنم کرے تو مطعون

ہو * اور سامان کھانے اور ہولی دیوالی اپنے گھر کرتے ہیں
کوئی برا نہیں سمجھتا * سبب یہی ہی کہ رواج نہیں اسکی
رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی
اپنے لڑکے کو جنو پہناوے تو مطعون ہو * اور لڑکون کی
چوتیان رکھنے اور بدھیان پہناتے ہیں اور کوئی برا نہیں سمجھتا *
سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہیں اسکی رسم پڑ گئی
اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی حضرت عیسی
کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو مطعون ہو * اور
مولود شریف کی محفلین کرتے ہیں اور کوئی برا نہیں
سمجھتا سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہیں اسکی رسم
پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی خچر
یا گدھے پر چڑھے تو مطعون ہو اور چھوٹے ٹٹو پر سوار ہو
کوئی برا نہ سمجھے * سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہیں اسکی
رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی
کسی مرد کے واسطے ایک کسبی علحدہ مکان مین بلاوے
تو بھڑوا ٹھہرے اور مطعون ہو * اور یہ جو لوگ ہزارون
مردون کے واسطے طایفے کے طایفے ایک مکان مین جمع کر دیتے ہیں انکو
کوئی برا نہیں سمجھتا * سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہیں اسکی رسم

پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی عورت
کسی مرد کو زنا کرانے کے لیے نوکر رکھے تو تعجب آوے
اور وہ مطعون ہو * اور کوئی مرد اگر کسبی عورت کو زنا
کے لئے نوکر رکھے تو کوئی ویسا برا نہ سمجھے * سبب
یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی * اور
حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی عورت اپنا سر
منڈاوے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو * اور مرد
ڈاڑھی منڈاوے تو اُتنا تعجب نہ آونے اور اُسقدر
برا نہ سمجھنے * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اِسکی
رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر
عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتھیار باندھے تو انگشت نما
اور مطعون ہو * اور مرد جو مہندی مسی لگاوے سرخ
کپڑے آنگھوتھی چھلے پہنے تو کوئی برا نہ سمجھے * سبب یہی
ہی کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی * اور حقیقت
مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی سور یا کتا یا گدھا کھاوے
تو مطعون ہو * اور لوگ شراب اور سود اور رشوت
کھاتے ہین اور کوئی برا انہین سمجھتا * سبب یہی ہی کہ
اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون

ایک ہیں * یا اگر مسلمان اپنے کو پندت اور دیوتا یا مہتر
کہلاوے تو مطعون ہو * اور ٹھاکر اور بابو اور کنور کہلاتے
ہیں اور برا نہین سمجھتے * سبب یہی ہے کہ اُس کا رواج
نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک
ہیں * یا اگر کوئی آدمی کے سرگین یعنے گوہ سے گھر لیپے
تو مطعون ہو * اور جانور کے سرگین یعنے گوبر سے مکان
لیپتے بلکہ روٹی پکاتے ہیں اور برا نہین سمجھتے * سبب یہی ہے
کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت
مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی شخص بند کوٹھری مین
سوتا ہو اور کوئی اُس کوٹھری کی چھت پر بیٹھہ کر اُسکو
راگ سناوے اور اُس سے عرض معروض کرے اور
جانے کہ وہ سوتا سنتا ہے تو لوگ احمق بتاوین اور مطعون
کرین * اور مردون کی قبرون پر گاتے ہیں اور مردون سے
عرض معروض کرتے ہیں کوئی برا نہین سمجھتا * سبب
یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور
حقیقت مین دونون ایک ہیں * یا اگر کوئی کسی کو مسجد
یا بیت المقدس یا قرآن کہے تو مطعون ہو * اور کعبہ
قبلہ کہتے ہیں اور برا نہین سمجھتے * سبب یہی ہے کہ اُسکا

رواج نہین اُسکی رسم پرگئی اور حقیقت مین دونون
ایک ہین * یا اگر کوئی سلام کی جگہہ عبادت یا پرجا کہے تو
تعجب آوے اور مطعون ہو * اور آداب و کورنش
و بندگی کہتے ہین اور برا نہین سمجہتے * سبب یہی ہی
کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پرگئی اور حقیقت مین
دونون ایک ہین * یا اگر کوئی کہرتے پر یا لکری پر فاتحہ دلاوے
تو مطعون ہو * اور کہانے پر فاتحہ دلاتے ہین اور برا نہین
سمجہتے * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم
پرگئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی غیر
آدمی کسی کے گہر کے اندر چلا جاوے اور پردہ نشین
عورت سامہنے ہو تو مطعون ہو * اور دیور اور جیٹہہ اور
خاوند کے بہانجے بہتیجے جو ان گہرون مین بے پردہ چلے جاتے
ہین اور عورتین اُن کے سامہنے ہوتی ہین اور کوئی برا نہین
سمجہتا * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم
پرگئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی کسی
فرنگی کو اپنی بیتی دے تو مطعون ہو * اور رافضیون کو
بیتیان دیتے ہین اور برا نہین سمجہتے * سبب یہی ہی کہ
اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پرگئی اور حقیقت مین

دونون ایک ہین * یا اگر کوئی انگریز کی نوکری کرے تو مطعون ہو * اور ہندوٗن کی نوکری کرتے ہین اور کوئی برا نہین سمجھتا * سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا بعض ملکون مین اگر کوئی ہندوٗن کی نوکری کرے تو مطعون ہو * اور نصارے کی نوکری کرتے ہین اور برا نہین سمجھتے * سبب یہی ہی کہ وہان اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * یا اگر کوئی نجوم اور انگریزی پڑھے تو مطعون ہو * اور ریاضی ہیئت منطق پڑھتے ہین اور کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین * غرضکہ اسیطرح ہزارون رسمون مین لوگ گرفتار ہین اور بہ سبب رواج کے اُسکی برائی خیال مین نہین آتی اور اگر کوئی سمجھاوے تو اب کے لوگ بھی وہی جواب دیتے ہین جو اگلے گمراہ لوگ کہتے تھے * قال اللہ تبارک و تعالی وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَاۤءَنَا اَوَلَوْکَانَ اٰبَاۤؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئاً وَّلَا یَھْتَدُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ بقر مین

اور جب انکو کہئے چلو اسپر جو نازل کیا اللہ نے کہیں نہین *
ہم چلینگے اسی پر جسپر دیکھا اپنے باپ دادونکو * بھلا اور
اگرچہ انکے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہون اور نہ راہ کی
خبر * جب لوگونکو پیغمبر خدا صلعم سمجھاتے کہ شرک
وبدعت کی رسمین جو تم مین رائج ہین چھوڑو * اور اللہ
نے جو قرآن اتارا ہے اسپر چلو * تو وے کہتے کہ اگر ہم
اس قرآن کے موافق چلین تو باپ دادونکی راہ چھوٹتی * سو
ہم اسپر نہین چلینگے بلکہ انہین رسمون پر چلینگے جنپر اپنے باپ دادونکو
ہمنے دیکھا * اگر یہہ راہ و رسم بری ہوتی تو ہمارے باپ دادے
کیون اسپر چلتے * سو اللہ تعالی نے اسکے جواب مین فرمایا
کہ یہ عجب احمق لوگ ہین * بھلا اگر انکے باپ دادے مطلق
بے عقل اور محض بے شعور و بے وقوف ہون اور انکو نیک
راہ کی کچھ خبر بھی نہو * یعنے اگر انمین اپنی عقل بھی نہو
اور کتاب کا علم بھی نہو تو بھی یہہ لوگ کیا انہین احمق جاہل
باپ دادونکی راہ و رسم پر چلینگے * آخر بے عقلی اور بے علمی کے کامون
مین باپ دادے کی راہ نہ چلینگے * مثلا کسی کے بزرگ نے
ایکبار کپڑے کی سوداگری کی اسمین نقصان پڑا *
تو وہ راہ اسکی اولاد نہ اختیار کریگی * یا کسی کا باپ

بے دریافت کئے راہ چلا تو بہک گیا * تو اُسکا بیٹا وہ راہ نہ چلیگا * تو جس تقدیر مین دنیا کے نقصان ہونیکے سبب باپ دادیکی راہ چھوڑتے ہین * اس تقدیر مین دین کے نقصان ہونے پر تو چاہئے کہ اور بھی زیادہ اُسکو چھوڑین * عجب مسلمان ہین کہ خدا اور رسول کی راہ رسم چھوڑ کر باپ دادے کی راہ رسم کو مقدم کرتے ہین * اگرچہ باپ دادے کی رسم بے عقلی اور گمراہی کی ہو مگر کبھی نہ چھوڑین * اور اُسکے مقابل مین اللہ رسول کی راہ گو کہ دین و دنیا دونون جہان فائدہ کے معقول ہدایت کی ہو لیکن نہ اختیار کرین * اور پھر دعوی مسلمانی کا کئے جاوین اور یہان تک نوبت پہنچائے کہ اگر باپ دادے نے کچھ عقلمندی کی بات کچھ فائدہ سوچ کر کی تھی * اور اب اُسمین وہ فائدہ نہ رہا تو بھی اُس کام کو کئے جاتے ہین * مثلاً باپ کسی کا مرید ہو تو بیٹا بھی اُسی خاندان کا مرید ہوگا * اگرچہ باپ کا پیر اچھا اور نیک خدا آگاہ اور عارف باللہ تھا اُسکی اولاد ریاکار ٹھگ ہو گئی ہو مگر اُسی خاندان کا مرید ہوگا * یا مثلاً باپ دادے سے اتفاقی ایکبار کوئی کام بے ہوشی مین ہو گیا * تو اولاد اُس کام کو اپنے اُوپر واجب جانکے کریگی * چنانچہ ایک بزرگ دریا سے

پانی کے گھڑا بھر کر اپنے گھر کو لاتے تھے اتفاقاً بدعت کا زور تھا راستے مین اُن بزرگ کو ہندوگانے بجانے ملے اور بزرگ کو اُنکا حال گھڑی کا دیکھ کر شاید خدا کا خوف اور قیامت یاد آئی * تو اُنکو حال آیا اور بیخود ہوکر مستی کی حالت مین گھر تک آئے * اب اُنکی اولاد نے یہہ رسم ٹھہرالی کہ بدعت کے روز بہت سے مریدونکو ساتھ لیکر دریا سے پانی کا گھڑا سر پر رکھہ کر اپنے گھر تک ناچتے ہوئے چلے آتے ہیں * اور کوئی منع کرے تو باپ دادے کی سند لاتے ہیں * پھر بعضون مین یہانتک جہالت کو نوبت پہنچی کہ لڑکیون کو قرآن اور مسایل نہین سکھاتے کہ ہمارے بزرگون سے یون ہی چلا آیا ہی کہ عورتونکو کچھ پڑھاتے نہین * یہہ بات بعینہ ہندوؤن کی ہی کہ اُنکے یہان بھی عورتونکو مسایل پڑھانا منع ہی * اور بعضے یون کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان مین کسی پر مسجد بنانا نہین پڑتا * سبحان اللہ پھتے منہہ پر دعوی مسلمانی کا کرتے ہیں * سچے مسلمان کو چاہیے کہ کافرونکی طرح باپ دادے کی رسوم کو سند نہ پکڑے جو حکم خدا کا ہو اُس پر چلے * اور باپ دادے کی اگر نیک راہ قرآن حدیث کے موافق ہو تو اُسے بہر اللہ رسول کی راہ سمجھہ کر چلے نہ باپ دادے کی * غرض

کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسم کو اختیار کرنا اور قرآن حدیث کے مقابلہ مین سند پکڑنی کفر کی بات ہی جس پر اللہ تعالی نے اگلے کافرون کو الزام دیا*
قال اللہ تبارک و تعالی وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا* إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ* قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ* قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ* فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ زخرف مین کہ اور اسیطرح جو بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے ڈر سنانیوالا کسی گانون مین* سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہم نے پائے اپنے باپ دادے کو ایک راہ پر اور ہم انہین کے قدمون پر چلتے ہین* وہ بولا اور جو مین لاؤن تمکو اس سے زیادہ سوجھ کی راہ جس پر تمنے پائے اپنے باپ دادے کو* تو بھی کہنے لگے ہم تمہارے لائے بھیجا نہین مانتے* پھر ہمنے اُن سے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیا ہوا جھٹلانے والون کا*
* ف* یعنے اللہ کی طرف سے جتنے پیغمبر آئے سب سے یہی معاملہ ہوا کہ آسودہ لوگ کہنے لگے کہ جس راہ پر ہمنے

اپنے باپ دادے کو دیکھا اُسی راہ اور اُنہین کے قدم
قدم ہم چلینگے * پھر وہ پیغمبر جب اُن سے یون کہتے کہ
بھلا اگر تمہارے باپ دادے کی راہ سے زیادہ سوجھہ
کی راہ اور بہتر طریق ہم تمکو بتاوین تو بھی کیا تم باپدادے ہی کی
راہ پر چلے جاؤگے * تب اُنکو کچھ جواب نہ بنتا تو عاجز
ہو کر آخر کو جواب دیتے کہ علم اور کتاب تمہاری معرفت
اللہ نے بھیجا سو اُسکے ہم منکر ہیں وہ ہم نہ مانینگے اگرچہ
ہمارے باپ دادے کی راہ سے بہتر ہو * جب یہان تک
اُن کافرون کی جہالت اور شرارت پہنچی تب اللہ تعالی
نے اُن سے اس شرارت کا بدلا لیا * پھر کسی کافرونکی
قوم پر پتھر برسے * اور کسی پر آگ برسی * اور کوئی
ہوا سے ہلاک ہوئی * اور کسی کو زمین مین دھسا دیا *
اور کسی قوم کو دریامین ڈبو دیا * اور کسی کو زمین مین ہلا کر
ہلاک کیا * سو دیکھو کہ جن لوگون نے ہمارا حکم جھٹلایا
اور اپنے باپدادے کی راہ ور سم کو مقدم کیا اُسکا
انجام کیا ہوا * کہ وے اپنے باپدادے کی رسوم قایم
رکھا چاہتے تھے اللہ تعالی نے اُسکے بدلے اُنہین کو نیست
ونابود کر دیا * پھر کسی کا پتا بھی نہ لگا * اس آیت سے

معلوم ہوا کہ ہر ایک پیغمبر کی اُمت کے بڑے لوگ اسیطرح
کہتے چلے آئے ہیں اپنے باپ دادے کی رسومات کو چھوڑنا
اُنکو از بس دشوار اور ناگوار تھا * تو مسلمانوں کو
چاہیے کہ باپ دادے کی رسوم کو اُٹھا دیں اور اپنے پیغمبر
کے فرمودہ موافق خدا کے حکم پر عمل کریں * اور یہہ بھی
معلوم ہوا کہ جو لوگ آسودہ کھاتے پیتے ہوتے ہیں وہی
لوگ اکثر باپ دادے کی رسومات کو سند پکڑتے
ہیں * اور انہیں کو رسومات کا چھوڑنا بہت مشکل اور
گران ہوتا ہی * اور بیچارے خوار محتاج آدمی خدا رسولکی
بات جلدی مان لیتے ہیں * تو آسودہ مسلمانوں کو مقدم
چاہیے کہ پہلے آپ رسوم کو ترک کریں اور لوگوں کو ترغیب
دیں کہ باپ دادے کی رسوم کو چھوڑیں * پھر محتاج
لوگ خود بخود دیکھا دیکھی چھوڑ دینگے * اور یہہ بھی معلوم ہو
کہ جب آدمی رسومات میں گرفتار ہوتا ہی اور باپ
دادے کی راہ پر آڑ جاتا ہی تو کسی کا سمجھانا اُسکے
خیال میں نہیں آتا اور معقول بات بھی نہیں مانتا * تو غضب
الٰہی اسپر نازل ہوتا ہی * پھر اُسکا نام و نشان
باقی نہیں رہتا * تو مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے غضب سے

ڈرے اور باپ دادے کی رسم رسوم پر آڑ رہے اور سب کو ترک کرے * اور اللہ و رسول کی راہ کو چھوڑ کر شیطانی باتون کے پیچھے نہ لگے * قال اللہ تبارک وتعالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ * كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حج مین کہ اور بعضے شخص ہی جو جھگڑتا ہی اللہ کی بات مین بے خبر اور ساتھہ پکڑتا ہی ہر شیطان بے حکم کا جسکی قسمت مین لکھا ہی کہ جو کوئی اُسکا دوست ہو سو وہ اُسکو بہکاوے اور لیجاوے عذاب مین دوزخ کے * ف * یعنی بعضے آدمی ایسے بھی ہاین کہ اللہ کا حکم سنکر اُسمین گفتگو اور چون وچرا کرتے ہاین * اور حجتین تکرارین اُٹھاتے ہاین * حالانکہ اُنکو اپنی بات کی بھی خبر نہین کہ ہم کہان سے کہتے ہاین اور کیا کہتے ہاین * سو وہ لوگ شیطان کا ساتھہ پکڑ رہے ہین کہ شیطان کی سکھائی ہوئی رسمون اور باتون کی سند پکڑتے ہین * سو اُن کا انجام دنیا مین گمراہی ہی اور مرنے کے بعد دوزخ ہی اسواسطے کہ یہہ لوگ شیطان کی سکھائی باتہ

پڑہانے ہیں تو شیطان کے دوست ہیں * اور شیطان کی قسمت میں اللہ تعالی نے لکہہ دیا ہی کہ جو شخص اسکی دوستی اختیار کرے اُسکو بہکاوے اور گمراہ کردے اور دوزخ میں پہنچاوے * اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بعضے لوگ جو حکم الہی میں چون و چرا کرتے ہیں * اور شیطان کی سکہائی ہوئی وسوسون کو دلیل ٹھہراتے ہیں سو شیطان کے دوست ہیں اور شیطان کے بہکائے ہوئے ہیں کہ انجام اُسکا دوزخ ہی * اِن آیتون سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا اور باوجود مخالفت قرآن حدیث کے ترک نکرنا کفر کی رسم ہی * کہ اسی بات پر اللہ تعالی نے کافرونکو الزام دیا اور گمراہ فرمایا اور انجام اُنکا دوزخ بتایا * تو مسلمانونکو چاہیے کہ بالکل رسم رسوم کو اُٹھا دین اور کافرون کی سی راہ نہ اختیار کرین * اور برادری کے لوگون کے برا ماننے اور طعن کرنے کا لحاظ نکرین کہ اللہ و رسول کی طرف سے شاباشی ملیگی * اور اگر برادری چہوٹیگی تو اللہ و رسول کا ساتھہ ملیگا * ہرچند رسمین بہت سی لوگون میں رایج ہیں کہ سب کا حال بیان کرنا خصوصا اس چہوٹی سی کتاب میں بہت مشکل

اور دشوار ہی * مگر چند رسمون کی قباحت بیان کرنی ضرور
معلوم ہوا کہ وہ رسمین اکثر خواص لوگون مین بھی رایج
ہین * اور انکا چھوٹنا خصوص عوام سے ظاہرا دشوار ہی
وہ سات چیزین ہین * اول راگ باجا سننا * دوسری
اپنے نسب پر فخر کرنا * تیسری آپس مین ایک دوسرے
کی حد سے زیادہ تعظیم کرنی * چوتھی مہر بڑی مقرر کرنی
اور شادیون مین بیجا خرچ کرنا * پانچوین بیوہ عورت کو دوسرا
نکاح نکرنا * چھٹی مصیبت مین بیٹھنا چلانا اور زیادہ سوگ
مین بیٹھنا * ساتوین زینت بہت سی کرنی *

* راگ باجا سننیکا بیان *

* تو سننا چاہیے کہ راگ باجا سننا * اس زمانہ مین رایج ہو گیا
کہ شادیون مین اور عرسون مین اور محفلون مجلسون مین خواہ
نخواہ راگ باجا کرتے ہین * پھر بعضے جاہل کہتے ہین کہ اسکے
بغیر شادی مین لطف ہی نہین * اور جس شادی مین راگ
باجا نہو اور شادی موافق سنت کے ہو تو بعضے مردود کہتے ہین
کہ یہہ گویا غمی کی محفل ہی یہان چپنے لاکر اسپر کلمہ پڑھو *
تو اس سنت پر طعن کیا اور اپنے ایمان کا لحاظ نکیا کہ وہ جاتا رہا *
اور بعضے شخص اس راگ کو عبادت سمجھتے

لگا اور قبرون پر بزرگون کے گانے ناچنے لگا * اور حالانکہ قرآن
و حدیث سے راگ باجے کی برائی اور گانے ناچنے والے کی
مذمت ثابت ہی * قال تبارک اللہ و تعالیٰ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا * أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۂ لقمان مین کہ اور ایک لوگ
ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتون کے تا کہ بچلاوین اللہ کی
راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراوین اُسکو ہنسی * وے
جو ہیں اُنکو ذلت کی مار ہی * ف * کھیل کی بات یہان فرمایا
راگ کو کہ بعضے ناسمجھ آدمی اُس پر پیسا خرچتے ہیں *
اور قوالون مسرودیون بھڑوون بھانڈ بھگتیوان رنڈیون کو
روپیے دیتے ہیں * سو اس راگ کے سبب سننے والے
بھی اللہ کی راہ کے کام سے بچلجاتے ہیں کہ کسی کی نماز
جاتی رہتی ہی * اور کسیکو وقت تنگ ہوتا ہی * اور
کسی کا دل عین نماز مین اس راگ کی طرف متوجہ ہو
جاتا ہی * اور کسی کو زنا یاد آتا ہی اور کوئی اُسمین
بیخود اور بیہوش ہو جاتا ہی * اور کوئی اُچھلنے کودنے
لگتا ہی اور اپنے پر لوگون کو ہنساتا ہی * اور روپیہ پیسا جو

اللہ کی راہ مین خرچ کانتھا سفت برباد جاتا ہی * پھر ہوتے ہوتے اُسکے نزدیک شریعت کی بات ہنسی ٹھہر جاتی ہی * اور وہ گانے بجانے والے بھی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین * کہ نماز روزے دین کے امور کے مسائل نہین سیکھنے * ابتدا سے نال سُر راگنیان دریافت کرتے * اور اسکے شغل مین نماز روزے سے باز رہتے ہین * پھر اسمین جو پڑھا پاتے ہین وہ بھی برے کامون مین اُترآتے ہین اور مسائل دینی کو کھیل سمجھتے ہین * سو فرمایا کہ ایسے لوگونکو ذلت کا عذاب ہوگا * قال اللہ تبارک و تعالی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اِلَّا غُرُوْرًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ بنی اسرائیل مین کہ اور گھبرالے اُنمین جسکو توگھبرا سکے اپنی آواز سے اور پکار لا اُن پر اپنے سوار اور پیادے اور ساجھا کر اُن سے مال مین اور اولاد مین اور وعدے دے اُن کو * اور کچھ نہین وعدہ دیتا اُن کو شیطان مگر دغابازی * ف * جب شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا تب اُس نے دعا مانگی کہ مجھکو قیامت تک زندہ

رکھنے تو مین لوگون کو پہنچاؤن * اللہ تعالی نے آپکی
دعا قبول کی اور فرمایا کہ جاجو شخص تیری تابعداری
کرے آسکا اور تیرا دونون کا ٹھکانا دوزخ ہی * ایسے
جس آدمی پر تیرا اقتدار چلے اُسکو اپنی آواز سے راسے
سنا کر اور راسے باجے کا مزا اُسکے دل مین ڈال کر اور
اپنے سوار اور پیادے جیسے جن پری برے لوگ
ناچنے گانے والے رنڈیان اور بھانڈ بھگتیے قوال سرودی
کنگرئیے دفالی لگانی جور تین امرد * اور جنکے سبب سے آدمی
برائی کی طرف متوجہ ہووے اُنپر جمع کردے کہ لوگ اُنکی
طرف متوجہ ہو کر برے کام مین لگ جاوین * اور مال مین
لوگون کے ساجھا کر لے کہ تیری راہ پر بھی مال خرچین کہ
تیرے اُن سوار پیادون کو دیوین * اور کبھی شیخ سدو
اور کبھی زین خان اور کبھی سرور اور بالے میان اور
کبھی بی بی اوتاولی اور لعل پری کے نام کی نیاز ٹھہرادین *
اور کبھی ظاہر مین بعضے بزرگون کا نام ٹھہرا کر حقیقت مین
تیرے واسطے نذر بد کر مال خرچین * اور اُنکی اولاد مین
بھی اپنا ساجھا کر کہ اللہ کی بخشی ہوئی اولاد کو تیری طرف
نسبت کرین * اور تیرے کام مین لگاوین کہ کوئی بھوانی

بخش اور گنگا بخش نام رکھے اور کوئی مدار بخش و سالار بخش
ٹھہرالے * پھر آپس اولاد کو کوئی گانا بجانا سکھاوے اور
کوئی ناچنا اور نقلیں تعلیم کرے * اور کوئی شراب بنانا
بتاوے * پھر اُن لوگوں کو ترغیب کرا ور وعدے دے
کہ ایسا کروگے تو ایسا ہوگا * اور یوں کروگے تو یوں
ہوگا * راگ سنوگے تو شوق الٰہی اور سرور قلبی
ہوگا * اور اچھی صورت دیکھوگے تو قدرت خدا یاد آویگی *
اور فلانی جگہہ مال خرچوگے تو نام زیادہ ہوگا * اور فلانے
کی نیاز اور چڑہاوی نکالوگے تو مال میں برکت ہوگی * اور
اولاد کو فلانا فلانا کسب سکھلاؤ گے تو کمائی خوب ہوگی *
اور فلانے کی طرف نسبت کروگے تو اولاد کی عمر زیادہ
ہوگی * سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ سب شیطان کے
وعدے دغابازی کے ہیں ان کاموں سے یہہ باتیں جو شیطان
سوجھاتا ہے نہیں ہوتیں * جو اللہ و رسول کی راہ کے موافق
آدمی کام کرے تو البتہ ہوتی ہیں * غرض کہ راگ باجا
شیطان کی آواز ہے اور گانے ناچنے والے اور جو لوگ
راگ کی ترغیب دیتے ہیں شیطان کے سوار اور پیادے
ہیں کہ نیکی کی راہ مارتے ہیں * اور جو لوگ اسمیں اپنا

مال خرچتے ہیْن وہ مال شیطان کا حصہ تھہر جاتا ہی * اور جو اپنی اولاکو ایسے کام مین مشغول کرتے ہیْن وہ اولاد شیطان کے حصہ مین پڑ جاتی ہی * پھر باجا راگ سنیے والون کو جو یہہ خیال آتا ہی کہ اس سے شوق الٰہی زیادہ ہوتا ہی * اور بزرگون کی روح خوش ہوتی ہی اور اس سے نام آوری ہی * سو یہہ شیطان کا خیال ڈالا ہوا ہی وہ کبھی کا کر انجام اُسکا افسوس ہی * أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہی کہ بیہقی نے شعب الایمان مین ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ راگ اُگاتا ہی نفاق کو دل مین جیسے پانی اُگاتا ہی کھیتی * ف * نفاق اُسکو کہتے ہیْن کہ آدمی ظاہر مین سب ایمانی کا دعوی کرے نماز روزہ بجالاوے اور دل مین اُسکو خدا اور رسول سے کچھ کام نہو * سو فرمایا کہ جیسے کھیتی پانی دینے سے جمتی اور زیادہ ہوتی ہی ویسے ہی راگ سننے سے نفاق دل مین پیدا اور زیادہ ہوتا ہی * جو سچا مسلمان ہو اُسکو راگ سننے سے نفاق پیدا

ہوتا ہی * اور جسکے دل مین کچھ بھی نفاق ہو تو وہ نفاق زیادہ ہو * پھر شوق الٰہی پیدا ہونے کا یا زیادہ ہونے کا تو کیا امکان ہی * اور جو شخص یہہ دعوی کرے وہ جھوٹھا ہی جسکو پیغمبر نفاق فرماوے اُسمین شوق الٰہی کہانسے آوے *
اَخرَجَ اَحمَدُ وَاَبُودَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْأً قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ رَضِيَ اللهُ تعالی عنه وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا * ترجمہ مشکواۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ نافع رض نے نقل کیا کہ مین ابن عمر رض کے ساتھہ تھا ایک راہ مین سو سنا اُنھون نے ایک باجا تو ڈالین اپنی دونون اُنگلیان اپنے دونون کانون مین * اور چلے گئے اس راہ سے دوسری طرف کو جب دور نکل گئے مجھہ سے کہا ای نافع بھلا تو کچھہ سنتا ہی مین کہا نہین * تب اُٹھائین دونون اُنگلیان دونون کانون سے اور کہا کہ مین پیغمبر خدا ﷺ کے

خا تھا تو سنی انہوں نے آواز بانسلی کی تو ایسا کیا
جیسا میں نے کیا نافع سے کہا کہ میں اس وقت میں لڑکا تھا
* ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ اور
اصحاب اون کا یہی عمل تھا کہ باجا سننے سے اسقدر پرہیز کرتے
تھے کہ راہ چلنے میں بھی اگر کہیں سے باجے کی آواز کان میں
پڑ جاتی تو اپنے کان بند کر لیتے تھے * پھر معاذ اللہ باجا سننا
یار اسکی محفل اپنے گھر کرنا یا اسکی محفل
میں جانا اور اسمیں سرور آنا اور اسکو موجب
شوق الٰہی کا سمجھنا تو کیا امکان تھا * أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ
اَنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب النصاویر میں لکھا
ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ رسول
خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حرام کیا شراب اور
جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہی *
ف * کوبہ کہتے ہیں اس باجے کو جو دونوں طرف سے منڈھا
ہوتا ہی * جیسے ڈھول ڈھولک اور ڈورو میں ہرک وغیرہ *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور نشہ کی

چیزین جیسے بانسلی و زورنا اور تاری سیندی جو حرام ہی ویسے ہی ڈھولک کے قسم کا باجا بجانا اور سنا بھی حرام ہی * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَاَمَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ * ترجمہ مشکوة کے باب بیان الخمر مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیغمبر کیا مجکو سارے عالمون پر رحمت کے سبب اور ہدایت کے واسطے سارے عالمون کے * اور حکم کیا مجھکو میرے رب عزوجل نے تار اور ہنسے کے باجے اور بتون کے دفع کرنے کا اور صلیب کے دفع کرنیکا اور نادانی کے کامون کے دفع کرنے کا * ف * یعنے اللہ تعالی کی رحمت کامانہ جب سارے مخلوق کیطرف متوجہ ہوئی اور منظور ہوا کہ لوگو نکو ہدایت ہو کہ لوگ برے کامون سے باز رہین * تو اللہ تعالی نے مجھکو نبی کیا اور مجھکو حکم دیا کہ باجے تارون سے بنتے ہین جیسے ستار * اور طنبورہ * اور سرود * اور سارنگی * اور چکارا * اور بین * اور رباب وغیرہ * ان سب کو دفع کرون * اور جو باجے کہ نئے کے قسم سے ہوتے ہین جیسے

بانسلی * اور الغوزہ * اور شہنائی * اور سرنائی * اور قرنائی * اور تورئی وغیرہ ان سب کو دفع کرون * اور بانون کو دفع کرون * اور چاپہا کو دفع کرون * اور کفر کی رسمین جو لوگون مین رائج اور جاری ہین اُنکو دفع کرون * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا حضرت کو جیسا بتونکے اور چاپہا اور ایام جہالت کی رسموں کے مٹانے کا حکم تہا * ویسا ہی باجون کے دفع کرنے اور مٹانے کا حکم تہا * کہ لوگون کو باجے کی چیزین بنانے اور بیچنے اور گانے اور بجانے اور سننے سے منع کرین * اور اگر کوئی خوشی سے مانے تو توڑ ڈالین کہ ایسی چیزونکا دفع ہونا موجب رحمت الٰہی کا * اور موجود ہونا باعث غضب الٰہی کا ہی * اور فی الحقیقت جس کام کے مٹانے کو اللہ کی طرف سے رسول آوے وہ کام البتہ غضب الٰہی کا موجب ہوگا * پھر اسمین شوق الٰہی پیدا ہونا کیا امکان * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء والخوف مین لکہا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو عامر یا ابو مالک اشعری

نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرمانے تھے مقرر البتہ ہونگے میری امت مین سے کئی قوم ایسی کہ حلال کرلینگی خز اور دارائی اور شراب اور باجے * ف * حضرت کا فرمانا سچ ہوا اور ظہور مین آیا کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ اپنے کو حضرت کی امت مین کہتے ہیں * مگر ریشم مین کپڑے کی پوشش اور باجا سننا اور بجانا اطور حلال کے استعمال کرتے ہیں * پھر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہیں * پھر یہان تک نوبت پہنچی کہ نوبت * اور نقارے * اور تاشے * اور مرفے * اور دایرہ * اور دونہ * اور ڈھولک * اور مجیرے * اور جھانجھ مین * اور ستار * طنبورہ * اور سارنگی * اور طبلہ اور بین * اور رباب * اور چنگ * اور ارغنون * اور چکارا * اور منہ چنگ * اور بانسلی * اور شہنائی * اور تورے * اور قرنائی وغیرہ باجے بے دھڑک بجواتے اور بجاتے اور رگاتے اور گواتے اور سنتے ہیں * اور کوئی محفل راگ باجے سے خالی نہین ہوتی * نکاح اور ختنہ اور دعوت اور عرس کی محفل مین تو راگ باجے ناچ کو مردود واجبات سے جانتے ہیں * اور بعضے جاہل پیرزادے اور صورت کے مشایخ راگ سنا عبادت جانتے ہیں * اور راگ کی محفل مین ذوق شوق سے جاتے ہیں اور لوگون کو بلاتے ہیں * پھر

زندے درکنار یہان تک نوبت پہنچی کہ مردونکو بھی راگ سناتے ہیں * اور قرآن وحدیث سے ثابت ہو چکا کہ راگ باجا شیطانی کام ہی * سو وہ ہی شیطان کبھی اُن لوگون کے خیالات مین تصرف کرتا ہی اور ذوق شوق دلاتا ہی * یہ نادان اُسکو انوار الہی تصور کرتے ہیں اور اُس حال کو کمال جانتے ہیں * سبحان اللہ شیطانی کام مین انوار الہی کا کیا ذکر چیل کے گھوسلے مین ڈھرور * اگر انوار الہی ہی تو نماز اور تلاوت قرآن اور سماعت حدیث مین طاری ہی * شیطانی کام سے اور انوار الہی سے کیا علاقہ * اور جس نکاح اور رخصتی مین ایسے راگ باجے ناچ ہون وہان مبارکی اور سعادت کا کیا ذکر * مگر اتنا معلوم رہے کہ جہاد مین فوج کی خبر کرنے کو طبل بجانا درست * اور نکاح مین صرف اتنے واسطے کہ نکاح کا ہونا مشہور ہو جاوے دف بجا دینا مباح ہی * فرض واجب سنت مستحب وہ بھی نہین * اور جس مقام پر بہت آدمی ہون اور نکاح ہونا سب کو معلوم ہو تو وہان وہ بھی ضرور نہین * غرض کہ یہہ سب خرافات ممنوعات ہیں انسے بچنے ہی سے ایمان کامل ہوتا ہی

* دوسری قسم افتخار بالانساب کے بیان مین *

کہ لوگون مین خصوص شیخ سید مغل پٹھان پھر انہین بالتخصیص ہیبر زادون مولوی زادون مین بہت رائج اور جاری ہی * اور اسکی قباحت اور برائی کونہین سوچتے یاوجودیکہ یہہ سب کو معلوم ہی کہ سید شیخ مغل پٹھان دھنئے جولاہے ترکاری فروش قصاب موچی نیاری تمولی چوہار چمار دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک بد کافر مسلمان * غرض کہ سب آدمی حضرت آدم اور حضرت حوا ایک ماباپ کی اولاد ہین * کوئی نیک ہوا کوئی بد ہوا کسی نے پیشہ سپہگری کا کسی نے متصدی گری کا کسی نے روتی پکانے کا کسی نے کھیتی کرنے کپڑا بننے کا اور کسی نے سینے کا اور کسی نے دھونے کا کسی نے جوتا بنانے کا کسی نے لوہاری کا کسی نے معماری کا اور کسی نے گلکاری کا اختیار کیا * چنانچہ حضرت آدم کپڑا بنتے اور کھیتی کرتے تھے * اور حضرت ادریس کپڑا سیتے * اور حضرت نوح بڑھئی کا کام کرتے * اور حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کھیتی کرتے * اور حضرت ہود اور حضرت صالح تجارت کرتے * اور حضرت داؤد لوہاری کرتے زرہ بناتے * اور حضرت سلیمان پنکھے بورئے ڈلیان بناتے * اور حضرت

شیب بکریان بھیرین پالنے اُس سے اپنی گذران کرتے * حضرت ابوبکر صدیق بزازی کرتے یعنے کپڑا بیچتے * اور حضرت عمر فاروق خشت پزی کرتے تھے * اسی طرح بڑے چھوٹے سب لوگ اپنی اپنی گذران کے واسطے کچھ کچھ پیشہ کرلیتے تھے * مگر اصل مین سب ایک ہی ماباپ کی اولاد تھی * پھر جب حضرت آدم کی اولاد ملک ملک مین پھیلی تو ہر کنبہ کے لوگ اپنے بزرگ کے نام سے مشہور ہوئے * پھر اب وہی اُنکی ذات ٹھہر گئی * چنانچہ حضرت یعقوب پیغمبر کا نام اسرائیل تھا اُنکی اولاد بنی اسرائیل تھی * اُنکی اولاد بنی اسرائیل اور حضرت اسمعیل کی اولاد بنی اسمعیل کہلائی * اور ہمارے حضرت کا لقب سید تھا آپ کی اولاد سید مشہور ہوئی * اور حضرت ابوبکر کا لقب صدیق تھا اُنکی اولاد شیخ صدیقی ہوئی * اور حضرت عمر کا لقب فاروق تھا اُنکی اولاد شیخ فاروقی ٹھہری * پھر اُن مین بھی جس شخص نے کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ ٹھہرایا وہ اُسی بزرگ کی طرف منسوب ہوئے * جو عبدالقادر جیلانی رح کا مرید ہوا وہ قادری کہلایا * اور جو بہاؤالدین نقشبند رح کا مرید ہوا

وہ نقشبندی ٹھہرا * اور شہاب الدین شہروردی رح
کا مرید ہوا وہ شہروردی مشہور ہوا * پھر اسی طرح
حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور امامیہ وغیرہ فرقے ہو
ہو گئے * پھر اُن مین سے نادان لوگون نے جب معلوم کیا
کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے کہ لوگ اُنکی تعظیم و توقیر
کرتے تھے * اور اُن کو بڑا سمجھتے تھے اور اُن کے کہنے پر چلتے
تھے * اور ہماری کوئی ویسی تعظیم نہین کرتا اور نہ ہم کو
کوئی ویسا بڑا سمجھتا اور نہ کوئی ہمارے کہنے پر چلتا ہی *
اور اپنے کو بھی لوگون کا مقتدا بنانے چاہا تو لوگون کے سامھنے
اپنے بزرگون کی بزرگیان اور بڑائیان کر کے اُسپر فخر
کرنے لگے * کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے اور روسے تھے
تا کہ لوگ اُنکی بھی ویسی ہی تعظیم کرین * اور اُن کو بھی
بھی مقتدا اور پیشوا ٹھہراوین * حالانکہ اُن بزرگون
کی بزرگی اس سبب سے تھی کہ اُن مین وہ بزرگی کی بات
تھی اور اِن مین وہ بات نہین * نظم * اُنکو اُن سے کچھ نہین
نسبت ذرا * ہین یہہ ویسے جیسے بیٹا نوح کا * پھر اب
کوئی اپنے باپ دادے کی پیغمبری پر فخر کرتا ہی * اور کوئی
اپنے بزرگون کی ولایت اور کرامات پر غرور رکھتا ہی *

اور کوئی باپدادے کی حکومت پر مغرور ہی * اور کوئی اپنے اگلون کی
دولتمندی پر مغرور ہی * اور ہر ایک اسی سبب سے دوسرے
کو ذلیل جانتا ہی گوکہ وہ دوسرا اُس سے افضل ہو * مثلا سید
گوکہ خود بدکار ہو مگر اور کسی ذات والے سے اگرچہ وہ متقی
پرہیزگار ہو وہ سید اپنے کو اُس سے افضل جانیگا کہ ہم
پیغمبر کی اولاد ہین * حالانکہ * اُن کو اُن سے کچھ نہین
نسبت ذرا * نور سے جیسے دھوان پیدا ہوا * اور شیخ
اپنے کو قریش اور صدیق اکبر یا عمر فاروق یا عثمان
ذوالنورین کی اولاد خیال کر کے اَوروں سے افضل جانتے ہین *
اگرچہ خود اُن بزرگون کی راہ پر نہین پھر اُن پر فخر کرتے ہین *
اور پٹھان جانتے ہین کہ ہم بنی اسرائیل ہین ہزارون پیغمبر
اور ہزارون بادشاہ اس قوم مین گذرے * اور شجاعت
اور دلیری اکثر اسی قوم سے ہوتی آئی * اور اکثر ولی اور
اور قطب انمین ہوئے * چنانچہ خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی کا مزار شاہ جہان آباد مین موجود مشہور ہی * تو
ان باتون سے پٹھان اور سب پر فخر کرنے لگے * اگرچہ
خود بدکار و مفلس نامرد ہون مگر اگلون پر فخر کرتے ہین *
اور مغلون نے جانا کہ مدت سے بادشاہت اور حکومت

ہمارے ہی یہان چلی آئی ہی * تواس سبب سے وہ فخر کرتے
ہین اگرچہ خود بھیک مانگتے ہون * پھر اب یہان تک نوبت
پہنچی ہی کہ اور قوم کے سفلاس مسلمان کو اپنے برابر نہین بیٹھنے
دیتے * اور اگر کوئی دھنیا جولاہا سلام علیک کرے تو مرد ود
ناخوش ہوتے ہین * کہ اُسنے ہمکو اپنے برابر جانا * حالانکہ
وہ بھی بھائی ہی * ایک آدم وحوّا کی اولاد * سویہہ فخر کرنا
اور اپنی ذات پات کی بڑائی طمطراق سے بیان کرنی اور
اپنے کو بڑا جاننا * اگلے کافرون کی رسم اور قرآن وحدیث سے
ممنوع ہی * مگر ہان جو شخص کسی بزرگ کی اولاد مین ہو
جیسے سید * تو لوگون کو چاہیے کہ اُسکے بزرگون کے لحاظ
سے اُسکی تعظیم وتکریم کرین * پھر اگر وہ نیک ہو توسب اللہ
اُسکی تعظیم اور زیادہ چاہیے * اور اگر گنہگار بدکار ہو تو اُسکو
خیر خواہی سے نصیحت کرے * اور اُسکا اپنا جانے جیسے
قرآن کی صورت منسوخ * اور اگر اُس سے کفر کے کام
وکلام ہون تو اُسکے کفر مین اور اور کافرون کے کفر مین
کچھ فرق نہین * نہ دنیا مین نہ آخرت مین جب یہہ معلوم ہوچکا تو اب
سننا چاہیے * قَالَ اللهُ تبارک و تعالی یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا
خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ * اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ حجرات مین کہ ای لوگو
ہم نے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور
بنائین تمہاری ذاتین اور گوتین تا کہ آپس مین پہچان ہو * مقرر
بزرگی اللہ کے یہان اُسکی بڑی جو پرہیزگار بڑا * اللہ سب
جانتا ہی خبردار * ف * یعنے ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی
مین بڑائی اور بزرگی نہین آجاتی * ذاتین صرف پہچاننے اور تعارف
کے واسطے ہین * بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقویٰ
کی ہی * جسکو تقویٰ بہت وہ اللہ کے نزدیک بزرگ
ہی اگرچہ کم ذات ہو * اور جسکو تقوی نہین وہ اللہ کے
نزدیک بزرگ بھی نہین اگر یہ ذات کا بڑا ہو * سو جی
دھنیا جولاہا پرہیزگار سید شیخ مغل پٹھان فاسق بدکار سے
اچھا ہی * پھر بڑی ذات پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض
حماقت اور نادانی ہی * اس مقام پر بعضے لوگ شبہہ کرتے
ہین * کہ اگر ذات پات کا کچھ مرتبہ نہین تو شرع مین غیر
کفو سے نکاح کیون منع ہوا * اور بڑی ذات والے کم ذاتون
سے کیون رشتہ ناتا کرتے سو یہہ شبہہ غلط ہی * اسواسطے
کہ کفو کا اعتبار صرف اسواسطے ہی کہ مرد و عورت مین

موافقت رہے اور گھر مین فساد نپڑے * اور اگر کسی دور کے رشتہ مند یا غیر شخص نے کسی کی نابالغ لڑکی کا نکاح اُسکے باپ وغیرہ قریب کے غیب مین کسی فاسق بدکار یا خوار محتاج یار زیاں پاشے والے مرد کے ساتھہ کر دیا * پھر اُسکے باپ یا قریب کو خبر ہوئی * تو اُسکو اختیار ہی کہ اُس عورت کا نکاح فسخ کر دے * اور اگر عورت بالغہ اپنا نکاح کسی غیر کفو سے آپ کر لے تو پھر سبکو اختیار نہین کہ فسخ کرے * تو اس سے کچھ ذات کی برائی نہین ثابت ہوتی * اور کفو مین جیسا لحاظ ذات کا ہی ویسا ہی لحاظ دینداری اور مالداری کا بھی ہی * اور سوائے اسکے ذات کا لحاظ مسئلہ کے رو سے صرف عرب کے لوگون کے واسطے ہی * سوائے عرب کے اور کسی کے واسطے نہین ہی * اور اِس مقام پر مقصود یہہ ہی کہ آدمی اپنی ذات پات کی برائی اور بزرگی پر فخر نکرے کہ یہہ ذات پات محض نکمی چیز ہی * قَالَ اللّٰہُ تبارک وتعالی فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مومنون مین کہ پھر جب پھونکی جائیگی صور تو نہ

ذاتین رہینگی اُسدن اور نہ آپسمین پوچھنا * ف * یعنے
قیامت کے روز کسیکی نسب اور ذات پات کالحاظ
نکیاجائیگا اور نہ کوئی کسیکو پوچھیگا * پھر یہہ جو لوگ جانتے ہین
کہ ہم سید اور شیخ اور فلانے فلانے بزرگ کی اولاد ہین *
روز قیامت کو ہماری بڑی عزت ہوگی ہمارے بزرگون کے سبب *
اور جو ہمارے گناہ ہونگے وہ ہمارے باپ دادے بخشالینگے پھر ہم اپنے
مریدون شاگردون کو بھی دوزخ سے بچا لینگے سو یہہ
بات غلط ہی * اور وہان نسب کا لحاظ ہی نہوگا اور نسب
ذات پات کا علاقہ ہی جاتا رہیگا * تو نسب اور ذات پر
فخر کرنا محض نادانی ہی * قال اللہ تبارک و تعالی فَلَا
تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ
والنجم مین کہ سو نکہو اپنی ستھرائیان * ف * یعنے
بیعیب محض ذات خدا کی ہی ہر آدمی مین کچھ کچھ عیب
تھوڑا یا بہت لگا ہی ہی * پھر اپنی تعریفین اور بڑائیان
کرنی کہ ہم ایسے ہین اور ویسے ہین ہمارا باپ ایسا تھا
اور دادا ویسا تھا بیجا ہی * قَالَ اللہُ تبارک و تعالی لَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى * وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى * وَأَنَّ سَعْيَهُ
سَوْفَ يُرَى * ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى * ترجمہ فرمایا

امد صاحب نے یعنے صورۂ والنجم مین کہ نہ اُٹھاویگا
یا نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا بوجھہ دوسرے کا *
اور یہہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہی جو خود کیا اور یہہ اُسکی
کمائی اب اُسکو دکھائی جائیگی پھر اُسکو بدلا دیا جائیگا
بدلا اُسکا پورا * ف * یعنے کوئی کسی کے گناہون کا
بوجھہ نہ اُٹھاویگا جیسے دنیا مین بھی تقصیر وار کے بدلے
دوسرے کو سزا نہین ہوتی * ہر شخص جو کمائی کریگا
وہی اُسکو پائیگا * جیسی کرنی ویسی بھرنی * جو بونے سے گیہون
نہین جمتے * اور آدمی جیسے کام کریگا وہی اُسکے سامہنے
آوینگے اپنا کیا آگے آتا ہی * جب وہ جانے گا کہ یہہ
کام میرے کئے ہوئے ہین * تب اُسکو اُسکے موافق پورا
بے کم و کاست بدلا پائیگا * تو معلوم ہوا کہ جیسے دنیا مین
جو چوری کرے وہی سزا پاتا ہی کسی سید شیخ
کے بدلے کوئی چوہار چمار نہین مارا جاتا * اولاد کے قصور
سے ماباپ کو سزا نہین ہوتی * ماباپ کے روٹی کھانے
سے اولاد کا پیٹ نہین بھرتا * ماباپ پیر اُستاد کے
کپڑا پہنے سے اولاد کا یا مرید شاگرد کا گرمی جاڑا نہین
جاتا * ماباپ کے یا پیر اُستاد کے عالم ودرویش ہونے

سے اولاد اور مرید شاگرد عالم درویش نہین ہو جاتے * ویسی ہی عاقبت مین کسی اولاد کے گناہ ما باپ پر اور شاگرد مرید کے گناہ اُستاد پیر پر نہ ڈالے جاوین گے * اور جیسی دنیا مین کمائی کی ہوگی ویسی ہی ہر ایک آدمی اپنا اپنا کیا بھگتیگا * او دنیا مین اسبات پر بھروسا کرنا اور فخر کرنا کہ میرا دادا یا باپ یا چچا یا نانا یا اُستاد یا پیر ایسا عالم تھا اور ایسا درویش کامل * اور اُن سے فلانی فلانی کرامتین ظاہر ہوئین * محض بیجا اور نادانی ہی اپنا عمل اچھا چاہیے *

* بیت * حسن بتادے اگر مان کا دو چند * زشت روسے نازیبہ کب ہو پسند *

* اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَن بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَم يُسرِع بِهِ نَسَبُهُ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسکا عمل دیر کریگا اُسکا نسب جلدی نکریگا * ف * یعنے دنیا اور آخرت مین آدمی کا عمل کام آتا ہی ذات پات کام نہین آتی جیسے ہی ذات پات کا بڑا ہو عالی خاندان اور کام برے ہون وہ کوڑی کام کا نہین * اور کیسا ہی کم ذات ہو مگر ذوفنون ہرباب کارگذار

ہو سب کو عزیز * حضرت بلال باوجودیکہ غلام تھے مگر کام
کے سبب اللہ کے یہاں مقبول ٹھہرے * اور ابو جہل
باوجودیکہ قوم مین نجیب تھا مگر ناکارگی کے سبب برا
ٹھہرا * بلال کی کم ذاتی نے اثر نکیا اور ابوجہل کی نجابت
شرافت پیش نگئی * ابوجہل نے نیک کام مین دیر
کی تو اسکے نسب نے اسکی نجات کے واسطے جلدی
نکی * تو معلوم ہوا کہ ذات پات محض زاید چیز ہی بیکار *
کہ نہ دنیا مین اس سے کچھ کام نکلے اور نہ آخرت مین * پھر
اسپر فخر کرنا محض نادانی ہی * بلکہ بری ذات پات
کو موجب غرور و تکبر کا سمجھکر کبھی اسکا خیال ہی نکیا
چاہیے * مسلمان کو مسلمان ہونے کا کما حقہ تھوڑا فخر ہی جو
اور فخر چاہیے * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ
لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي
الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم
نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
ﷺ نے فرمایا کہ چار چیز مین میری امت مین جاہلیت کے

کاموں میں سے ہیں بڑائیاں کرنی اپنے خاندان کی خوبیونکی بیان اور باتیں مارنی لوگوں کی ذاتوں پر اور پانی مانگنا نچھتروں سے اور مردے پر آواز سے رونا * ف * یعنے کفر کی یے چار رسمیں مسلمانوں میں بھی جاری ہیں کہ لوگ اُنکو نہیں چھوڑتے * ایک یہہ کہ اپنے بزرگوں کے کاموں پر اور اپنی امیری دولتمندی و مال پر فخر کرنا * کہ ہمارے فلانے ایسے بزرگ تھے کہ اُن سے یوں ہوا اور ایسا ہوا * اور فلانے ہمارے ایسے شجاع تھے کہ اُنہوں نے یوں کیا * اور فلانے ہمارے ایسے بڑے امیر تھے دولتمند کہ فلانا فلانا کام کیا * دوسری یہہ کہ اوروں کے نسب ذات پر طعن کرنا اور حقارت اور برائی بیان کرنی کہ فلانے کا پردادا فلانے کا غلام تھا اور فلانے کی نانی فلانے کے گھر کی اصل لونڈی تھی یا باہر سے آئی تھی * تیسری ناروں سے پانی مانگنا یعنے یوں سمجھنا کہ فلانا نچھتر جب فلانی جگہہ پر آویگا تبھی پانی برسیگا * اور یوں کہنا کہ میگھا پانی دے * چوتھی مردے پر چلا کر رونا اور اُسی مردے کے بیان کرنا کہ ایسا تھا اور ویسا تھا * سو یے چاروں رسمیں اگلے کافروں کی ہیں کہ مسلمانوں میں بھی رایج ہیں کہ لوگ بہ سبب جہالت کے

اُنکو نہین چھوڑتے * تو مسلمان کو چاہیے کہ اُن باتون کو بالکل ترک کرے بڑی غیرت کی بات ہی کہ مسلمان ہو کر کفر کی رسم آدمی اختیار کرے * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا * ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ کون آدمی زیادہ بزرگ ہی فرمایا کہ سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہی جو پرہیزگار زیادہ * لوگون نے عرض کیا ہم یہہ بات آپ سے نہین پوچھتے * فرمایا تو سب آدمیون سے زیادہ بزرگ یوسف ہین اللہ کا نبی بیٹا اللہ کے نبی کا یعنے یعقوب بیٹے اللہ کے نبی کے یعنے اسحق بیٹے خلیل اللہ کے یعنے ابراہیم * عرض کیا ہم یہہ بھی نہین پوچھتے * فرمایا تو عرب کی جڑ کا حال پوچھتے ہو عرض کیا ہان * فرمایا کہ

تو جو شخص کفر کی حالت مین اچھا تھا وہ اسلام کی حالت مین بھی اچھا ہی * جب واقف ہو جاوے سمجھ کر * ف * یعنے برائی یہی ہی کہ یا آدمی متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو * خصوصا پشتینی پیغمبر جیسے حضرت یوسف کہ جو پیغمبر حضرت یعقوب اُنکے باپ پیغمبر حضرت اسحاق اُنکے باپ پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اُنکے باپ پیغمبر * یا آدمی اپنی عادات و اخلاق مین نیک ہو سائل کا عالم * غرض کہ برائی آدمی مین علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت پیغمبری کی ہی * سوا اسکے اور نسب خاندان کی بزرگی پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض نادانی ہی * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْتَخِرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرہ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عیاض بن حمار المجاشعی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے حکم کیا مجھکو کہ غریبی عاجزی کرو اسقدر کہ فخر نکرے کوئی کسی پر اور نہ برائی کرے ایک ایک پر * ف * یعنے سب آدمی ایکہی ماباپ سے پیدا ہوئے پھر مرکر آخر کو سب کو خاک مین ملنا ہی * اور اصل مین

بھی خاک سے پیدا ہوئے * پھر ایک دوسرے پر فخر
اور اپنے باپ دادے کی اپنی قوم کی بڑائی کرنی عبث ہی * بلکہ
عجز و انکسار جسقدر ہوسکے اسقدر بہتر ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ
فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي
يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَوْ فَاجِرٌ
شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی اور
ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ البتہ لوگوں کو چاہئے کہ باز آویں مرے
ہوئے باپ دادوں پر بڑائی کرتے سے کہ وے تو کویلے تھے
دوزخ کے یا ہو جاوینگے ناکارے زیادہ اللہ کے نزدیک
کیڑوں سے جو لڑھکاتا ہی گوبر اپنی ناک سے * اللہ نے
دور کی تم سے نخوت کفر کے وقت کی * اور دور کیا باپ
دادوں پر فخر کرنا * آدمی یا تو مومن متقی پرہیزگار ہوگا
یا گنہگار بدکردار ہوگا * سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی

سے پیدا * ف * یعنے اصل مین سب مٹی سے پیدا ہوئے ہین * پھر اُنکو غرور و تکبر کیون چاہیے * اور علاوہ اُسکے سبکے سب ایک باپ حضرت آدم کی اولاد ہین برابر کے بھائی * پھر ایک دوسرے پر فخر کرنا محض بیجا ہی * اور اصحاب پر فخر کرنا کہ ہمارا باپ ایسا تھا اور دادا ایسا تھا یہ بھی بیہودہ ہی * اسواسطے کہ باپ دادون مین کچھ لوگ اگلے زمانہ مین کافر بھی گذرے ہین کہ وے دوزخ کے کوئلے ہے * پھر ایسے باپ دادون پر فخر کرنا حماقت ہی * بلکہ ایسے باپ دادون کا نام لینا موجب ننگ و عار کا ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ لوگون کو چاہیے کہ اس فخر کرنے سے باز آوین اور نہین تو اللہ کے نزدیک ایسے حقیر بے قدر ہو جاوینگے * جیسے گوبر کا کیڑا کہ گوبر کو اپنی ناک سے لڑھکاتا ہی * سو لوگ جانتے ہین کہ ہم اپنی برائی کرنے سے کچھ بڑے ہوتے ہین * مگر حقیقت مین اللہ کے نزدیک نہایت بے قدر اور ذلیل ہوتے جاتے ہین * اور اپنے بزرگون پر فخر کرنا اگلے کفر کی رسم ہی کہ اللہ نے اس دین سے اُسکو دور کیا اور مسلمانون کو اس سے منع کیا * اب دوہی باتین باقی ہین کہ یا تو آدمی مومن ہوگا پرہیزگار * یا کم بخت ہوگا

گنہگار * سو مومن کے واسطے پرہیزگاری کا فخر کافی ہی * اور گنہگار کے لیے بدکاری کی کم بختی بس ہی *
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَسَبُ الْمَالُ اَلْكَرَمُ التَّقْوٰى*
ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ سمرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مال ٹھہرا اور کرم تقوی ہی *
* ف * یعنے کرم اور بزرگی جو ہی سو تقوی پرہیزگاری کی ہی * جو پرہیزگار ہو وے بزرگ ہی کسی ذات کا ہو * اور جسمین تقوی نہین وہ بزرگ اور بڑا نہین کسی ذات کا ہو * اور حسب جو ہی سو مال ہی اگر آدمی مالدار ہو پھر اُسکی کوئی ذات پات نہین پوچھتا اور محتاج مین عیب نکالتے ہین *
اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَاُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا*
ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ امام احمد

اور بیہقی نے ذکر کیا کہ عقبہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ یہہ ذاتین تمہاری اسواسطے نہین ہین کہ اورن کو برا کہو * تم سب اولاد ہو آدم کی نقصان مین ایک دوسرے کے برابر * کسی کو دوسرے پر برائی نہین مگر دینداری پرہیزگاری کفایت کرتا ہی * آدمی کو بیہودہ بدزبان بخیل ہونا * ف * یعنے کسی کا نسب برا نہین جو اُسپر طعن کیجئے اور کسی کا نسب افضل نہین جو وہ اپنے کو افضل اور برا جانے * سب حضرت آدم کی اولاد ہین اگر ایک مین کچھ نقصان ہی تو دوسرے مین بھی وہی نقصان ہی * مگر ہان جو لوگ دیندار پرہیزگار ہین وہ البتہ اچھے ہین * اور جو لوگ بدزبان بخیل ہین وہ البتہ برے ہین پھر کسی قوم مین ہون * اس مقام پر یاد رہے کہ لوگ دوبا لون پر اکثر طعن کرتے ہین * ایک کسی کی اگلی پشت مین اگر کوئی غلام تھا یا کسیکی نانی دادی اگر لونڈی باندی تھی تو اُسپر طعن کرتے ہین اور حقیر و ذلیل جانتے ہین اور اپنا فخر کرتے ہین * سو یہہ بات محض بیہودہ ہی اسواسطے کہ ایک مرتبہ حضرت یوسف پیغمبر کو لوگون نے بیچا تو وہ ایک کافر کے غلام تھے * اور پھر ایکبار اُنہین کے وقت

مین قحط پڑا سات برس تک اُس وقت مین سارے مخلوق
ایک دوسرے کے ہاتھہ بک گئے تھے * اور ایک دوسرے کا
غلام ہو گیا تھا * تو سب کے دادے پر دادے ایکبار غلام ہو چکے
ہین * اور علاوہ اسکے حضرت اسمٰعیل پیغمبر کی
مان بی بی ہاجرہ باندی تھین * سو اُنھین کی اولاد مین تمام
قریش ہین اور بی بی شہر بانو حضرت امام حسین علیہ السلام
کی زوجہ بھی ایسی ہی آئین تھین جہاد مین پکڑی ہوئی * پھر
جو کوئی کسی کے غلام لونڈی ہونے پر طعن کرے وہ
گویا اپنے بزرگون پر طعن کرتا ہی * اور دوسرے طعن کا
سبب پیشہ ہوتا ہی کہ بعض پیشے والون پر لوگ طعن
کرتے ہین اور تمکو معلوم ہو چکی کہ حضرت آدم کپڑا بنتے تھے
اور کھیتی کرتے تھے * تو اب جو کوئی کسی پر کپڑا بننے کے سبب
طعن کرتا ہی اور جولاہے کے پیشہ کو حقیر سمجھے وہ گویا
حضرت آدم کے پیشہ کو حقیر بتاتا ہی * اور جو کوئی تجارت
کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ہود اور حضرت صالح پیغمبرون
کے پیشہ کو حقیر جانتا ہی * اور جو کوئی درزی کے پیشہ کو
حقیر جانے وہ گویا حضرت ادریس کے پیشہ کو حقیر کہتا
ہی * غرض کہ اسی طرح بڑھئی اور لوہار اور خشت پزی

اور کھیتی وغیرہ اکثر پیشہ انبیا او لیا سے ہیں * اُن
پیشون کو حقیر سمجھنا گویا معاذ اللہ انبیا اولیا کے کام کو
حقیر سمجھنا ہی * اور طرفہ بات یہہ ہی کہ لوگ غلام لونڈی
ہونے کو اور اہل دستہ کو حقیر تو سمجھتے ہیں * مگر جب غلام
لونڈی بادشاہ ہوجاوے چوہار چمار عرض کہ کوئی قوم ہو اُسکے
جب روپیہ پیسا بہت ہوجاوے یا حکومت کہین کی
مل جاوے پھر نکوئی اُسکے کہنا غلام ہونے پر
طعن کرتا ہی نہ کوئی اُسکے باپ دادے کے پیشے
کو برا کہتا ہی * اور مفلس ہو تو اسمین ہزارون عیب نکالنے کو
لوگ موجود ہوجاتے ہیں * حالانکہ جتنے دنیا مین آدمی ہیں میان اور
غلام اور آقا اور نوکر اور حاکم اور محکوم اور رعایا اور زمیدار اور
چوہار اور چمار سب ایک باپ حضرت آدم اور
ایک مان حضرت حوا کی اولاد ہیں * پھر ایک دوسرے پر
ذات پات کی برائی اور شیخی کا ہیکی اور آدمی اگر آپ
بزرگون کی وضع کے خلاف ہو پھر بزرگو نکا ذکر کرے اور اُن
بزرگون پر فخر کرے تو وہ از بس بے غیرت و بیحیا ہی * چنانچہ
اس مضمون کو ایک بزرگ نے کیا خوب بیان کیا * نظم *
آپ تو فضائل و ہنر سے ہیں بری　　نام لین اجداد کا پر ہر گھڑی

فخر سے کرتا ہی کوئی یون بیان — تھے میرے دادا جو حضرت تھے فلان

کوئی کہتا پیر زادہ ہون قدیم — خواجہ زادہ ہون کوئی کہتا لئیم

قاضی زادہ کوئی کہتا آپ کو — کوئی بتاتا ہی مفتی باپ کو

مولوی صاحب بڑے مشہور عام — کوئی کہتا ہی چچا میریکا نام

کوئی کرتا شیخ صدیقی بیان — صدق کی پر نہین اُسمین عیان

کوئی فاروقی پہ ہی نازان بشر — باطل و حق مین نہین فارق مگر

کوئی ذی النورین پر مغرور ہی — خود سخا و حلم سے بے نور ہی

کوئی لیتا حیدر و زہرا کا نام — عفت و تقوی سے کچھ گر نہ کام

ہی کسی کو قاری ہونے پہ خبط — گو کہ اُسکو کچھ نہین قاری سے ربط

خود معین دین نہین ہین لیک ناز — پر معین الدین چشتی پر ہی ناز

نقشبندی پہ ہی کوئی نقشبند — بند ہی ہر نقش کا ہر خود پسند

ہی عوارف سے نہ کچھ عارف مگر — ناز کرتا سہروردی نام پر

نام سے اُنکے فقط وہ شاد ہین — صورت و سیرت سے گو آزاد ہین

باپ ایک جاہل کا ہو فاضل بھلا — فضل سے اُسکے اِسے پھر کیا ملا

زشت رو سے نازیبہ کب ہو پسند — حسن بتلا دے اگر مان کا دو چند

آتش روشن کا ہی یہ دود ننگ — گرچہ ہی آتش سے پیدا بد رنگ

* ہرچند اِسکے جزئیات بہت ہین مگر خوف اطالت طبع سامع کا مانع اطالت سے ہی * لہذا اسیقدر پر کفایت کی عنان خامہ کو

اسقدر بھی سمجھنے کے واسطے کافی ہی * اب معلوم کیا چاہئے کہ

* تیسری رسم * افراط التعظیم فیما بینھم *

یعنے آپسمین ایک دوسرےکی تعظیم زیادہ کرنی کہ یہہ رسم نہایت کثرت سے رایج ہی اور اسکی برائی خیال مین نہین آتی * حالانکہ بعضے تعظیمین ایسی ہین کہ اُنکے کرنے سے خدا کی بے ادبی ہوتی ہی یا پیغمبر پر طعن ہوتا ہی * مثلاً سجدہ خدا کے واسطے مقرر ہی * پھر اور کسی کو سجدہ کرنا خدا سے بے ادبی ہی * یا مثلاً رکوع کرنا اور ہاتھہ باندھکے چپ چاپ کھڑے نماز مین خدا کے واسطے مقرر ہی * اور سارے جہان کا مالک پیدا کرنے والا بادشاہوں کا بادشاہ وہی ہی * بندگی عبادت اُسیکو کرنی چاہیے * اور غریبوں کا پالنے والا ساری خلقت کا حق حق انصاف کرنے والا عالم غیب کا وہی ہی * پھر اور کسی کے سلام مین جُھکنا یا اور کسی کے سامھنے ہاتھہ باندھہ کر کھڑے ہونا * اور کسی کو مالک الملک شاہنشاہ کہنا یا لکھنا * اور کسی کو بندگی کہنی * غریب پرور عادل روشن ضمیر کہنا یا لکھنا * یا مثلاً اپنے کو کسی کا بندہ پرستار کہنا * یا اور کسی کو خداوند خدایگان قبلہ و کعبہ دو جہان کہنا خدا سے بے ادبی ہی * پھر اب

یہانتک نوبت پہنچی کہ لوگ کافرونکو اور فاسقونکو ایسے
الفاظ کہنے لگے اور نہایت جھک جھک سلام کرنے لگے *
یا مثلا یون سمجھنا کہ چھوٹے اگر بڑون سے السلام علیکم
کہیں تو بے ادبی ہی * تو یہہ رسول خدا ﷺ کے جناب
مین بے ادبی ہوئی * اسواسطے کہ السلام علیکم کہنا اُنکی سنت
ہی * تو اُس سنت کو معاذ اللہ بے ادبی سمجھا تو اس سے
ایمان ہی سلامت نرہا * پھر اسیطرح ہزارون باتین رایج
ہیں جیسے کسیکو لکھنا کہ بعد اداے آداب وعبودیت بندگی
یا آپکا خط کالوحی من السماء * یا حکم قضا توام آیا * یا آپ
ضمیر آگاہ ہیں * آپ پر سب کچھ روشن ہی * اور تم
مالک ہو چاہو سو کرو * مین غلام ہون فدوی خیر
خواہ ہون * یا کسی کو دیکھکر اُٹھہ کھڑے ہونا * یا کسی کے
پانون پر گر پڑنا * یا پانون چومنا * قدم چھونا * یا نظم ونثر
مین کسی کی جھوٹھی تعریفین لکھنی یہ سب باتین
بیہودہ ہیں قرآن وحدیث سے ممنوع * مسلمانکو چاہئے کہ
ان سب باتونکو ترک کرے اور سیدھا سچا رویہ اختیار کرے * اور
جو شخص جس مرتبہ کا ہو اُس مرتبہ سے زیادہ اُسکو
نہ بڑھاوے * قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورۂ برات مین کہ پھر اگر توبہ کرین
اور قایم کرین نماز اور دیتے رہین زکوٰۃ تو تمہارے بھائی ہین
حکم شرع مین * ف * اس آیت مین مسلمانون کو حکم ہی
کہ جو آدمی برے کامون سے توبہ کرے باز آوے اور نماز پر
قایم ہو اور زکواۃ دیتا ہو اُسکو اپنا بھائی جانو * یعنے اُسکے
ساتھہ ایسا معاملہ کرو جیسا بھائیون سے معاملہ کرتے ہین *
نہایت یہہ کہ اگر وہ نہایت متقی پرہیزگار برا مقبول خدا کا
ہو تو اُسکو ایسا جانے جیسے برا بھائی * اور بھائیون
سے ایسا معاملہ ہوا کرتا ہی * کہ اُنکو کوئی نہ سجدہ کرے
نہ ہاتھہ باندہ کر اُسکے سامہنے کھرا ہو نہ کوئی رکوع کرے نہ
مالک الملک شاہنشاہ قبلہ عالم وجہان پناہ و غریب پرور
کوئی کہے * اور نہ اپنے کو اُسکا بندہ اور فدوی کہے اور نہ اُسکے
واسطے بندگی چاہیے بلکہ السلام علیکم کہنا چاہیے * اور ملے تو
مصافحہ کرے اور اگر کہین سفر سے آیا ہو تو معانقہ کرے *
پھر قدم چھونا اور پانون پر گرنا اُسکے خلاف ہی * اور یہہ
بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص گناہ کرتا ہو یا تارک
نماز ہو یا زکوۃ نہ دیتا ہو تو اُسکو اپنے بھائی برابر بھی نہ جاننا چاہیے

گو کہ حقیقی بھائی ہو * پھر کافر فاسق کے واسطے تو کچھ بھی تعظیم نہ چاہیے بلکہ اُسکی تحقیر اور اہانت چاہیے * قَالَ اللّٰہُ تبارک و تعالی اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ * * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ براءت مین کہ ایمان والے مرد اور عورتین ایک دوسرے کے مددگار ہین * ف * اگر کسی مسلمان سے کسی مسلمان کو کچھ فائدہ پہنچے تو اُسکو یون سمجھے کہ اصل فائدہ پہنچانے والا اللہ ہی ہے مسلمان صرف مددگار تھا دوست * کہ بہ سبب دوستی کے اُن سے بھی مدد کی * پھر اُسکو خداوند اور گان فیاض زمان مالک اصل فیض رسان غریب پرور سمجھنا یا کہنا یا لکھنا * یا اُسکی شکر گذاری مین سر جھکا کر اُسکو سلام و مجرا کرنا تو کیا ذکر ہی * پھر خواہ وہ حاکم وقت ہو خواہ زمیندار خواہ آقا ہو خواہ میان ہو کسی کے واسطے درست نہین * پھر جب مسلمان حاکم اور مسلمان زمیندار اور مسلمان آقا اور مسلمان میان کے واسطے ایسے کام کرنا درست نہون اور اُسکا درجہ مددگار سے زیادہ بڑھانا نچاہیے * تو کافر حاکم اور کافر زمیندار اور کافر آقا اور کافر میان سے محکوم اور رعایا اور نوکر اور غلام کو تو ایسا معاملہ کرنا اور بھی نچاہیے * قَالَ

اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورۂ حجرات مین کہ مسلمان تو
سب بھائی ہی ہین * ف * تو جو شخص مسلمانی کے کامون مین
بڑا ہو وہ ایسا ہی جیسا بڑا بھائی * اور جو مسلمانی کے کامون
مین بڑا ہو وہ ایسا ہی جیسا چھوٹا بھائی * اور جو مسلمان
نہین وہ بھائی نہین * پھر خواہ بادشاہ ہو خواہ امیر ہو
خواہ حاکم ہو خواہ وزیر ہو خواہ مولوی مفتی ہو خواہ مشائخ
و پیر ہو خواہ دنیادار ہو خواہ فقیر ہو بھائی سے زیادہ مرتبہ
کسی کا بھی نہین * پھر جب مسلمان کے واسطے یہہ بات
ہی تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہئے جیسے گدھے کُتے کو جانتے
ہین یا چوہار چمار کو سمجھتے ہین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ
اَنَس قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللهِ الرَّجُلُ مِنَّا یَلْقِیْ اَخَاہُ
اَوْصَدِیْقَہٗ اَیَنْحَنِیْ لَہٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ قَالَ لَا
قَالَ اَفَیَاْخُذُہٗ وَیُصَافِحُہٗ قَالَ نَعَمْ * ترجمہ مشکواۃ کے
باب المصافحہ والمعانقہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا
کہ انس رض نے نقل کیا کہ ایک شخص نے پوچھا
کہ یارسول اللہ کوئی مسلمان جو ملاقات کرتا ہی دوسرے
مسلمان سے یا اپنے دوست سے کیا جھکے اُسکے لئے فرمایا نہ * پوچھا

کہ بھلا پھر لپٹ جاوے اُسکو اور چوم لے اُسکو فرمایا نہ * پوچھا
بھلا پھر کیا لیوے اُسکو ہاتھہ مین اور مصافحہ کرے اُس سے
فرمایا ہان * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی
سے یا اور کسی مسلمان سے اور دوست سے جو ملاقات
ہو تو سوا اے مصافحہ کے اُسکو جھککر سلام کرنا اور
لپٹ جانا اور اُسکے ہاتھہ کو یا پانون کو یا پیٹھہ کو بوسہ
دینا درست نہین * پھر کافر و منافق کے واسطے تو بدرجہ اولی
یہہ کام منع ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانُوْا
اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہی کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ نہ تھا کوئی شخص
محبوب زیادہ پیغمبر خدا ﷺ سے اصحابون کے نزدیک
اور اصحاب جب دیکھتے تھے حضرت کو تو کھڑے نہین
ہو جاتے تھے * اسواسطے کہ سمجھتے تھے ناخوشی حضرت
کی اسمین * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت
کسی کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوجانے سے ناخوش
ہوتے تھے * تو یہی بات سمجھہ کر اصحاب بھی حضرت کو آتے

ہوئے دیکھہ کر کھڑے نہین ہو جاتے تھے * پھر جو بات حضرت کو بری لگتی ہو اس بات کو اور مسلمان کیون پسند کرے اور بر خلاف عادت اصحاب کے کیون رسم جاری کرے * مگر ہان جگہہ خالی کرنے کے واسطے یا کسی بزرگ کے استقبال کے لئے اُٹھنا اور بات ہی * وصرف اُٹھہ کھڑے ہونے کو تعظیم سمجھنا اور بات ہی *
اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ وَاَبُودَاوُدَ عَن مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَن سَرَّهُ اَن يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَاماً فَليَتَبَوَّءْ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابو داود نے ذکر کیا کہ معاویہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین اوس کے روبرو سو ٹھہراوے اپنا ٹھکانا دوزخ مین * ف * یعنے جو شخص چاہے کہ اُسکے روبرو لوگ ہاتھہ باندھکر ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین نہ چلین نہ اِدھر اُدھر دیکھین بلکہ تصویر کی طرح بن جاوین * سو وہ شخص دوزخی ہی * تو معلوم ہوا کہ کسی کی محض تعظیم کے واسطے اُسکے روبرو ادب سے کھڑے رہنا درست نہین *

اور جسکو پسند ہو وہ دوزخی ہی * اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ
عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَّكِيًا عَلٰى
عَصًى فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ
يُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا * ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکہا
ہی کہ ابوداودنے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ باہر آئے
پیغمبر خدا ﷺ تکیہ لگائے ہوئے لاٹھی پر تو ہم کھڑے ہو گئے
اُنکی تعظیم کے لئے * سو فرمایا کہ نہ کھڑے ہو جایا کرو
جیسے کھڑے ہو جاتے ہیں عجمی لوگ تعظیم دیتا ہی
بعضا بعضے کو * ف * عجمی لوگ بڑے آدمیون کو دیکہکر
اُنکی تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں * چنانچہ اب بھی
ان ملکون مین یہی معمول ہی * سو حضرت نے اس کھڑے
ہو جانے سے منع فرمایا * جیسا اُسپہلی ترمذی کی حدیث
سے کسی کی محبت کے سبب تعظیم کو کھڑا ہونا منع
معلوم ہوا تھا * اس حدیث سے کسی بڑے آدمی کے
واسطے کھڑا ہونا منع معلوم ہوا * اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ
مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ
عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ
هُوَ اللهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا

قَوْلَكُمْ اَوْبَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ * ترجمہ
مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ ابو داود نے ذکر
کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ مین آیا بنی عامر کے ایلچیون کے
ساتھہ پیغمبر خدا ﷺ کے پاس پھر ہم نے کہا کہ تم ہمارے
سردار ہو تو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہی ہی * پھر ہم نے
کہا کہ تم ہمارے بڑے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو *
تو فرمایا کہ خیر اسی طرح کا کلام کہو یا اس سے بھی تھوڑا
کلام کرو * اور تمکو کہین بے ادب نکردے شیطان * ف *
یعنے کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبہال کر بولا کرو *
اور جو بشر کی سی تعریف اور سچ ہو تو اُسکا مضایقہ
نہین * مگر اسمین بھی اختصار ہی کرو * تو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ بزرگون کی یا بڑے آدمیون کی
تعریف مین کہا کرتے ہین کہ تم مالک ہمارے ہو زمانے کے
سردار ہو جہان پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو معبود ہو غریب
پرور ہو قاضی القضات ہو * تو ایسے لفظین کسی کے واسطے
کہنا درست نہین * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰي ابْنَ
مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ * ترجمہ

مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا
کہ مجھکو حد سے زیادہ مت بڑھاؤ جیسا کہ عیسی بن مریم کو
نصارے نے بڑھایا * سو مین تو اُسکا بندہ ہون سو یہی کہو
کہ اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول * ف * یعنے جو خوبیان اور کمالات
اللہ نے مجھکو بخشے ہین سو بیان کرو * سو رسول کہنے مین
سب آگئے اسواسطے کہ بشر کے حق مین پیغمبری سے
بڑا کوئی مرتبہ نہین * اور سارے مرتبے اُس سے نیچے ہین *
آدمی رسول ہو کربھی آدمی ہی رہتا ہی اور بندہ ہونا بھی
اُسکو فخر ہی کچھ اُسمین خدائی کی شان نہین آجاتی ہی *
اور خدا کی ذات مین نہین مل جاتا * سو ایسی باتین کسی
بندے کے حق مین نہ کہا چاہیے کہ نصارے ایسی باتین حضرت
عیسی کے حق مین کہکر کافر ہو گئے اور اللہ کے درگاہ سے
راندے گئے * سو اسائے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ
تم نصارے کی چال بچاو اور اپنے پیغمبر کی تعریف مین
حد سے مت بڑہو کہ نصارے کی طرح کہین مردود ہو جاؤ *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ پیر و ان بزرگون
بڑے آدمیون کی تعریف مین نظم و نثر مین یا گفتگو مین

زیادہ زیادہ تعریفیں کرتے ہیں * سو یہ سبب نصاریٰ کے رویہ پر پہنچانے آدب کے طریقے سے باہر * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مقداد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو بہت تعریفیں کرنے والونکو تو بھر دو اُنکے منہوں میں خاک * ف * یعنے یہہ جو لوگ بزرگوں اور امیروں کی تعریفوں میں خوشامد سے مبالغہ کرتے ہیں * تو خود بھی دیدہ و دانستہ جھوٹھ بولتے ہیں * اور جسکی تعریف کرتے ہیں وہ بھی مغرور ہو جاتا ہی * پھر ایسے شخص کو کچھ دینا تو کیا چاہئے بلکہ ایسے شخص کے منہہ میں خاک بھر دے تا کہ پھر ایسی حرکت نکرے * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيْكَ ثَلٰثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيْبُهُ إِنْ كَانَ يَرٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللهِ أَحَدًا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو

بکرہ نے نقل کیا کہ تعریف کی ایک شخص نے دوسرے شخص کی پیغمبر خدا ﷺ کے سامہنے * تو تین دفعہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی تیری تو نے گردن ماری اپنے بھائی کی * جسکو تمہین سے کسی کی تعریف کرنی ہو خواہ مخواہ تو چاہئے کہا کرتا ہی کہہ کہ مین محبت رکھتا ہون فلانے سے اور اللہ اُسکا حال خوب جانتا ہی اگر خیال کرے کہ وہ شخص ایسا ہی اور تعریف نکرے اللہ کے روبرو کسی کی * ف * یعنے حقیقت ہر ایک کی اللہ ہی کو خوب معلوم ہی کہ یہہ شخص برا ہی یا اچھا ہی * یا جیسا اُسکا ظاہر ہی ویسا ہی باطن بھی ہی یا ظاہر اور ہی اور باطن اور ہی * یا انجام اُسکا نیک ہی یا بد ہی پھر آدمی تو ظاہر ہی کا حال دیکھتا ہی * سو اُسکے بموجب اُسکی تعریف کرتا ہی * پھر اگر کسی کی تعریف کی کہ فلانا شخص بہت خوب برا عابد زاہد جواد سخی ہی * اور حقیقت مین وہ شخص اللہ کے نزدیک ایسا نہ تھا * تو اس تعریف کرنے والے نے گویا اللہ کے علم کے برخلاف حکم کیا کہ جسکو اللہ تعالی برا جانتا تھا اُسنے اُسکو اچھا ٹھہرایا * سو حضرت نے فرمایا کہ جسکو آدمی اپنی دانست مین نیک جانتا ہو اور اُسکی تعریف کرنی منظور

ہوتو اُسقدر کہے کہ مین فلانے شخص کو دوست رکھتا ہون
اعمال حقیقت اُسکی اللہ ہی جانے * پھر جو شخص بغیر
جانے کسی کی تعریف کرے یا تعریف مین مبالغہ کرے تو
گویا اُسنے اُسکی گردن ماری کہ اُسکو مغرور کر دیا اور
دنیا و عاقبت دونون سے کھویا * پھر یہہ جو خوشامدی لوگ
بزرگون کے باہر سے آدمیون کے پاس بیٹھکر اُنکی جھوٹھی
جھوٹھی تعریفین کرتے ہین تو یہ اُسکے دشمن ہین دوست
نہین * کہ جھوٹھہ بولکر اپنی دنیا اور عاقبت خراب کرتے ہین
اور اُسکو مغرور کر دیتے ہین کہ وہ احمق بھی اپنے کو ویسا ہی
جانتا ہی * اَخرَجَ البَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ عَن اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اِذَا مُدِحَ الفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ
تَعَالٰی وَاهتَزَّلَهٗ العَرشُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان
مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب تعریف کی جاتی ہی کسی بدکار کی
غضب پر ہو جاتا ہی خدا تعالی اور کانپ جاتا ہی اُسکے سبب
عرش * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ
داڑہی منڈی بے نمازی نارک زکوۃ و حج و روزہ شرابی زنا
کار یار اسکے باجے کو عبادت سمجھنے والے اور قبرون کے

پوجتے والدین کی تعریفین کرتے ہیئن * پھر کوئی قصیدے کہتا ہی * کوئی رباعیان بناتا ہی * کوئی نثر ہی لکھتا ہی * کوئی ویسے ہی سامھنے خوشامد کرتا ہی * سو یہہ سب خدا کے غضب مین گرفتار ہیئن کہ اونکی ایسی تعریف کرنے سے خدا کا عرش کانپ جاتا ہی اور زلزلہ مین آجاتا ہی * پھر جو کوئی کسی کافر کی تعریف و مدح کرے اُسکا تو کیا ذکر ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَي اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰي مَلِكَ الْاَمْلَاكِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بہت غصے اُس آدمی پر ہوگا اللہ تعالی قیامت کے دن اور نہایت خبیث ہی وہ آدمی جو کہلاتا تھا بادشاہ ہونکا بادشاہ *ف* یعنے جو شخص مالک الاملاک شاہنشاہ جہان پناہ شاہجہان کہلاتا تھا وہ بڑا خبیث ہی * اور خدا کا غضب اُسکے اوپر قیامت کو نہایت ہوگا * پھر جو شخص اُسکو یہہ الفاظ کہے وہ بھی بڑا خبیث اور مغضوب الٰہی ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ

لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَائِيْ فَاِنَّ مَوْلٰكُمُ اللّٰهُ * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ
ابو ہریرہ رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ نہ کہے
غلام اپنے میان کو رب اپنا مگر کہے سردار اپنا اور ایک
روایت مین یون ہی کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو مالک اپنا اسواسطے
کہ مالک تمہارا اللہ ہی ہی * فؔ * یعنے غلام اپنے میان کو اپنا رب
یا اپنا مالک نکہے اسواسطے کہ میان اور غلام سب کا مالک اللہ ہی ہی اور
باقی سب اُسکے بندے ہین * پھر جب یہ حکم اعلی غلام
اور میان کے واسطے ٹھہرا تو جھوٹھے سو ٹھے کے لوگونکو
بندہ پرور و بندہ نواز اور اپنا مالک کہنا نہایت بیجا اور محض
بیہودہ ہی * اَخْرَجَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شَاءَ مُحَمَّدٌ وَ قُوْلُوْا
مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا
ہی کہ شرح السنہ نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو کہ جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا
کرو جو چاہے اللہ فقط * فؔ * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کسی سے یون کہنا کہ آپ جیسا چاہین ویسے ہی ہوگا یا یون
کہنا یا خدا کے کرنے سے ہوگا یا تمہارے کرنے سے ہوگا شرک کا

کلام ہی * اَخرَجَ اَبُودَاوُدَ عَن حُذَیفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا تَقُولُوا لِلمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہُ اِن یَّکُ سَیِّدًا فَقَد اَسخَطتُم رَبَّکُم * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ نکہو منافق کو سردار کہ اگر اُسکو سردار ٹھہرایا تو البتہ بہت ناخوش کیا تم نے اپنے رب کو * ف * یعنے جو شخص نام کا مسلمان ہو اُسکو کوئی سید سردار کہے تو اللہ ناخوش ہوتا ہی * پھر یہہ جو لوگ کافرون کو اور نام کے جہوتہے فاسق مسلمانونکو عرضیان لکھا کرتے ہیئن * پھر اُسمین اُسکو غریب پرور اور حاکم عادل و منصف زمان اور فلک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے اور کہا کرتے ہیئن * سو ایسے الفاظ اُسکے واسطے موجب ناراضمندی اللہ کی ہیئن * اللہ تعالی سب مسلمانون کو توفیق ادب کی دیوے * آمین *

چوتھی رسم مغالاۃ فی المہور والاسراف

فی کل ما یتعلق بالاعراس ہی * یعنے مہر زیادہ مقرر کرنا اور بیجا خرچ کرنا شادی مین سو یہہ رسم سب لوگون مین رایج ہی * ہر چند نکاح سے متعلق رسمین بہت ہیئن اور ہر ملک مین

ہر ہر فرقے کی جدی جدی رسمین ہیں * مگر کئی رسمین
ایسی ہین کہ وہ اکثر ملکون مین بہت لوگون مین رایج ہین
اور اُن کا چھوڑنا لوگون پر دشوار ہی * اول یہہ ہی کہ
شادی سے پہلے برادری کا کھانا کر لیے ہین * دوسری یہہ کہ
اگرچہ برات اُسی شہر بلکہ اُسی محلہ کی ہو مگر لڑکی کیطرف
والے کھانا برادری کا اور جو لوگ نکاح مین جمع ہون اُنکے
واسطے ضرور کرین * تیسری اُس شخص کی پوشاک
نارنجی یا سرخ بازری ناش یا دلے کی ہو * چوتھی ناچ راگ
معہ باجے کے ہو * پانچوین نقارے روشن چوکی ناشے
ڈھول ہون * چھٹی آتش بازی ہلتی انار تیتیان وغیرہ *
ساتوین آرایش پھول کھلونے ٹٹیان گھوڑے وغیرہ * آٹھوین
روشنی بہت سی پنشاخے اور مشعلین اور تھوڑے * نوین
لڑکی کی طرف سے جوڑے بہت سے شوہر کیطرف والے
رشتہ مندونکے واسطے * دسوین شادی کی شب مین اُس
مرد کا لڑکی کے گھر مین جانا پھر وہان جلوہ اور آرسی مصحف
اور ٹوٹنے وغیرہ اُسوقت ہون * گیارہوین مہر کا زیادہ مقرر ہونا *
بارہوین شادی کے چوتھے روز شوہر کا اُس عورت کے گھر
جانا اور چوتھی کھیلنا * تیرہوین بعضون کے یہان

کنگنا ہاتھہ مین مرد کے یا مرد و عورت دونون کے باندھنا دستور ہی * جو دہوین سہرا باندھنا * پھر اُن رسمون مین سے بعضے کفر کی رسمین ہیں کہ لوگون نے ہندؤن سے سیکھے ہیں * مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا بجاے مور کے * اور بعضے رسمین بنفسہ حرام ہیں کہ جو اُسکو اچھا جانے اور اُس سے خوش ہووے کافر ہی مسلمان نہین * جیسے ناچ * اور بعضے حرام و مکروہ تحریمی ہیں * جیسے مرد کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ کی * اور نقارے اور ڈھول اور تماشے اور آتش بازی * اور مرد کا بیگانی عورتون کے گھر جانا کہ وہ اُن عورتونکو دیکھتا ہی اور وے عورتین اُسکو دیکھتی ہیں * پھر اُن عورتون کے ساتھہ کھیلنا اور بھی زیادہ حرام ہی * اور بعضے کام خلاف سنت ہیں بدعت جیسے برادری کا شادی سے پہلے کھانا کرنا اور آرایش وغیرہ اور چوتھی اور زیادہ مہر کا مقرر کرنا * پھر اُن سب رسمون کو لوگ لوازمات نکاح سے سمجھتے ہیں کہ بغیر اُن رسوم کے نکاح بے حقیقت اُن کی دانست مین ہوتا ہی * حالانکہ نکاح مین صرف دو گواہونکے سامھنے ایجاب و قبول اور تقرر کچھ مہر کا چاہئے * سو اُسکے سوا اے ان لوگون نے یہہ رسوم بھی نکاح مین

داخل کی * تو اِس راہ سے یہہ سب رسمین نہایت قبیح بدعت ہین کہ اِنکو اُن نے سنت مین بدعت کو ملا کر ایک ٹھہرا دیا * اور علاوہ اِسکے اُن رسمون مین مال خرچ ہوتا ہی محض بیجا کہ اُس سے دین کا فائدہ تو کیا ہوتا ہی دنیا کا بھی کچھ فایدہ نہین * اور مال بیجا خرچ کرنا حرام ہی * سو بدعتون کا حال اور رسمون کی برائیون کا حال پہلے معلوم ہو چکا * اب اِس مقام پر بیجا خرچ کرنے اور مہر کے زیادہ مقرر کرنے اور برادری کے کھانا دینے کا حال سنا چاہیے * قال اللّٰہ تبارک وتعالی وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا * اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطَانُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ بنی اسرائیل مین کہ اور بیجا مت خرچ کر بکھیر کر مقرر بیجا اُڑانے والے بھائی ہین شیطانون کے اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہی * ف * یعنے مال اللہ کی نعمت ہی کہ اُسکے سبب عبادت خاطر جمع سے ہوتی ہی اور مسلمانون کو فائدہ پہنچتا ہی دین کو مضبوطی ہوتی ہی * سو اللہ تعالی آدمیون کو مال اِسواسطے دیتا ہی کہ اللہ کی مرضی کی جگہہ خرچ ہو اور یہی مال کا شکر ہی * اور

شیطان چاہتا ہی کہ مال را ایگان بیکار خرچ ہو تا کہ آدمی سے اللہ ناراض ہو * اور مال بیجا خرچنا ناشکری ہی * تو شیطان خود ناشکرا ہی وہ بھی چاہتا ہی کہ آدمی بھی ناشکرا ہو جاوے * سو جو لوگ مال بیجا خرچتے ہیں نام و نشان کے واسطے یے سب شیطان کے بھائی ہیں کہ شیطان کے کہنے موافق مال خرچتے ہیں * سو فرمایا کہ مال کو بیجا خرچ کرکے خراب نکرو اور شیطان کے بھائی مت بنو * تو اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ شادی سے پہلے کھانا کرتے ہیں اور نوشہ کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ مین اور ناچ راگ مین نقارے تاشون مین آتش بازی آرایش پھول کھتولون مین روشنی مین اور لڑکے والے برادری کے جوڑون مین پیسا خرچتے ہیں سو یے سب شیطان کے بھائی ہیں خدا کے ناشکرے * پھر بعضون کو یہان تک نوبت پہنچتی ہی کہ سودی قرض لیکر ان خرافاتون مین خرچتے ہیں پھر اسکا ادا کرنا مشکل پرتا ہی * اور سود لینا اور دینا دونون حرام ہیں برابر یہہ اور ایک حرام ہوتا ہی یک نشد دو شد * اور بعضون کو یہہ نوبت پہنچتی ہی کہ بیاہ برات کے واسطے

لوگون سے بھیک مانگتے ہیں اور سوال کرنا بے ضرورت شرعی حرام ہی * چنانچہ مسئلہ ہی کہ اگر آدمی بھوکھا ہو مرنیکے قریب اور وہان پر مرا ہو امردار جانور جیسے گدھا یا کتا پڑا ہو تو بعضے علما نے لکھا ہی کہ اُس مردار کو کھالے اور کسی سے سوال نکرے * پھر ان خرافاتو کے واسطے سوال کرنا تو کیونکر جایز ہو * اور علاوہ اسکے ان خرافات سے وہ عزت حاصل نہین جو اُس سوال سے ذلت ہی * اور بعضون کے نزدیک ایسے مانگنے والے کو دینا بھی حرام ہی * تو دینے والا اور مانگنے والا بھی گناہ مین پڑا * بلکہ مانگنے والے کو ایک یہہ گناہ کہ سوال کیا دوسرا یہہ گناہ کہ اُس دینے والے کو گناہ مین پھنسایا کہ اُس نے اُسکو دیا * اگر یہہ نہ مانگتا تو وہ اس دینے کے گناہ مین کیون پڑتا * تیسرا یہہ کہ اُس پیسے کو بیجا خرچ کیا * تو اُسکے حق مین تین حرام جمع ہوئے * صرف شیطان کے بھائیونکی خوشی کے واسطے اللہ کی ناخوشی اختیار کی * پھر بعضے جاہل جو ایسے مقام پر خیال کرتے ہیں کہ ایسے خرچون مین بھی اور لوگون کو فائدہ ہوتا ہی * تو یہہ بھی ایک فیض ہی اُسکا بھی کچھ ثواب ہوگا * سو یہہ بات غلط ہی اس برادری کو ایک کھانا

دینے مین کسی کو ثواب کی نیت نہین ہوتی ہی * اور گناہ کے کام مین اگرچہ آدمی نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین بلکہ اور عذاب ہو بلکہ جب گناہ کے کام کو ثواب کا کام سمجھتا تو کفر ہی * قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ انعام مین کہ اور بیجا نہ اڑاؤ اُسکو خوش نہین آتے اڑانے والے * ف * مال بیجا خرچنا حرام ہی اور جو شخص بیجا خرچے وہ اللہ کو برا معلوم ہوتا ہی * پھر اُس کام کو قبول کرنا یا اسمین ثواب ماننا یا اُسکام مین برکت ہونی تو کیا امکان ہی * تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شادی مین کہ خرچ بیجا ہو بھانڈ بھکیون رنڈیون بھڑوؤن کو یا تاشہ نوازنقارچیون کو دیا جاوے * اور سہرے زری کے جوڑے مین آتش بازی آرایش مین خرچ ہو وہ کام اور وہ لوگ اللہ کو پسند نہین آتے * اور اللہ کے مخالفون مین شمار ہو جاتے ہین * پھر اُسکام مین مبارکی نہین ہوتی بلکہ نحوست آجاتی ہی * پھر اُس نکاح سے جو اولاد پیدا ہوتی ہی وہ بھی اکثر بد ہی ہوتی ہی * اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ

مَئُونَةً * ترجمہ مشکوۃ کے باب النکاح مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مقرر بڑی برکت والا وہ نکاح ہی جو سہل ہو تکلیف مین * یعنے جس نکاح مین اسباب جمع کرنے کی تکلیف نہو اور عورت تھوڑی مہر پر راضی ہو جاوے اُس نکاح مین بہت برکت ہوتی ہی * تو جسقدر تکلیف اسباب کی زیادہ اسقدر برکت کم * اور جو بالکل تکلیف ہی تکلیف ہو توبرکت بھی نہین بلکہ نحوست ہی * اور ایک اور کم بختی ہی کہ لوگ مہر ادا نہین کرتے تو اس سبب سے مہر کی زیادتی اور کمی کا لحاظ بھی نہین رکھتے * حالانکہ اگر مہر ادا کرے تو بہتر ہی اور اگر ادا نہو تو جیسے اور قرض ہین ویسے یہ بھی قرض ہی کچھ فرق نہین * بلکہ عورت کے رشتہ دار والے اسی لحاظ سے مہر زیادہ مقرر کرتے ہین کہ زندگی مین تو یہ ادا نکریگا مرنے کے بعد اسکے ترکہ سے لینگے * اور وہ اپنی زندگی مین ادا نہین کر سکتا ہی پھر مرنے کے بعد ترکہ سب اُسکے مہر مین جاتا ہی اور رشتہ مند محروم رہتے ہین * تو میراث و فرایض کا باب بالکل مسدود ہو جاتا ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَايِشَةَ رض كَمْ

كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ
ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا
قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ * ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب الصداق مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سلمہ نے
نقل کیا کہ مین نے پوچھا بی بی عایشہ رض سے کہ کتنا تھا
مہر نبی ﷺ کا فرمایا کہ مہر اُنکی بی بیون کا تھی بارہ اوقیہ اور ایک
نش پوچھا تو جانتا ہی کیا ہوتا ہی نش کہا مین نہین فرمایا
آدھا اوقیہ تو یہہ پانچ سو درم ہوئے * ف * یہان کے حساب
سے ایک سو چالیس روپئے کچھ کم و بیش ہوتے ہین *
تو اور مسلمانونکی عورتون کا تو چاہیے اُس سے کم ہو اور نہین
تو اُس قدر سے زیادہ مہر مقرر کرنا باوجود نسبت مقدوری کے
فضول ہی * اور زیادہ مہر مقرر کرنے مین اگرچہ کچھ بہتری اور ثواب
ہوتا تو حضرت اپنی ازواج اور بیٹیون کا البتہ زیادہ مہر مقرر
کیا ہوتا * أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ
أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي
الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ
مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا

مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً * ترجمہ مشکوۃ کے باب الصداق مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ذکر کیا کہ عمر رض نے فرمایا کہ خبردار رہو زیادہ نہ ٹھہراؤ مہر عورتونکا اسواسطے کہ اگر اسمین بزرگی ہوتی دنیامین اور پرہیزگاری ہوتی اللہ کے نزدیک تو البتہ زیادہ لایق تھے اسکے پیغمبر خدا صلعم مجھکو نہین معلوم کہ نکاح کیا ہو پیغمبر خدا صلعم نے اپنی ازواج مین سے کسی کا اور نہ اپنی بیٹیون مین سے کسی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ پر * ف * پیغمبر دنیامین بھی سب سے زیادہ شریف ہوتے ہیٔن * اور اللہ تعالی کے نزدیک بھی پرہیزگاری اور خوبی مین سب سے زیادہ اُنکا مرتبہ ہوتا ہی * بالخصوص ہمارے حضرت سب سے خوبیون مین افضل تھے * سو حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنے مین کچھ دنیامین بزرگی ہوتی یا اللہ کے نزدیک کچھ خوبی ہوتی * تو حضرت رسول خدا صلعم اپنی ازواج اور اپنی بیٹیونکا زیادہ مہر ضرور ہی مقرر کرتے * کہ وہ سارے جہان سے زیادہ دنیامین بھی بزرگ تھے اور اللہ کے نزدیک بھی بڑے متقی پرہیزگار تھے * سو اُنھون نے تو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر کیا ہی

نہین * پھر اور لوگ تو نہ ویسے دنیا کی راہ سے بزرگ
ہیں اور نہ اللہ کے نزدیک ویسے متقی ہیں * تو اُنکو تو چاہیے کہ
اُن سے کم کریں * اور بارہ اوقیہ کے وہی ایک سو چالیس
روپیے سے کچھ کم ہوتے ہیں * اور حضرت فاطمہ رض کا مہر چار
سو درم تھا کہ اُسکے ایک سو پندرہ ۱۱۵ روپئے کم و بیش ہوتے
ہیں * پھر اور کسی کی عورتین حضرت کی ازواج سے
یا اور کسی کی بیٹیان حضرت کی بیٹیون سے افضل نہین *
نہ دنیا کے رو سے نہ آخرت کے رو سے جو اُنکا مہر اُن سے
زیادہ ہو * اور حضرت ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی حضرت
معاویہ کی بہن پیغمبر خدا صلعم کی زوجہ تھین اُنکا مہر جو چار ہزار
درم تھا سو حضرت نے خود نہین مقرر کیا تھا حبشہ کے بادشاہ
نجاشی نے اپنی طرف سے مقرر کیا تھا * أَخْرَجَ أَبُوْدَاؤُدَ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رض أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ
صلعم وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب الصداق مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ بی بی ام حبیبہ
نے نقل کیا کہ مین تھی عبداللہ بن جحش کے نکاح مین سو وہ
مر گیا حبشہ کے ملک مین تو نکاح کیا بی بی ام حبیبہ کا نبی صلعم

سے نجاشی نے اور مہر ٹھہرایا اُنکا چار ہزار درم * ف *
چار ہزار درم کے کم و بیش ایک ہزار ایک سو روپئے
ہوتے ہیں * سو بادشاہ نے اسقدر مہر ٹھہرایا تھا * پھر اور
لوگ جو پانچ پانچ دس دس ہزار بلکہ لاکھہ لاکھہ کرور کرور
روپئے مہر مقرر کیا کرتے ہیں محض فضولی اور بیجا اور خلاف سنت
ہی * اور اگر آدمی کے ذمہ پر مہر قرض رہا اور مر گیا * تو
جب تک قرض والے کو راضی نکر لیگا بہشت کو نجاویگا * مہر
قرض اور اور قرض کے بیچمین کچھ فرق نہین ہی * پھر زیادہ
قرض لینے پر جرات کرنی دینداری سے بعید ہی * اَخْرَجَ
الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
عَلٰي اَحَدٍ مِنْ نِسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے فرمایا کہ نہ کھانا دیا پیغمبر خدا
ﷺ نے اپنی کسی عورت پر جسقدر کھانا دیا بی بی
زینب پر کہ کھانا دیا ایک بکری کا * ف * یعنے ایک بکری
کا گوشت پکا کر اُن کے نکاح کے بعد کھانا لوگون کو کھلایا *
اُس سے زیادہ اور کسی بی بی کے نکاح مین کھانا نہ دیا *
تو اِس سے معلوم ہوا کہ بے تکلف و بے تماشہ اِس قدر

اگر میسر ہو اور دوست آشنا برادری کو کھلاوے تو بہتر ہی * اور ولیمہ اُسی کھانے کو کہتے ہیں جو نکاح کے بعد ہو * پھر نکاح سے پہلے کھانا کرنا لغو اور اسراف ہی سنت کے خلاف * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَتَزَوَّجَھَا وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا وَاَوْلَمَ عَلَیْھَا بِحَیْسٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کرلیا اُن سے اور ٹھہرایا اُن کا آزاد کرنا مہر اُن کا اور کھانا دیا اُن پر حیس * ف * حیس کھانا ہوتا ہی جیسے حلوا تو اُس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو دستور ہی کہ کھانا تبھی کھلاوے جب سب برادری کے لایق ہو اور نہین تو نہین * سو یہہ رسم بیہودہ ہی جس قدر بے تکلف میسر ہو اُس قدر کسی قسم کا کھانا ہو حلوا ہو خواہ گوشت ہو دو چار دوست آشنا کو کھلا دیجے اور تکلفات سارے بیہودہ ہیں * اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی صفیہ نے نقل

کیا کہ کھانا دیا۔ پیغمبر خدا ﷺ نے بعضے ازواج کے نکاح مین دو مد جو کا * نے * دو مد جو کے سبو بقدر دو سیر کے تخمینا ہوے تو اسی قدر کبھی کھلا دیا * غرض کہ اُس وقت بے تکلف جو میسر ہوا کھلا دیا * یہ پلاو اور زردہ متنجن شیر مال فرنی وغیرہ تکلفات کا بکھیڑا کرنا اور رنج مین پڑنا لاحاصل ہی * سنی مسلمان کو سنت کی پیروی کرنی چاہیے چار جاہل خوش ہوے تو کیا اور ناخوش ہوے تو کیا * اور وہی کھانا اگر آگے یا تو کیا اور پیچھے دیا تو کیا * کھانا دینے مین دونون باتین برابر ہین * اتنا ہی فرق ہی کہ شادی سے پہلے کھانا دینا بیہودہ اور خلاف سنت اور خلاف عقل ہی * اور بعد شادی کے خدا اور رسول کی مرضی موافق ہی اور عقل بھی یہی حکم کرتی ہی کہ شادی کی خوشی کا کھانا کرنا بعد شادی کے ہو * شادی ابھی ہوئی ہی نہین کھانا پہلے سے کیون چاہیے * اور شادی کے بعد بھی جو بعضے لوگ مہینے مہینے دو دو مہینے بلکہ برس برس روز کے بعد کھانا کرتے ہین دوسرے دنکا عوض پورا کرنیکو یا نام کے واسطے یہہ بھی بیہودہ ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي

سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ کھانا دینا پہلے دن کا حق ہی اور کھانا دوسرے دن کا دستور ہی اور کھانا تیسرے دن کا مشہور ہونے کو ہی اور جس نے مشہور کرنے چاہا اپنے کو رسوا کریگا اُسکو اللہ * ف * یعنے جب نکاح کر لاوے تو اُس روز دوستون بھائیون کو کھانا کھلانا واجبی ہی یعنے واجب یا سنت موکدہ ہی * پھر اُس کے دوسرے دن کھانا کھلانا بھی دستور ہی یعنے سنت یا مستحب ہی بعد اُس کے تیسرے دن اگر کوئی کھانا کھلاوے تو معلوم کیا چاہئے کہ یہہ فقط نام کے واسطے ہی تا کہ لوگ سنین اور مشہور کرین * تو ایسے شخص کو اللہ تعالی رسوا کرتا ہی پھر شادی سے پہلے کھانا کرنا اور بھی بیہودہ ہی * نہ اُس مین محض نام کے واسطے جسکا انجام زیادہ تر رسوائی ہی پھر ایسا کھانا کھانا درست نہین * أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا * ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ

امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کہ بدلے پر اور نام کے لیئے کھانا کرین تو اُنکا کھانا نہ قبول کیجیئے اور نہ اُن کا کھانا کھائیے * ف * اِس زمانہ مین بھی دستور ہو رہا ہی کہ لوگ نام کے واسطے اور ایک دوسرے کے مقابلے پر شادیون مین اور غمیون مین کھانا کرتے ہیْن * کہ فلانے نے ایسا کیا تھا تو ہم بھی ویسا ہی کرین * بلکہ اُس سے بھی زیادہ کرین تا کہ ہمارا بھی ویسا ہی نام ہو * پھر اُسی لحاظ کے سبب کوئی اپنا باغ بیچتا ہی * کوئی مکان گرو رکھتا ہی * کوئی ویسے ہی قرض لیتا ہی * کوئی بھیک مانگتا ہی اور دنیا و دین دونون جہان کی آفت مین لوگ پھنستے ہیْن * سو حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ اگر کھانے کو بلاوین تو نہ جاؤ اور نہ اُن کا وہ کھانا کھاؤ * پھر جب وہ کھانا کھانا حرام ٹھہرا تو ایسا کھانا کرنا بدرجہ اولی حرام ہوا * پھر حرام کام پر اپنا پیسا خرچنا شیطان کی برادری مین اپنے کو داخل کرنا ہی * پھر بھر طریق شریعت کا کیون نہ آدمی اختیار کرے اللہم وفقنا *

* پانچوین رسم ممانعة النساء عن النکاح الثانی *
* کے بیان مین ہی *

یعنے بیوہ عورت کو دوسرے نکاح سے باز رکھنا کہ جب کوئی شخص مرجاتاہی تو اُسکے خویش و اقارب اُسکی عورت کو کنایہ اشارہ سے دوسرے نکاح سے باز رکھتے ہیں * پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ زن و مرد سب دوسرا نکاح کرنا عیب جانتے ہیں * اور اگر کوئی عورت کرے تو اُسپر طعن کرتے ہیں بلکہ دوسرا نکاح کرنے کو شرافت کے خلاف جانتے ہیں * پھر اگر جوان عورت کا شوہر مرجاوے اور اُسکا کوئی خبر گیران نرہے اور وہ نہایت مفلس محتاج ہو جاوے اور جی اُسکا نکاح کو چاہے * تو وہ بیچاری لوگونکے طعن کے ڈرسے نہین کرتی * اور اصل اس رسم کی ہندؤن سے ہی کہ ہندؤن کے مذہب مین عورت کو دوسرا بیاہ کرنا جایز نہین * سو وہی رسم ان نام کے مسلمانون نے اپنے یہان جاری کرلی اور نہ سمجھے کہ شرافت سکے یہان مسلمانی ہی جاتی ہی * حالانکہ یہہ رسم عقل اور شرع دونون کے برخلاف ہی * جسطرح اللہ تعالی نے کھانے پینے سونے جاگنے حاضر و پیشاب کی حاجت آدمی کے واسطے بنائی ہی * ویسے ہی مرد کے واسطے عورت کی خواہش اور عورت کے لئے مرد کی حاجت لگائی *

اِسواسطے درست ہی کہ کنواری عورت اور نوجوان
مرد کے نکاح کی فکر وار اُون کو جلدی اور مقدم ہونی ہی *
تاکہ یہہ جوان مرد اور کنواری عورت برے کام کی طرف نہ متوجہ
ہو جاوین تو رسوائی ہو * پھر جو عورت خاوند پاس رہے اُسکو
زیادہ خواہش مرد کی ہوتی ہی * اسواسطے کہ وہ اس بات سے
خوب واقف ہو جاتی ہی * پھر جس عورت کو شوہر نے
طلاق دی یا شوہر مر گیا تو وہ عورت اگر بد لحاظ ہی تو حرام
کریگی * اور اگر لحاظ والی ہی تو بدکام سے شاید بچے مگر مرد کا
خیال تو البتہ اُسکے دل مین رہتا ہی * اور مردون کی آواز
سنی اور عورتین دیکھنی اُسکو خوشی آتی ہی * تو اِس
سب کی علاج یہی ہی کہ دوسرا نکاح کرے * بڑے تعجب
کی بات ہی کہ جب عورت مرجاوے تو مرد دوسری عورت
سے نکاح کرلے اور مطعون نہو * اور عورت اگر بے شوہ
رہ جاوے تو دوسرا شوہر کرنے سے مطعون ہو * طرفہ یہہ
کہ کنواری لڑکی کے نکاح مین دیر ہونی معیوب سمجھین او
جوان عورت کا بیوہ رہنا قباحت نہ جانین * حالانکہ جو قباحت
اُسمین ہی وہی قباحت اُس سے زیادہ اِسمین ہی *
سبحان اللہ یہہ سب بھاگنا اور رہرنالے کے نیچے کھڑا ہونا ہے

عقلمند ونکا کام ہی * چرا بناشد اگر کچھ عقل ہوتی تو خدا اور رسول کے فرمانے کو کیون نہ لحاظ کرتے * قال اللہ تبارک وتعالی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ * ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ بقر مین اور جب طلاق دی تم نے عورتون کو پھر پہنچ چکین اپنی عدت تک تو اب نہ روکو اُنکو کہ نکاح کرین اپنی خدوندون سے جب راضی ہوجاوین موافق دستور کے * یہہ نصیحت ماتی ہی اُسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکھتا ہی اور قیامت کے دن پر * اسی مین صفائی زیادہ ہی تمہارے لیے اور ستھرائی بہت * اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے * ف * عدت مقرر رہی تین حیض یا تین مہینے تک * سو جس عورت کو شوہر طلاق دے وہ عورت عدت کے بعد اگر کسی سے شرع کے دستور موافق نکاح کرنا چاہے * تو اسکے والیون کو یہہ حکم ہی کہ اُسکو دوسرے نکاح سے نہ روکین اگر وے خدا پرا ور قیامت پر یقین رکھتے

ہیں * اِسواسطے کہ یہہ خدا کا حکم ہی اگر اسکے برخلاف کرینگے تو قیامت کو سزا پاوینگے * اس بعد حدت کے دوسرے نکاح مین صفائی زیادہ ہی کہ وہ زناسے بچی * اور ستھرائی بہت ہی کہ برے خیالون سے دل ستھرا رہے * اور اسمین اور بہت خوبیان ہیں کہ اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے * اس آیت مین اللہ صاحب نے کئی طرح سے دوسرے نکاح کا تقید کی * اول یہہ کہ والیون وارثون کو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکو * تو والیون کو چاہئے کہ اُسکا اور ترغیب دلاوین * دوسری یہہ کہ فرمایا کہ یہہ نصیحت ہی اُسکے واسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہی * تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس نصیحت کو نمانے اور برا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر ایمان نہین رکھتا یعنے مسلمان ہی نہین ہی * اور نصیحت ماننے کے یہی معنے ہی کہ اُس نصیحت کے موافق کرنے لگے * تیسری یہہ کہ فرمایا کہ اُس مین ستھرائی اور پاکی ہی * تو جو شخص اُس کو عیب جانے وہ گویا گندہ ناپاک ہی کہ ستھرائی چھوڑکر ناپاکی کی طرف جاتا ہی جیسے خوک * چوتھی یہہ کہ فرمایا کہ اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے * تو جو شخص یون جانے کہ

دوسرے نکاح کرنے میں بڑی قباحتیں ہیں تو وہ شخص
گویا اپنے کو اللہ سے زیادہ دانا جانتا ہے معاذ اللہ اُسکے
ایمان کا کیا ٹھکانا * قال اللہ تبارک وتعالی وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى
مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نور میں اور بیاہ دو رانڈوں
کو اپنے اندر اور جو نیک ہوں تمہارے غلام اور لونڈیان
اگر وے مفلس ہونگے اللہ اُن کو غنی کریگا اپنے فضل سے
اور اللہ سمائی والا ہے سب جانتا * ف * یعنے جو عورتیں
تمہارے اندر برادری میں رشتہ ناتے میں بیوہ ہو جاویں
اور خاوند مر جاوے * تو اُن کو آپس میں برادری میں بیاہ
دو * اور جو غلام لونڈی نیک ہوں کہ بیاہ دینے سے مغرور
نہو جاویں تمہارا کام نہ چھوڑ دیں اُن کا بھی ایک دوسرے
سے نکاح کردو * اور جب تم اُن رانڈوں کو بیاہ دوگے
تو اللہ اُن کو اپنے فضل سے غنی کر دیگا محتاجی اور افلاس
اُن کا جاتا رہیگا * اللہ کے یہاں کچھ کمی نہیں وہ بڑا سمائی
والا ہے اور وہ سب کا حال جانتا ہے * کہ فلانے کو محتاجی
اور افلاس ہے اور فلانے کا جی نکاح کو چاہتا ہے اور فلانے

کا نہین چاہتا ہی * اِس آیت سے بھی کسی طرح پر تقید دوسرے نکاح کا بیوہ کے واسطے ثابت ہوتا ہی * اول یہہ کہ بیوہ کے والیون کو حکم دیا کہ تم بیاہ دو اپنے رشتہ مند معقوم راندون کو * تو اِس سے معلوم ہوا کہ یہہ ضرور نہین کہ جب بیوہ خود درخواست کرے تب اُسکا دوسرا نکاح کیا چاہئے * بلکہ والیون کو چاہئے کہ خود اُسکے نکاح کی تدبیر کرکے سوافق شرعیت کے اُس کی اجازت لے لین * اِس واسطے کہ وہ عورت خصوصا اِس ملک بین بہ سبب رسم کے یا شرم کے ہرگز اپنے آپ سے دوسرے نکاح کی درخواست نکریگی * دوسری یہہ فرمایا کہ محتاج بیوہ عورت کو اللہ تعالی دوسرا نکاح کرنے سے غنی کردیگا * تو معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح بیوہ عورت کو کرنا اللہ تعالی کے نزدیک نہایت پسند ہی کہ اُس کے سبب اللہ تعالی کی رحمت اُس کی طرف متوجہ ہوتی ہی کہ محتاج عورت غنی ہوجاتی ہی * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ باوجود فقر وغیرہ مانع کے بھی توکلا علی اللہ نکاح ثانی کردیا چاہئے * اور یہہ جو فرمایا کہ غنی کریگا اللہ اپنے فضل سے تو اِس سے دریافت ہوا کہ نکاح ثانی کرنے والے پر خاص رحمت الہی نازل ہوتی ہی *

اِسی واسطے پیغمبر صاحب نے بھی بیوہ کے دوسرے نکاح کی تقید کی * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب تعجیل الصلوٰۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای علی تین کامین دیر نکیجو * نماز جب وقت آجاوے اور دیر نکیجو جنازے کی نماز مین جب جنازہ موجود ہو جاوے * اور دیر نکیجو بیوہ عورت کے نکاح کر دینے مین جب اُسکا جوڑ مل جاوے * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ ہو جاوے اور کوئی اُس کے مثل موافق مرد نکاح کے واسطے ملے تو ایمان دار آدمی کو چاہیے کہ اُس کے نکاح کر دینے مین ہرگز دیر نکرے * اور دیر کرنا ایسا برا جانے جیسے جنازہ پڑا رکھنا یا نماز مین دیر کرنی معیوب ہی * اور مسلمان کو لازم ہی کہ اپنے اُوپر اس بات کو لازم کرلے جہان کہین کوئی بیوہ عورت ہو تو جس طرح سے ہو سکے اُس کا نکاح کراوے * اِس واسطے کہ خدا او رسول کے نزدیک بھی یون ہی ہی او رعقل صحیح مین بھی اِسیطرح

آتا ہی * اور سب مسلمانوں کے ولایتوں مین اب بھی یہی رسم جاری ہی کہ بیوہ عورت کا نکاح جلدی سے کرتے ہیں اور آگے بھی یہی رویہ جاری تھا * اگلی سب بی بیان پیغمبر زادیان اِسی طرح کرتی آئے ہیں چنانچہ حضرت * رقیہ * پیغمبر خدا ﷺ کی بیٹی ابولہب کے بیٹے عتبہ کے نکاح مین پہلے تھین * اُسکے بعد حضرت عثمان سے اُن بی بی کا نکاح ہوا * اور حضرت * اُم کلثوم * دوسری بیٹی پیغمبر خدا ﷺ کی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ کے نکاح مین تھین * اُسکے بعد دوسرا نکاح اُنکا حضرت عثمان سے ہوا * اور حضرت * فاطمہ * رض کی بیٹی بی بی * ام کلثوم * پیغمبر خدا ﷺ کی نواسی پہلے حضرت عمر رض کے نکاح مین تھین * جب اُن کا وفات ہوا تب حضرت * ام کلثوم * نے حضرت جعفر کے ایک بیٹے عون سے نکاح کیا * جب عون مرے تب حضرت جعفر کے دوسرے بیٹے محمد نے اُن سے نکاح کیا * جب وہ بھی مرگئے تب حضرت جعفر کے تیسرے بیٹے عبد اللہ نے اُن سے نکاح کیا * اور بی بی * اُمامہ * نواسی پیغمبر خدا ﷺ کی حضرت زینب کی بیٹی کہ حضرت فاطمہ کے بعد حضرت علی کے

نکاح مین تھین * بعد حضرت علی کے وفات کے اُنھون نے
حضرت علی کی وصیت بموجب مغیرہ بن نوفل سے نکاح کیا *
اور سواے حضرت عایشہ صدیقہ کے سب بی بیان
پیغمبر خدا ﷺ کی ایسی تھین کہ کسی کا ایک خاوند
مرچکا تھا * اور کسی کا دوسرا خاوند بھی مرچکا تھا * اور
کسی کا تیسرا بھی * اُس کے بعد حضرت سے نکاح ہوا
تھا * یہہ حال ہی حضرت کی بیٹیون اور نواسیون اور بی بیون
سید انیون کا * اور سواے اُن کے ایک بی بی * ام رومان *
تھین پیغمبر خدا ﷺ کی ساس کہ پہلے عبد اللہ بن سنجرہ کے نکاح
مین تھین * پھر دوسرا نکاح اُنھون نے حضرت ابوبکر صدیق
رض سے کیا کہ اُن سے بی بی عایشہ صدیقہ اور عبد الرحمن
پیدا ہوئے * اور بی بی * اسما * بنت عمیس کہ پہلے
جعفر ابن ابی طالب کے نکاح مین تھین * اُن کے بعد حضرت
ابوبکر سے نکاح ہوا کہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے * بعد حضرت
ابوبکر کے حضرت علی سے اُن بی بی نے نکاح کیا * یہہ حال
ہی بزرگ شہزادیون کا جنسے شرافت کی بنیاد ہی *
پھر جو کوئی اُن کے کام اور رسم اور عادت کو برا جانے
اُس کے ایمان مین نقصان ہی اور اشراف نہین وہ کمینا

ہی * اِسواسطی کہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ کے برابر عزت اور آبرو کسی کی نہین * اور اُن سے زیادہ غیرت کسی کو نہین * اور حضرت کی بیٹیون اور نواسیون کا اور حضرت کے یارون کی عورتون کا یہی دستور رہا کہ جب خاوند مرجاتے اور کرلیا * اگر یہہ بات معاذ اللہ بے غیرتی کی ہوتی تو خدا اور رسول کیون منظور اور دستور رکھتے * تو اب جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بے غیرتی سمجھے وہ مسلمان نہین مردود کافر ہی * کہ جو بات پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے گھر مین گوارا کی اُسکو یہہ بے غیرتی بتاتا ہی * گویا اپنی بیٹیون بی بیون عورتون کو حضرت کی بیٹیون بی بیون سے اچھا جانتا ہی * تو ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنے کو سید اور شیخ اشراف قوم سے شمار نہ کرے * بلکہ اپنے کو ادا چھوت کھاوے اسلئے کہ مسلمانون کے بزرگون کے یہان اور مسلمانون کے ملک مین اور مسلمانون کی کتاب قرآن وحدیث کے رو سے یہہ رسم جاری ہی * پھر جو کوئی اُسکو برا جانے وہ گویا خدا و رسول کے حکم کو اور پیغمبر کے اصحابون کو جنسے شرافت پائی ہی بد جانتا ہی *

اور ہندؤنکی رسم کو نیک جاننا اور اختیار کرنا ہی پھر وہ
مسلمان کاہیکا * اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیون کے
جو اور کسی سے نکاح نکیا تو اُسکا یہہ سبب تھا کہ آدمی
دو طرح پر ہین ایک مسلمان دوسرے کافر * سو مسلمانون
کو اللہ تعالی نے قرآن مین فرمایا کہ * اَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ *
یعنے بی بیان پیغمبر کی مائین ہین مسلمانون کی * اور مان کا نکاح
بیتے کے ساتھہ درست نہین * اِس واسطے کسی مسلمان
سے اُن کا نکاح نہوا * باقی رہے کافر سو کافر سے بھی مسلمان
عورت کا نکاح جایز نہین * اِس واسطے یہہ بات حضرت
کی ازواج کے واسطے مخصوص تھی * پھر اب اگر کوئی
اور بھی اپنے کو ایسا سمجھے اور اپنی جورو بیتی بہن کا دوسرا
نکاح ہونا عیب جانے تو وہ گویا اپنے کو پیغمبر کے برابر جانتا
ہی اور درپردہ دعوی پیغمبری کا رکھتا ہی * استغفر اللہ
ربی من کل ذنب و اتوب الیہ * خدا جہالات سے سب
مسلمانون کو پناہ مین رکھے * آمین *

* چوتھی رسم الندوحۃ والاحداد کے بیان مین ہی *

کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو لوگ خصوصا اُسکے رشتہ مند
چلا کر رونے ہین * اور عورتین پیٹتی چلاتی ہین * پھر جو عورت

ماتم پرسی کو آتی ہیں وہ بھی اُنکے پاینتی چالے بین شریک ہوتی ہی * پھر کسیکے یہان تین دن * کسیکے یہان سات دن * کسیکے یہان دس دن * کسیکے یہان چالیس دن * کسیکے یہان چھہ مہینے تک بھی معمول رہتا ہی * کہ عورتین حلقہ باندہ کر کھڑی ہوتی ہیں اور ایک عورت اُس مردے کے اور اور مردون کے بیان کرتی جاتی ہی کہ فلانا ایسا تھا اور فلانا ایسا تھا * تو وے سب عورتین اپنے زانو اور سینہ پر طمانچے مارتی جاتی ہیں اور ہاے ہاے کرتی جاتی ہیں * اور بعضون کے یہان صرف اسیقدر ہوتا ہی کہ ہر صبح اور شام عورتین اکٹھا بیٹھہ کے چالا کر رویا کرتی ہیں * پھر کسیکے یہان چالیس دن تک * کسیکے یہان چھہ مہینے تک * کسیکے یہان برس روز تک * اور کسیکے یہان دو برس تک بھی بات جاری رہتی ہی * پھر جتنے دنون جسقدر زیادہ نوحہ زیادہ ہو اُسیقدر اُنکو آپسمین تعریف ہو * اور اگر نہو تو بعضے خاندان کی عورتین طعن کرتی ہیں کہ فلانے کے یہان فلانے کی موت کی کچھ قدر نہوئی اور کچھ غم نہوا * اور بموجب حکم خدا اور رسول کے نوحہ کرنا یعنے چلا کر رونا اور رو پیٹنا اور مردے کی ایسی اوصاف اسطرح

پر بیان کرنا حرام ہی * اور اجداد کہتے ہین سوگ مین بیٹھنے کو
یعنی اچھے کپڑے نہ پہننا خوشبو نہ لگانا سرمہ نہ لگانا کسی
کی شادی مین شریک نہونا اپنے مکان پر بیٹھے رہنا * سو
شریعت کے روسے جس عورت کا خاوند مرجاوے اُسکو
چاہیئے کہ چار مہینے اور دس دن تک اپنا سنگھار نکرے
بعد اُسکے اُسکو منع نہین * اور اُسکے گھر کے ناتے رشتے
والی عورتین اگر تین دن تک اپنا سنگھار نکرین تو مضایقہ
نہین تین دن سے زیادہ اُنکو سوگ مین بیٹھنا منع ہی *
سو اسکے برخلاف اب رسم یون ہی کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو
اس گھر کے سب لوگ سوگ مین رہتے ہین * اور جس
عورت کا شوہر مرے پھر وہ کبھی رنگین سُرخ کپڑا اور
نتھ وغیرہ زیور جو شوہر والی عورتین پہنتی ہین وہ نہین پہنتی
اور خوشبو نہین لگاتی * اور اس گھر مین بوریا وغیرہ فرش بچھا کر
عورتین اُسی پر رہا کرتی ہین * پھر بعضونکے یہان چالیس دن تک
اور بعضونکے یہان چھ مہینے تک * اور بعضونکے یہان برس روز
تک وہ فرش بچھا رہتا ہی گویا اسکو سوگ اور غم کی علامت
مقرر کیا ہی * پھر یہان تک نوبت پہنچی کہ اُن دنون مین
کسی کا نکاح یا ختنہ نہین کرتے * اور دوست آشنا رشتہ

ناطے کے مرد اور عورتین اُسکے یہان جمع ہوا کرتے ہین* اور
مدت تک اُسکی ماتم پرسی ہوا کرتی ہی* اور ماتم پرسی
کی حقیقت اتنی ہی ہی کہ جب کسیکا کوئی مر جاوے تو اُسکے
دوست آشنا رشتہ مندونکو چاہیے کہ اُسکے پس
ماندون کو تسلی اور دلاسا دین اور سمجھائین کہ صبر کرو*
سوا اسکے برخلاف عورتین جو کسی کے گھر عورتون پاس
ماتم پرسی کو جاتی ہین تو اُنکو بھی رولاتی ہین اور آپ بھی
روتی پیٹتی ہین* اور مرد جو جاتے ہین تو صرف دستور رواج
کے موافق اُن لوگون کے دکھلانے کو کچھ فاتحہ وغیرہ پڑھاتے
ہین* اور اُس فاتحہ سے اُنکو مردے کے واسطے ثواب
منظور نہین ہوتا صرف اُسکے پس ماندون رشتہ مندونکی
خوشی منظور ہوتی ہی* اگر ثواب منظور ہوتا تو کبھی
اپنے گھر یا اکیلے تنہائی مین بیٹھ کر کے بھی اُسکے واسطے
ثواب بخشتے* اور آپ اگر کوئی اکیلے اپنے گھر بیٹھ کر اس
مردیکو صو قرآن کا ثواب بخشے مگر اسکے رشتہ مندونکی
پاس جاکر فاتحہ مرسومہ نہ پڑھے تو وہ رشتہ مند ناخوش ہون*
ثواب صرف یہہ رسم ٹھہر گئی کچھ ثواب منظور نرہا*
غرضکہ ماتم پرسی کا مضمون برہم گیا* اور فاتحہ مقصود اصلی

ہو گئی * اور ماتم پرسی بھی مرنے سے تین روز بعد تک ترکت لغو اور بیہودہ ہی اور اب دستور اون پر گیا کہ چھ مہینہ برس برس روز کے بعد بھی اوسکی ماتم پرسی کو جاتے ہیں اور خوشی مین غم یاد دلاتے ہیں سو یہہ سب رسوم بیہودہ ہین اور اسطرح رونا اور سطانق بیٹنا اور ایسے سوگمین بیٹھنا خدا رسول کے حکم کے خلاف ہی * قال اللہ تبارک وتعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ * اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب لینے سورہ بقرمین کہ ای مسلمانو قوت پکرو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ ساتھہ ہی صبر کرنیوالونکے * ف * جب کوئی خویش و قریب مرجاتا ہی یا اور کچھ مصیبت پرتی ہی * تو آدمی کھبراجاتا ہی رونا چلانا بے صبری کے کام کرنے لگتا ہی * تو فرمایا کہ جب کچھ مصیبت پرے تو صبر سے قوت پکرو یعنے صبر کرو اور اللہ کی تقدیر پر شاکر رہو * اور فریاد و واویلا نکرو بلکہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور نماز مین مشغول ہو جاؤ تاکہ اللہ کی رحمت تم پر متوجہ ہو اس واسطے کہ جو لوگ صبر کرتے ہین اللہ اون کے ساتھہ ہی پھر لاچاری رونا پیٹنا سوگمین بیٹھنا اللہ کا ساتھہ چھوڑ رنا

آسمان سے بعید ہی اور ایمان دارون کی یہہ بات ہی کہ مصیبت مین صبر کرنا اور منہ زکی طرف دھیان لگانا * قال اللہ تبارک وتعالی وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ * اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ بقر مین اور خوشی سنا اُن صبر کرنے والونکو کہ جب اُن کو پہنچی کچھ مصیبت * کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہم کو اسیکی طرف پھر جانا ایسے لوگ اُنہین پر شاباشین ہین اپنے رب کے اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر * ف * یعنے جو لوگ مصیبت مین یہہ بات کہتی ہین کہ ہم اللہ کے مال ہین کہ اُسی نے ہم کو پیدا کیا اور وہی کھانے پینے کو دیتا ہی اُسیکو ہم پر اختیار ہی جو چاہے وہ ہم پر کرے اُس کے کام مین ہمکو دم مارنے کی مجال نہین اور ایک روز آخر ہم سب اُسیکی طرف پھر جائینگے کہ مرینگے اور حشر نشر ہوگا * سو ایسے لوگونکو ای پیغمبر خوشخبری سنا کہ اللہ اس بات پر اُن کو شاباشی دیتا ہی اور اللہ کی مہربانی اُنپر ہی اور وہی لوگ نیک راہ پر ہین پھر جو شخص برخلاف اُس کے مصیبت مین صبر نکرے

اور پیٹنے چلاّوے ہاے ہاے کرے اور کہے کہ ہاے فلانے کی
موت ابھی سے آگئی اور اُس نے کچھ دنیا کا فائدہ نہ اُٹھایا*
اور کیا خدا کو اُسکو مارنا تھا اور ہم کو خدا نے رنج مین
پھنسایا * غرض کہ ایسے ہی خرافاتین بکے اور بے صبری کے
کام کرے تو اُس کے واسطے بر خلاف شاباشی کے پھٹکار
اور بر خلاف رحمت کے غضب چاہیے کہ وہ نیک راہ پر نہین
بلکہ بہکا ہوا ہے * قال اللہ تبارک وتعالی مَا اَصَابَ مِنْ
مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ * لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا
فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ *
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ حدید مین کہ کوئی مصیبت
نہین پڑتی ملک مین اور نہ تم مین جو نہین لکھی ایک
کتاب مین پہلے اُس سے کہ پیدا کرین ہم اُسکو دنیا مین
بیشک یہہ اللہ پر آسان ہے * تاکہ تم افسوس نکرو اُس پر
جو فوت ہوا تم سے اور نہ ریجھو اُسپر جو تم کو اُس نے دیا *
اور اللہ نہین چاہتا کسی اِترانے بڑائی مارنیکو * ف * یعنے
جتنے اسباب غم اور خوشی کے ہیں سب کا حال انکے
دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کی کتاب مین لکھا ہے *

پھر جس کو کچھ آفت پہنچی خواہ وہ آفت عام ہو جیسی وبا اور قحط وغیرہ خواہ آفت خاص ہو جیسے کسی کا کوئی مر گیا یا اور کچھ آفت پہنچی سو وہ سب پہلے ہی سے تقدیر کی کتاب مین لکھی تھی ٹلنے والی نہ تھی * پھر جو مصیبت پہنچی تو آدمیکو غم کرنا نچاہیے اور جو کچھ ملگیا اور خوشی ہوئی تو اُسپر ریجھنا نچاہیئے کہ ہم ایسے ہیٔن کہ ہم کو یہہ ملا اور ہمارے واسطے ایسا ہوا * اسواسطے کہ اللہ کو اترانے والے اور بڑائیان مارنے والے خوش نہین آتے * اور بری معلوم ہوتی ہیٔن * اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مرجاوے تو یہہ جانے کہ اُس کے تقدیر ہی مین اتنی عمر تھی اب افسوس کیئے اور چلاّنے پیٹنے سے کیا ہوتا ہی * اور اگر ہزار روئیے پیٹیۓ تو کیا ہوتا ہی وہ مردہ پھر ہرگز جینے کا نہین * اور پھر اُس رونے پیٹنے چلاّنے پر صبر پر فخر کرنا اللہ کی درگاہ سے مغضوب ہوتا ہی * کہ اللہ تعالی اترانے والے فخر کرنے والیکو دوست نہین رکھتا * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّائِحَةَ وَ الْمُسْتَمِعَةَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب البکا علی المیت مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابوسعید نے نقل کیا کہ

لعنت کی رسول خدا صلعم نے چلا کر رونے والی عورت
پر اور سننے والی پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
نوحہ کرنے والی عورت اور جو نوحہ سنے دونوں ملعون ہیں *
أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صلعم أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ
الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ أَوْ يَرْحَمُ
وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب البکاء علی المیت میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر
کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ
تم نہیں سنتے ہو کہ اللہ تعالی عذاب نہیں کرتا آنکھ سے
آنسو نکالنے پر اور نہ دل کے غم پر مگر عذاب کرتا ہی اسکے
سبب اور اشارہ کیا اپنے زبان کیطرف یا رحم کرتا ہی
اور مقرر مردے پر عذاب ہوتا ہی اُسکے گھروالونکے رونے سے اُسپر * ف
یعنے دل میں غم ہونا اور آنکھ سے آنسو نکلنا یہ آدمی کے اختیار میں
نہیں * پھر اگر کوئی شخص مرگیا اور کسی کو غم ہوا اور آنکھ
سے آنسو نکلے تو کچھ مضایقہ نہیں مگر نہ زبان سے اگر
کچھ اللہ کی شکایت کی یا اس مردے کا بیان کرے * تو البتہ
عذاب ہوگا اور اگر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر کیا

تو اللہ رحم کریگا * اور مردیکی بیان کرنے اور اُسکے اوصاف بیان کر کر روے سے صرف ان لوگون ہی پر عذاب نہین * بلکہ اس مردے پر بھی عذاب ہوتا ہی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ بیان کر کر پیٹنے چلانے والا ایمان اور وہ مردہ دونو عذاب مین گرفتار ہوتے ہیں * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ نہین ہی ہمارے گروہ مین سے جو تمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور چلاوے جاہلیت کا سا چلانا * ف * ہمارے حضرت سے پہلے جاہلیت کا وقت تھا اُسوقت مین کافرونکا دستور تھا کہ کوئی مرتا تھا تو عورتین چلا کر رویا کرتی تھین اور پیٹتی تھین * اور مردے کے بیان کرتی تھین * سو فرمایا کہ جو ایسے کام کرے وہ ہماری گروہ مین نہین یعنے مسلمان نہین داخل نہین * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ * ترجمہ مشکوٰۃ باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے

ذکر کیا کہ ابو بردہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اُس سے جو سر کے بال مونڈے اور چلاکر روے اور کپڑا ن پھاڑے * ف * یعنے کسی کے غم اور مصیبت مین جو کوئی اپنے سر کے بال نوچے اور آواز سے روے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اُس سے مین بیزار ہون * پھر جنسے پیغمبر بیزار ہون وہ مسلمان کاہیکا * اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن اَبِي مَالِكٍ اَلاَشعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَربَعٌ فِي اُمَّتِي مِن اَمرِ الجَاهِلِيَّةِ لاَ يَترُكُونَهُنَّ فَذَكَرَ مِنهَا وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَم تَتُب قَبلَ مَوتِهَا تُقَامُ يَومَ القِيٰمَةِ وَ عَلَيهَا سِربَالٌ مِن قَطِرَانٍ وَ دِرعٌ مِن جَرَبٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ چار باتین میری اُمت مین کفر کی باتون مین سے کہ لوگ نہین چھوڑتے اُنکو * سو ذکر کیا اُنمین چلاکر رونے کو اور فرمایا کہ چلاکر رونے والی عورت نے جو توبہ نکی اپنے مرنے سے پہلے تو کھڑی کی جاویگی قیامت کے دن * اور اسکا پیرا ہن ہوگا گندھک کا اور اُوڑھنی ہو گی خارش کی * ف * یعنے جو عورت دنیا مین مردون پر نوحہ کیا کرتی تھی اگر اُسنے ایسے

نوحہ نکی اور مر گئی تو روز قیامت کو اللہ تعالی اسکو خارشتی کریگا* اور گندھک کا پیراہن اُسکو اُڑھایا جائگا* تا کہ دوزخمیں خوب جلے اور خارشت کے سبب سے ایذا زیادہ پاوے* معاذ اللہ جس کام کے سبب دنیامیں کچھ فایدہ نہیں بلکہ اُس سے مردے کو عذاب ہو اور قیامت کے روز آسکو عذاب ہو کیا برا کام ہی * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یُعَذَّبُ بِمَانِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم ذکر کیا کہ مغیرہ نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس مردے پر کہ نوحہ ہوا عذاب کیا جاویگا اُسی بات پر اُس مردیکو قیامت کے دن *ف* یعنے جو بات بیان کرکرعورتیں چلاتی پیٹتی ہیں وہی بات قیامت کے روز فرشتے کہہ کہکر عذاب کرینگے کہ تو ایسا تھا اور ایسا تھا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْهِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَیِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَکَّلَ اللهُ بِهٖ مَلَکَیْنِ یَلْهَزَانِهٖ وَیَقُوْلَانِ اَهٰکَذَا کُنْتَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت

بیچ لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو مردہ مرے پھر کھڑی ہوئی اُسمیں کوئی رونیوالی سو کہی کہ ہای میرے پہاڑ اور ہاے میرے سردار او راسطرحکی باتیں کہی تو مقرر کرتا ہی الله تعالی اُسکے لئے دو فرشتے کہ وہ اُس مردی کی چھاتی پر گھونسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ایسا تھا * ف * یعنے جو جو بیان کرکے عورتیں بہان پیٹتی ہیں وہی بات کہکر فرشتے اس مردے پر عذاب کرتے ہیں * تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مردون کو عذاب سے بچاوے * اور کسی کو پیٹنے چلانے بیان کرنے نہ دین اور اپنے واسطے بھی وصیت کردین کہ ہماری میت میں کوئی ایسے حرکتین نکرے * اَخرَجَ اَحمَدُ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَت زَینَبُ بِنتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضرِبُهُنَّ بِسَوطِهٖ فَاَخرَهٗ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِیَدِهٖ وَقَالَ مَهلاً یَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَنَعِیقَ الشَّیطَانِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهمَا کَانَ مِنَ العَینِ وَمِنَ القَلبِ فَمِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحمَةِ وَمَا کَانَ مِنَ الیَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیطَانِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہی کہ امام

حملہ نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ مر بن بی بی
زینب پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی تو روئین عورتین یعنے چلا کر تو
حضرت عمر آنکو مارنے لگے اپنے کوڑے سے تو علیحدہ کر دیا
اُن کو پیغمبر خدا صلعم نے اپنے ہاتھہ سے * اور فرمایا رہ اے
عمر پھر فرمایا عورتون سے کہ بچو شیطانی آواز سے * پھر
فرمایا کہ جو کچھ ہووے آنکھہ سے اور دل سے سو وہ اللہ
عز و جل کی طرف سے ہی اور رحمت کی قسم سے ہی *
اور جو کچھ ہووے ہاتھہ سے اور زبان سے سو شیطان کی
طرف سے ہی * ف * یعنے اگر دل سے غم ہو اور آنکھہ
سے آنسو نکلین تو اُسکا مضایقہ نہین بلکہ اُسمین آدمی کا اختیار ہی
نہین سو یہہ اللہ کی طرف سے رحمت ہی مگر ہاتھہ سے پیٹنا
اور زبان سے بیان کرنا اور چلانا یہہ شیطان کے بہکانے سے
ہی * کہ شیطان یہہ بات دل مین ڈالتا ہی اور چلا کر رونیکی آواز
یہہ شیطانی آواز ہی اچھے مسلمان کو بچنا چاہیے * پھر کوئی
مرد ہو یا عورت کسیکے واسطے ایسے کام کرنا نہین درست خواہ
پیغمبر زادہ ہو یا امام و امام زادہ ہو خواہ عوام مسلمانون
سے ہو * اور جو کوئی چلا کر رووے یا پیٹے یا بیان کرے وہ
شیطان کی پھندے مین پھنسا ہی اُسکو باز رکھا چاہیے اگر

کھنے سے منا ئے تو مقدور چلے تو اسکو مارنا چاہیئے اور مقدور نہ چلے تو اس جگہہ جانا نہ چاہیئے * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا کہ ابن عمر رض نے ذکر کیا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلعم نے اُس جنازے کے ساتھہ جانے سے کہ جسکے ساتھہ نوحہ کرنے والی عورت ہو * ف * یعنے جنازے کے ساتھہ جانا دفن کرنے کو سنت ہی لیکن اُس جنازہ کے ساتھہ جانا منع ہی جسکے ساتھہ پیٹنے والی عورت ہو جیسے دعوت کھانے کو جانا سنت ہی مگر جس دعوت مین راگ باجا ہو وہان جانا منع ہی * اَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّيْنِ فِي جَهَنَّمَ صَفٌّ عَنْ يَمِيْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ فَيَنْبَحْنَ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ * ترجمہ کہ نقل طبرانی نے اپنی کتاب مین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہہ پیٹنے والیان بنائی جاوینگی دو قطار دوزخ مین ایک قطار داہنے طرف اور ایک قطار بائین طرف تو نوحہ کرینگی دوزخیون پر جیسے روتے ہیں کتّے * ف * یعنے یہہ عورتین دوزخ مین جاوینگین اور اُن کی آواز کتّون

کبھی ہو جاویگی اور جیسے دنیا میں ہمہ مردون ہر ہایتا چلا کرتی تھیں * وہان دوزخیون کے واسطے ہایگین ادھر اُدھر * عَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ جب مرے حسن حضرت علی کے پوتے تو کھڑا کیا اُنکی عورت نے خیمہ اُنکی قبر پاس ایک سال بھر پھر اُٹھایا * تو سنا کہ ایک پکارنے والا کہتا ہی کہ بس تو کہ کیا بھلا پا لیا جو کھو یا تھا پھر جواب دیا اُس کو دوسرے نے کہ نہ پایا بلکہ ناامید ہو کر لوٹ گئی *

ف یعنے غیب سے آواز آئی کہ جس مردے کے غم مین برس روز تک اُسکے قبر پاس بیٹھی رہی اُس کو تو پایا ہی نہین آخر کو نا اُمید ہو کر گھر کو پھر گئی * اسیطرح اگر ہزار برس تک اُسکے غم مین رہو تو وہ مردہ تو پھر آنیکا نہین زیادہ سوگ مین بیٹھنا اور بہت غم مین رہنا لاحاصل ہی * اسقدر آدمی خدا ہی کی عبادت کرے رایگان غم کرنا بیفائدہ ہی * اَخْرَجَ السِّتَّةُ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ

النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرُهٗ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا * ترجمہ تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ ذکر کیا حمید نے کہ بی بی زینب ابی سلمہ کی بیٹی نے نقل کیا کہ مین گئی بی بی ام حبیبہ پیغمبر خدا ﷺ کے زوجہ پاس جب مرا تھا ابوسفیان اُن بی بی کا باپ تو اُنھون نے منگائی خوشبو کہ اُسمین زردی زعفران کی تھی یا اور کچھ سو ملی اپنے چھوکری پر پھر ملی اپنے منھہ پر بعد اسکے فرمایا کہ قسم خدا کی مجھکو کچھ خوشبو کی حاجت نہین سوا اسکے کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے حلال نہین اس عورت پر جو ایمان رکھے خدا پر اور قیامت کے دن پر یہہ کہ سوگ مین بیٹھے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ سوگمین رہنا بھائی باپ چچا ماموکے بھانجے بھتیجے کے کسی کے واسطے ہو حرام ہی * مگر ہان اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے دس دن تک درست ہی * اُسکے بعد

پھر حرام ہی * اور مرد کے واسطے سوگ مین رہنا کہین سے درست
نہین * مگر ان جو مرد اپنے آپ کو عورت بنا دیے اور عورتونکی
وضع اختیار کرے اُسکی بات جدی ہی * پھر یہہ جو عورتین
اور مرد مدتہا تک سوگ مین رہا کرتے ہین کہ کوئی سرخ کپڑا
نہ پہنے جوتیان نہ پہنے کپڑا نہ سئیے سرمہ نہ لگاوے پان نکھاوے
خوشبو نہ لگاوے گھر مین یا رشتہ مین کسی کے شادی
نہووے * یا بعض خرافات وہ ہین کہ جو سوگ سے بھی علاقہ
نہین رکھتے صرف لوگون نے حماقت کی راہ سے سوگ مین ٹہرالی
ہین * کہ جب کوئی مرجاوے تو اس گھر مین کڑاہی نہ چڑھے اور پکوان
نہ پکے اور چالیس روز تک گوشت نہ پکے یا کوئی چارپائی پر نہ سووے
یا برس روز تک گھر مین سرکا اچار نہ پڑے برتیان سمیان
نہ بنین سو یہہ حرام ہین * مسلمانکو چاہیے کہ ان سب رسوم
کو اپنے گھر سے دور کرے * اور یہہ بھی معلوم ہوا اگرچہ حاجت
خوشبو کی اور سنگھار کی نہو مگر اور عورتونکو چاہیے کہ تین
روز کے بعد اور جس عورت کا شوہر مرا ہو وہ چار مہینے
دس دن کے بعد سوگ موقوف کردے اور خوشبو لگاوین
اور سنگھار کرین اور سرخ کپڑے پہنین تا کہ یہہ رسم
اُٹھہ جاوے * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ

حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَ قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوْا عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذَالِكَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمران بن حصین اور ابو برزہ نے نقل کیا کہ ہم باہر نکلے پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھہ ایک جنازے کی پیچھے سو دیکھا ایک لوگونکو کہ اُتار ڈالین تھین اُنھون نے اپنی چادرین چلے جاتے پھیراہن پہنے * تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ کیا جاہلیت کے کام کو اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم مشابہت کرتے ہو * البتہ مین نے قصد کیا کہ بددعا کرون تم پر کہ تم اُلٹ جاؤ اور صورتون مین اپنی صورتون کے سوا * کہا کہ تو لے لین اُنھون نے اپنی چادرین اور نہ عادت کی اُس رسم کی * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین لباس کا ترک کرنا اور سر ننگا کرنا پانو ننگے رہنا درست نہین * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کی کوئی رسم اختیار کرنی مسلمان کو نہ چاہئے * کہ اگلے کافرون کی یہہ عادت تھی کہ جنازہ کے

ساتھہ جو جاتے تھے تو چادرین اُتار ڈالتے تھے * یہہ بات کچھ
مسلمانون نے بھی ناواقفیت سے کی * تو حضرت اِس قدر
ناخوش ہوے کہ اُن کے واسطے بد دعا کرنے کا ارادہ
کیا * پھر جب اُنکو سمجھایا تو اُن لوگون نے اپنی اپنی
چادرین لے لین اگر نہ لیتے تو حضرت بد دعا کرتے * تو وے لوگ
مسخ ہو کر آدمی سے سور اور بندر یا اور کچھ جانور کی صورت
ہو جاتے * تو مسلمانون کو چاہیے کہ کافرون کی رسمین اپنے
جہان سے دور کرین * جیسے موت کے سبب چوڑیان نہ پہننا
اور کپڑا نہ سینا یا چارپائی پر نہ سونا یا برتیان سمبان
پکوان نہ پکانا کہ یہہ سب رسمین ہندوؤن سے سیکھے ہین *
اور تیجا دسوان چالیسوان چھہ ماہی برسی اور
شب برات کے اور مردونکا غم تازہ کرنا یہہ سب ہندوؤن
کی رسمین ہین * کہ وے بھی تیجا دسوان چالیسوان
برسی کرتے ہین * اور ہولی وغیرہ اپنے تیوہارون مین اگلے
مردون کے غم یاد دلاتے ہین * خدا جہالت سے پناہ مین رکھے *

* ساتوین رسم افراط فی التزئین کے بیان مین ہی *

یعنے زینت زیادہ کرنا اور سادی سیدھی وضع کو معیوب
جاننا * معلوم کیا چاہیے کہ بہتر کپڑا قیمتی پہننا یا بہتر قیمتی برتن

مین اچھا کھانا کھانا یا بہتر مکان مین رہنا اور بہتر سواری پر
سوار ہونا بشرطیکہ وہ کپڑا اور برتن یا کھانا اور سواری
حلال کے قسم سے ہو * اور جس قدر جایز ہی اُس قدر
زینت کرنا منع نہین * بلکہ اگر شکر کے واسطے ہو تو بہتر
ہی مگر نام اور نمود کے واسطے تکبر اور اترانے کی راہ سے
ہو تو مکروہ و حرام ہی * پھر اگر نمود اور نام کے یا تکبر اور
اترانے کی راہ سے نہو * مگر اُس مین کافرون یا فاسقون بدعتوان
سے مشابہت ہو تو وہ کام بھی منع ہو جاتا ہی * اگر کرنے
والیکو مشابہت مقصود * نہو سو اس زمانے مین خصوصا
ہندوستانمین لوگ جو مکان اور پوشاک اور سواری
اور اسباب خانہ داری مین تکلف اور زینت زیادہ کرتے
ہین * صرف اسیواسطے کہ نمود ہو اور ہم چشمون ہمقدم
برادرمین نام اور بڑائی ہو * پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ
جایز ناجایز حرام وحلال کی تمیز بھی نہین رہی * چنانچہ بعضے چیزین
زینت کی خود بنفسہ حرام ہین * جیسے مکانونمین تصویرین
لگانا * اور فرش و تکیے مشجر دریائی کمخواب اطلس مرد کے
حقمین اور ایسے ہی کمخواب اور اطلس اور تمامی اور تاش
اور بادلہ اور دریائی اور پتھے اور بہت سا گوٹا اور سرخ

ـسـمی یا زرد زعفرانی کپڑا اور رنگ تات بافی جو ناآنگو تبان چھلے سونے کی مرد کو پہنا * اور عطردان اور خاصدان اور پنکھی اور رکابیان اور کٹورے آب خورے چاندی سونے کے استعمال کرنا اور عورت کو نہایت باریک کپڑا پہنا * اور بعضے چیزین زینت کی کافرون فاسقون کی مشابہت کے سبب سے حرام ہین * اور بعضے اس سبب سے کہ اُنکے سبب تکبر اور غرور ہوتا ہی * اور نمود اور نام کے واسطے آدمی کرتا ہی * اور جب ایسے کامون مین آدمی پھنس جاتا ہی تو دنیا ہی کی طرف رجوع رہتا ہی * اور اللہ سے اور عاقبت سے غافل ہو جاتا ہی * قال اللہ تبارک وتعالی زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَالِكَ مَتَاعُ الْحَيوٰةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ آل عمران مین کر جھایا ہی لوگونکو مزون کی محبت پر عورتون اور بیٹون اور ڈھیر جوڑے ہوئے سونے اور روپے کی * اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کھیتی سے یہہ برتنا ہی دنیا کی زندگی کا * اور اللہ جو ہی اُسکے پاس ہی اچھا ٹھکانا * ف * یعنے لوگونکو

عورتونکی اور بیٹونکی اور بہت سی اشرفی روپیے کی اور اچھے اچھے
گھوڑونکی اور گاے بھینس اونٹ بھیڑ بکری وغیرہ جانورونکی اور
کھیتی کی خواہش ہی * اور اسمین اُنکو مزا ملا ہی سو اُن
چیزونکی محبت پر ریجھ رہے اور مشغول ہورہے ہین * کہ رات
دن اُسیکی فکر مین لگ رہتے ہین * اور اُنہین چیزونمین اپنی عزت اور
زینت سمجھتے ہین * جسقدر اشرفی روپیے اور پیسے زیادہ ہون * اور
گھوڑے موٹے تازے پلے ہوئے بہت ہوں اور گائیان بھینسین
اونٹ کثرت سے ہون * اور کھیتی کا تعلقہ بہت ہو اُسیقدر اپنی
عزت زیادہ سمجھتے ہین * پھر اس اشرفی روپیہ سے بڑی
بڑی اونچے اونچے پختے سنگین وسبع کال کاریون کے مکان بنانا * پھر
اُسمین چھتین اور دیواروں کیریان اور جھاڑ اور فانوسین
اور تصویرین اور آئینے اور پردے بانات لگانا * اور تخت چوکیان
کرسیان مشجر سے منڈے ہوئے بچھانا * اور فرش طرح
طرحکے اور قالین اور غالیچے تصویرونکی بچھانا * اور پلنگ
اور مسہریان موقع موقع سے وہان بچھانا * اور تکیے اور
پلنگ پوش اقسام اقسام کے لگانا * اور خاصدان اور
پاندان اور عطردان اور رکابیان اور آبخورے اور گلاس
چاندی سونے کے رکھنا اور استعمال کرنا * اور کمخواب

اور اطلس اور تمامی اور بادلہ اور تاش اور کتان اور دورائی
اور زیب اور خاصہ اور ململ ہونا اور بہت سے گھوڑے
جلو مین کوتل رکھنا * اور ہاتھیون اور بگھیون پر سوار ہونا *
اور چوبدار اور نقیب اور نوبت نقارہ ماہی مراتب
رکھنا * اور محل مین بہت سی عورتین ہونا * اور
خزانے بہت ہونا اور ملک بہت ہونا اپنا فخر بوجھتے ہین *
حالانکہ یہہ جتنا اسباب دنیا کے ہین اول تو ملتا ہی نہین
اُسکی تلاش مین کیا کیا کچھ محنتین اور مشقتین اُٹھاتے * اور
اونے ادنے کی خوشامد مین صبح سے شام اور شام سے صبح
کرتے ہین * اور سیکڑون طرح کی جھوٹھ اور فریب کرتے
ہین * پھر اگر سب کو یہہ دنیا ہاتھہ لگی تو رات دن اُسکی
محافظت اور اُسکی افزایش مین بسر کرتے ہین * اور ایک
دوسرے سے حسد اور بغض اور دشمنی پیدا کرتے ہین *
اور انجام اُسکا یہہ ہی کہ بعض اُسکی تلاش ہی مین اور بعض
کچھہ حاصل ہونے کے بعد مر جاتے ہین * اور یہہ کارخانہ یونہی
پڑا رہتا ہی اُسکے چھوٹنے کا افسوس ہاتھہ لگتا ہی * اور
وہ عورتین اور بیٹے اور مال اور گھوڑے اور جانور اور کیسی
کچھہ کام نہین آتے ہین * پھر ایسی چیز کی محبت مین کون

مشغول رہئے * جو چیز تھوڑی محنت سے ملے اور ہمیشہ باقی رہے اور عیش آرام اُسمین زیادہ ہو وہ کیون نہ حاصل کیجئے کہ وہ اللہ کے یہان ٹھکانا ہی بہشت * قال اللہ تبارک و تعالی اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتٰهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ * كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ یونس مین دنیا کا جینا وہی کہاوت ہی جیسی ہمنے پانی اُتارا آسمان سے پھر ایک میل نکلا اسمین سے سبزہ زمین کا جو کھاوین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگھار پر آئی اور اٹکلا زمین والون نے کہ یہہ ہمارے ہاتھ لگی * پہنچا اُسپر ہمارا حکم رات کو یا دن کو * پھر کر ڈالا اُسکو کاٹ کر ڈھیر گویا کل کو یہان نہ تھی بستی * اسیطرح ہم کھولتے ہیں پتے اُنلوگون پاس جنکو دھیان ہی * ف * یعنے خشک زمین پر جب پانی آسمان سے برستا ہی تو زمین سے سبز کھیت جمتا ہی کہ اُسمین

نئے غلہ اور ساگ وغیرہ آدمیونکے کھانیکا ہوتا ہے * اور کھاس بھس جانورونکے کام آتے ہیں * تو اُن کھیتون اور سبزے کے سبب زمین کو رونق اور چمک ہوجاتی ہے * کہ کوسون تک سبزہ اور گلزار نظر آتا ہے * پھر جب زمین اِسطرح سنگار پر آتی ہے تو کھیتی والے اور کھانیوالے جانتے ہیں کہ یہہ اب ہمارے کام آویگی * اور اُسکو دیکھہ کر خوش ہوتے ہیں * پھر ناگہان کوئی فوج آن پڑی اُسنے اُس کھیتی اور سبزہ کو کاٹ کر تباہ کر دیا * یا کوئی ہوا ایسی چلی یا کوئی کیڑا لگا یا دھوپ ایسی پڑی کہ وہ کھیتی اور سبزہ خشک ہو گیا گویا پہلے دن میں کچھہ وہان تھاہی نہین * اور وہ لوگ افسوس مین رہ گئے * ایسی ہی دنیا مین آدمی کی زندگی کا حال ہے کہ آدمی پہلے نطفہ تھا * پھر بناؤ روح آسمان سے آئی بدن مین طاقت قوت پکڑی اور انسانی اور حیوانی کام کرنے لگا * اور ہنر اور عقل اور سلیقہ مین پورا ہوا * ہر طرح طرحکی چیزین جمع کرنے لگا گھروالون نے جانا اب ہمارا نصیب چمکا * اور ایسی خوب گھر درست ہو کر رونق پکڑنے لگا ناگاہ حکم الہی آیا رات کو یا دنکو پھر ترت وہ مر گیا * اور اُس کو خاک مین برابر کر دیا * گویا پیداہی نہوا تھا اگر ہزار طبیب سچ وقت اور لاکھہ حکیم لقمان ثانی موجود *

اور بالکل جہان کی علاجین مہینا ہون * اور خزانے قارونکا
پاس ہون ممکن نہین جو موت ایک لحظہ ٹل جاوے *
اور زندگی معلوم نہین کہ کتنی ہی اور موت یقینی * اور عمر
آدمی کی ہر ہر لحظہ کم ہوتی جاتی ہی * لوگ جانتے ہین کہ
زیادہ ہوتی ہی اور حال اُسکا ایسا ہی جیسے برف بیچنے
والا کہ ہر دم اُسکا برف پگھلتا کم ہوتا جاتا ہی * پگھلنا یقینی
اور بکنا موہوم پھر مرنے کے بعد وہ کارخانہ اسباب پڑے رہ جاتے
ہین * اور اُسکو چھوٹنے کا غم اور اپنے کم عمری کا الم ساتھ جاتا ہی *
اور گھروالون دوست آشناؤن کو افسوس باقی رہتا ہی * یہہ بیان
اُسکے واسطے ہی جسکو دھیان ہی * اور بے وقوف ضدی کو
سمجھانا اور اندھے کے آگے آئینہ رکھنا بے فائدہ ہی * پھر
اِس قدر زندگی کے لئے اسباب اور تجمل بہت سا اکٹھا
کرنا اور اپنا بہت سا بناؤ سنگار بنانا * اور طرح طرح ارمان اور
وغیرہ نکالنی ہوشمندی سے بعید ہی * بلکہ مسلمان کو یون
جاننا چاہئے کہ دنیا کی عیش اور آرام مخصوص کافرون کے
واسطے ہی * اور آخرت کی نعمت اور بہشت ہمارے
لئے ہین * پھر مسلمان دنیا کی لذتون مین کیون پھنس جاوے *
قال اللہ تبارک و تعالی وَ لَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسَ اُمَّةً

وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ
فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ * وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا
عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ وَزُخْرُفًا * وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین کہ اور اگر یہ لحاظ
نہوتا کہ لوگ ہو جاوینگے ایک گروہ * تو ہم کر دیتے اُن کو جو منکر
ہین رحمان سے اُنکی گھرونکی چھتین چاندی کی اور سیڑھیان
جس پر چڑھتے ہین * اور اُن کی گھرونکے دروازے اور تخت
جن پر تکیہ لگا بیٹھتے ہین اور سونیکی * اور یہ سب کچھ نہین ہے مگر
دنیا کے جینے اور آخرت تیرے رب کے یہان اُنھین کو ہی
جو پرہیزگار ہین * ف * یعنے کافرون کو آخرت مین عذاب
ہوتا ہی دنیا مین تو کچھ آرام و عیش کر لین * مگر لحاظ یہ ہی کہ
اور لوگ بھی کافرونکو زیادہ عیش و آرام مین دیکھ کر اُنہین
کی راہ اختیار کر کے سب ایک ہی گروہ ہو جاوینگے * اِس سبب
سے کافرونکو زیادہ عیش دنیا مین بھی نہ دی اور نہین تو دنیا
مین کافرونکو اِس قدر آسودگی ہوتی ہے * کہ اُن کے مکانونکی
چھتین اور بالاخانونکی سیڑھیان چاندی کی ہوتین سفید
چمکتی ہوئی * اور بڑے بڑے عالیشان دروازے سونے کے

ہوئے جھلکتے ہوئے * اور وہان تکیہ دار تخت سونے کی بچھے
ہوئے ہوئے اور آن پر یہ کافر بیٹھے ہوئے * اور یہ عیش اور آسودگی
آن کو فقط دنیا ہی مین تھی چند روز مین یہ سب چھوڑ کر
مر جاتے وہان دوزخ کے عذاب مین گرفتار ہوتے * جیتے ہی تک
یہ سب کچھ رہتا * پھر آخر کو یہ سب فانی تھا باقی ہمیشگی کے
واسطے وہی آخرت کا گھر ہی * کہ وہان پرہیزگارونکو عیش
وارام دوامی ہوگی * اس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کی
عیش و عشرت اور سونہری روپہلی چیزین اور
بڑے بڑے عالیشان مکان اور دروازے کافرون ہی
کے واسطے ہین * بلکہ کافر آنسے بھی زیادہ دنیا کی عیش
و آسودگی کے لایق ہین * متقی مسلمانکو یہان صرف گذران
کر لینا چاہیے آخر کو بہشت مین عیش و عشرت نصیب
ہوگی * اور یہ بھی دریافت ہوئی کہ متقی مسلمان کو چاہیے کہ
دنیاکی عیش عشرت سے پرہیز کرے * اور جسقدر
عیش عشرت مین کافرونکو دیکھے جانے کہ یہ آسکے واسطے
کم ہی ایسے زیادہ کے لایق یہ نہ تھا * اور بعضے مسلمانونکو جو
کچھ بادشاہت اور حکومت اور امیری دنیاکی ملی تو آنکو اسمین
کچھ اپنی عیش و عشرت مقصود نہ تھی * خلق اللہ کا فائدہ

منظور تھا * اُنکے حق مین وہ دنیاداری اور فقیری برابر تھی *
اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ *
* ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ابوداود
نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا
کہ سنو سنو کہ پرانے کپڑے پہننا اور بہت زینت نکرنی
ایمانکی بات ہی * پرانے کپڑے پہننا اور زیادہ بناو نکرنا ایمانکے
کامونمین سے ہی یعنے جسکو آخرت کی نعمتون کی خواہش ہوتی
ہی اور دنیاکی زیب اور زینت اُسکے خیال مین نہین آتی
ہی * تو دنیا کے بہت سی تکلف کو بیفایدہ جانتا ہی * پھر
اگر میلا کپڑا ہی تو کچھ پروا نہین اور اگر پھٹا پرانا پیوندلگا
ہی تو کچھ خیال نہین * اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ
وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ
حُلَّةَ الْكَرَامَةِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین
لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ سوید بن وہب سے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے چھوڑ دیا زینت کا کپڑا
پہننا عجز و انکسار کے لئے پہناویگا اُسکو اللہ جوڑا بزرگی کا *

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلَا مَخِيْلَةٌ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ میرا باپ دادے سے سنتے ہوئے کہتا تھا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور خیرات کرو اور پہنو اسقدر کہ نہ مل جاوے بیجا خرچ کرنے میں اور اترانے میں * ف * یعنے جو کھانا اور پینا اور خیرات بیجا خرچ کے طور پر ہو کہ کسیکا حق تلف ہوتا ہو یا دنیا دین کا کچھ فائدہ نہ نکلتا ہو وہ نہیں درست * اور جس میں اترانا نکلتا ہو وہ کھانا پہننا پوشاک خیرات بھی نہیں درست * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِيْ اَرَاكَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرَةٍ مِنَ الْاِرْفَاةِ قَالَ مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل میں لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن بریدہ رض نے نقل کیا کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کہا کہ میں کیوں

تجکو دیکھتا ہون پریشان بال کہا کہ پیغمبر خدا ﷺ منع کرتے تھے
ہمکو بہت سے رفاہ سے کہا مین کیون نہین دیکھتا تیرے
پاس جوتیان کہا کہ رسول خدا ﷺ ہمکو فرماتے تھے کہ ہم رہا
کرین ننگے پانو کبھی کبھی *ف* بہت سا مرفہ حال اور آسودہ
وضع خواہ مخواہ مقطع بنا حضرتکو خوش نہین آتا تھا *سو فرمایا
تھا کہ مقید تکلف کے نہ ہو کبھی اگر بالو مین کنگھی نہین کی خوشبو
نہین لگائی *سفید تکلف کے کپڑے نہ ہوے تو نہین ہی *
بلکہ کبھی کبھی ننگے پانون بھی پھر لیا کرو تا کہ تکلف کی عادت
جاتی رہے* أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ
دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِضَادَتَي
الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ
فَتَبِعَتْهُ فَاطِمَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَدَّكَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ
لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا * ترجمہ مشکوۃ کے
باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ
بی بی سفینہ نے نقل کیا کہ بی بی فاطمہ رض نے کھانا کھانے
کو بلائی پیغمبر خدا ﷺ کو سو آئے تو رکھے دئیے اپنے دونو ہاتھ
دروازے کی دونو بازؤں پر سو دیکھا پردہ کہ لگا ہوا ہی کھر
کے کونے مین تو لوٹے حضرت * تو اُن کے پیچھے چلی بی بی

فاطمہ اور کہا یا رسول اللہ سے چیز نے لوٹا لا تمکو* فرمایا کہ مجکو یا کسی نبی کو نہین لایق ہی کہ بیتھے منقش مزین گھر مین* ف* سبحان اللہ حضرت سید المرسلین اپنے بیتی محبوبہ سیدۃ النساء بی بی فاطمہ کے گھر مین صرف اس سبب سے کہ وہان گوشہ مین ایک پردہ لگا ہوا تھا اندر تشریف نہ لیگئے اور پھر آئے* اور فرمایا کہ پیغمبر کے شان سے بہت بعید ہی اور پیغمبر کو لایق نہین کہ ایسے گھر مین داخل ہو* تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکانمین دیوار گیریان لگانا اور آینہ بندی کرنا اور جھاڑ اور فانوس مین لگانا زیب و زینت کے واسطے یا کاکاری کرنا درست نہین* اور پیغمبر کی پیروی مسلمانکو چاہیے کہ ایسے مکانو نمین نہ جاوے* پھر کوئی مکان ہو دیوان خاص ہو یا دیوان عام شب باشی کا مکان ہو یا نشست گاہ* زنانہ مکان ہو یا مردانہ برج ہو یا مقبرہ ہو چاہ ہو یا درگاہ ہو امیر کا یا فقیر کا فاسق کا ہو یا متقی کا* مگر ہان جو دینی کچھ ضرورت ہو تو وہ بات جدی ہی* اَخرَجَ التِرمِذِيُّ عَن عَايِشَةَ قَالَت قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰہ ﷺ يَا عَايِشَةُ اِن اَرَدتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكفِكِ مِنَ الدُّنيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الاَغنِيَاءِ وَلَا تَستَخلِقِي

ثَوْباً حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ صدیقہ نے نقل کیا کہ مجھسے پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای عایشہ اگر تو چاہے مجھسے ملے رہنا تو البتہ تجھکو کافی ہی دنیاسے اسقدر جیسے مسافر سوار کا توشہ * اور پچو پاس بیٹھنے سے بڑے آدمیونکے اور اپنے کپڑیکو پرانا مت جانیو جب تک پیوند نہ لگاوے * ف * یعنے کپڑیکو جب پیوند لگین تب جانیو کہ پرانا ہوا تب تک اُسکا پہننا نہ چھوڑیو اور بڑے آدمیون کے پاس نہ بیٹھیو نہ اُنکو اپنے پاس بٹھلائیو * اور دنیا کے اسباب میں اسیقدر فائدہ اُٹھائیو اور اسیقدر اسباب کو کافی جانیو جسقدر سوار اپنے رستے کے واسطے توشہ لیتا ہی * اور سوار بہ سبب تیز روی کے توشہ تھوڑا لیتا ہی بہ نسبت پیادے کے * یعنے جس قدر کم ہوسکے اُسی قدر دنیا کے اسباب پر کفایت کیجیو تو دنیا اور آخرت مین میرا تیرا ساتھ رہیگا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کا بہت سا اسباب جمع کرنا اور پرانے پھٹے کپڑیکو برا جاننا اور نہ پہننا اور اُسسے شرمانا اور بڑے آدمیون کے پاس نشست برخاست کرنا اچھا نہین * خصوصا علما اور مشایخ کے

ھشمین پھر بہت اپنی زینت کرنا اور وضعین نکالنی تو کا ہی کو
چاہیے * آپ معلوم کیا چاہیے کہ زینت بہت سی کرتے سے
کبھی کفار سے مشابہت ہو جاتی ہی کبھی درائی ریشمین
کپڑا پہننے لگتا ہی * کبھی کسی کپڑا استعمال کرتا ہی
کبھی مکان مین تصویرین لگاتا ہی * کبھی تصویرون کا کپڑا پہنتا
ہی * کبھی پاے جامہ ٹخنون سے نیچا اور لمبی لمبی آستین
اور نیچے نیچے انگرکھے قبائین پہنتا ہی کبھی ایسا کپڑا پہنتا ہی
جسے مشہور ہو کہ یہ ملا ہی * یہ مشائخ ہی یہ فقیر ہی کبھی
نہایت باریک کپڑے پہنتا ہی کبھی سونیکی انگوٹھیان
چھلے پہنتا ہی اور کوئی چاندی سونے کے برتن استعمال
کرتا ہی اور کوئی اپنی وضع عورتون کیسی بناتا ہی * کوئی
ہتھیارون کی بہت زینت کرتا ہی * کوئی سوارےکا بہت
اہتمام کرتا ہی * کوئی مکان کے زیب و زینت بہت کرتا ہی
* کوئی خوشبو مین بہت مصروف رہتا ہی کوئی اپنے بالونکا
سنگھار کرتا ہی * اور بعضے زینتین ایسی ہین کہ عورتونکو
بھی نہین درست سو اُن سب زینتون سے پیغمبر خدا
صلعم نے منع کیا مجمل اور مفصل سو مجمل یہ ہی *
اَخرَجَ اَبُودَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَۃَ قَالَ نَھٰی

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِيْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ریحانہ نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے دس باتون سے دانت باریک کرنے سے اور نیلا گودنے سے اور بال اُکھارنے سے یعنے داڑھی کا یا ماتھے کا اور دو مردون کے ساتھہ سونے سے بے لباس کے اور دو عورتون کے ساتھہ سونے سے بے لباس کے اور اُسسے کہ لگاوے مرد اپنے کپڑون کے نیچے ریشمی عجمیون کی طرح اور اسسے کہ لگاوے اپنے مونڈھون پر ریشمی عجمیون کی طرح اور منع فرمایا لوٹنے سے اور چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور انگوٹھی پہننے سے مگر حاکومت والے کو * ف * بعضے لوگ شان اور نمود کے واسطے مونڈھون پر قبا اور لبادے اور فرغل وغیرہ کے ریشمی کپڑے آدرائی

وغیرہ لگاتے ہیں جیسے یہان لوگ سیندور لگاتے ہیں * اور
بعضے آرام کے واسطے یا شان و شوکت کے لئے کپڑے کو
استر دار اور اطلس وغیرہ ریشمین کا لگاتے ہیں یا نیچے
پہننے کا کپڑا جیسے فوحی وغیرہ ریشمی بناتے ہیں * اور بعضے
لوگ پہننے کے چمڑے کا زین پوش بناتے ہین * اور کوئی
ویسے ہی چیتے یا شیر وغیرہ کی کھال پر بیٹھا کرتا ہے *
اور اکثر لوگ سفید بال داڑھی کے اُکھاڑتے ہیں * اور
بعضے عورتین ماتھے کے اُکھاڑتی ہیں * اور بعضے عورتین نیلا
گودتے ہیں * اور بعضے عورتین اپنے بڑے موٹے دانتون کو
ریت کر باریک اور برے کرتی ہیں * اور اکثر لوگ مہر
انگوٹھی زینت کے واسطے بلا حاجت پہنے رہتے ہیں *
اور بعضے مرد مرد کے ساتھ ننگے ہو کر سوتے ہیں * اور
بعضے عورتین ننگی ہو کر ننگی عورت کے ساتھ سوتی ہیں *
اور بعضے لوگ کسی کا مال لوٹ کر کھاتے ہیں * سو حضرت
نے ان سب باتون سے منع فرمایا کہ یہ سب کام زینت
اور شان و شوکت اور غرور کے ہیں کہ دنیا کی طرف
رجوع اور اللہ سے غافل کرتے ہیں * آخر اَبُوْدَاؤُدَ وَ
النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ

الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ
بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا * ترجمہ مشکوۃ کے
باب الخاتم مین لکھا ہی کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن
مسعود رض نے نقل کیا کہ نبی صلعم کو برا لگتا تھا زرد یعنے
سارنگا مرد کو لگانا اور سپید بالون کا رنگنا اور ازار لٹکانا اور
سونے کی انگوٹھی پہننا اور بناؤ سنگار کرنا عورتوں کا حرام جگہہ
پر دکھانیکو * ف * عرب مین دستور ہی کہ اوسکے زعفران
وغیرہ خوشبو جمع کرکے اُسکا زرد سارنگا بناتے ہین * سو
اگر کوئی مرد سارنگا لگاتا یا سفید بالونکو سیاہ کرتا یا کوئی ٹخنے
سے نیچے ازار پہنتا یا کوئی سونے کی انگوٹھی پہنتا یا کوئی عورت
سنگار کرتی غیرونکے دیکھانیکے واسطے * یہہ سب کام حضرت
کو برے لگتے تھے * تو مسلمانکو ان کاموں سے بچنا اور پرہیز کرنا
چاہیے * کہ یہہ سب زینتین ہین جب صحابہ کا حال زینتونکا
معلوم ہو چکا تو اب مفصل سننا چاہیے * بعضے کام ایسے ہوتے
ہین کہ آدمی اپنی زینت کیواسطے کرتا ہی تو اس سے کافرونکے
ساتھہ مشابہہ ہو جاتی ہی * اور مشابہت کفار کے ساتھہ کرنی
منع ہی * سو سننا چاہیے کہ جو کام اپنے دین کی بات جانکر کافر
کرتے ہین اور وہ بات مسلمانون پر فرض واجب نہو تو وہ بات

مسلمان کو کرنا نچاہئیے * یا جو کام کافرونکا مخصوص ہو کہ وہ علامت اور نشان انکا ٹھہرجاوے تو وہ کام بھی مسلمانکو کرنا منع ہوجاتا ہی * پھر بعضے کام وہ ہوتے ہیں کہ کافر جب تک اس ملک مین رہیں اور وہ کام کرتے رہیں تب تک مسلمانو نکو وہ کام منع رہتا ہی * اور جب وہ کافر جاتے رہیں تب وہ کام جایز ہوجاتا ہی * اور بعضے کام ایسے ہوتے ہیں کہ مسلمانو نکو جائز ہیں اور اتفاقا ایک ملک مین کافر غالب ہوگئے * اور وہی کام اپنے دین کے روسے وہ کافر کرنے لگے تو وہ کام اس ملک والے مسلمانون پر کافرون کی مشابہت کے سبب منع ہوجاتا ہی * اور جو کام ہمارے دین مین فرض و واجب ہی * اگر وہی کام کافر بھی کرنے لگیں تو وہ کام ہمکو چھوڑنا نچاہئیے * یا جو کام مقتضاء بشریت اور آدمیت کا ہی اسکام بھی کافرون کی مشابہت کا لحاظ نچاہئیے جیسے کھانا پینا سونا جاگنا نکاح کرنا * مگر ہان اگر ان کاموں مین کافر کوئی وضع مخصوص اپنی نکالیں * تو وہ وضع مخصوص البتہ مسلمانکو منع ہوجائیگی * غرضکہ مشابہت کفار کی بہرحال نچاہئیے خواہ لباس پوشاک مین ہو خواہ چال ڈھال وضع مین ہو خواہ مکان و سواری مین ہو یا رسوم و عادات مین ہو یا اعیاد او رعبادات مین ہو * اخرج

وَ احمد وَ ابو داوُد عن ابنِ عمر رض قال قال رسول اللہ ﷺ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داوُد نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے اپنے آپ کو مشابہہ کیا کسی قوم سے تو وہ اونہین مین ہی * ف * یعنے جو شخص جس قوم کے ساتھہ مشابہت کرے پھر وہ قوم خواہ نصاری ہو خواہ مجوس کی * خواہ ہنود ہون خواہ فساق ہون خواہ مرد ہون خواہ عورتین ہون تو وہ شخص اُسی قوم کے لوگو نمین شمار ہو جاتا ہی * پھر اگر بالکل مشابہت اختیار کی تو بالکل احکام جو اُس قوم کے حق مین جاری ہوتی وہی اُسپر بھی جاری ہون * اور اگر تھوڑی مشابہت اختیار کی تو اسیقدر احکام اُس قوم کے اُسپر جاری ہونگے * مثلاً کوئی کافر اگر مسلمانونکی وضع بالکل عبادات اور معاملات اور عادات اور رسوم کے اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑ دے تو اُسکو مسلمان کہا جائیگا * اور مسلمانونکے ساتھہ جیسے معاملات کیے جاتے ہین ویسی ہی اُسکے ساتھہ بھی کیے جائینگے * پھر اگر وہ دل سے بھی مسلمان ہوگا تو اخرت مین بھی مسلمانونکے ساتھہ بہشت مین ہوگا * اور اگر صرف ظاہر

داری کہو اسطے مسلمان ہی تو دنیا ہی بین اُسکو مسلمان جانینگے * اسیطرح جو مسلمان کافرونکی وضع اختیار کرے تو اُسکو بھی اُنھین مین شمار کرینگے * اگر نصارے کی وضع اختیار کی تو نصرانی ہی * اور اگر مجوس کی وضع اختیار کی تو مجوسی ہی * اور اگر یہود کی وضع اختیار کی تو یہود ہی * مسلمان نہین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ رکانہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکون کے درمیان مین یہہ ہی کہ پگڑیان ٹوپیون پر * ف * یعنے مکے کے مشرک صرف پگڑی باندھا کرتے تھے اُسکے نیچے ٹوپی نہین رکھتے تھے اور مسلمان ٹوپی پر پگڑی باندھتے تھے * سو فرمایا کہ ہمارے اُنکے درمیان مین یہہ فرق ہی * تو اِس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو کافرونسے لباس مین فرق کرنا چاہیے اگرچہ ادنی بات مین ہو * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ بخاری اور

مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم
نے فرمایا کہ یہود اور نصاری داڑھیان نہین رنگتے سو تم
مخالف کرو اُن کی یعنے رنگو* ف* اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ
وضع مین بھی کفار سے مخالف کرنی چاہئے* تو اُن تینون حدیثون کا
مضمون دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی امر مین کفار کی
مشابہت کرنی نچاہئے* مثلاً ہولی کی خوشی کرنی* ہندوؤن سے
ہولی کی ملاقات کرنی ہولی کھیلنا* اپنے آدمیون کو ہولی کا انعام
دینا* دیوالی مین روشنی کرنی دیوالی کی کھیلے مٹھائی کھلونے
آپس مین بانٹنا* لڑکون لڑکیون کو لئے دینا* دیوالی کا انعام
نوکرون چاکرون کو دینا* یا جیسے دیوالی مین روشنی کرتے
ہین* شب برات مین بہت سی روشنی کرنی دسہری
مین نیل کنٹھ دیکھنا مبارک سمجھنا نیل کنٹھ دیکھانے
والے کو* یا اپنے نوکرون چاکرون کو دسہرے کا انعام دینا*
دیوالی دسہرے مین جانورون کا رنگنا* بسنت مین بسنتی
پوشاک پہننا* بسنت کے سبب مکان بسنتی رنگنا* دسہرے
بسنت نربدی گنگا ہردوار وغیرہ کے میلون مین جانا* یا جیسے
ہندو جو کنٹھے پہنتے ہین مسلمان کنٹھے پہننا* چوتیان رکھنا
داڑھی منڈانا مونچھین بڑی بڑی رکھنا* ماتھے پر قشقہ ٹیکا لگانا*

گائی گنگا پیپل وغیرہ معابد ہنود کی تعظیم کرنی * گائی کا گوشت کھانا
اُس کی تعظیم کے سبب برا سمجھنا * دھوتی باندھنا اور ٹونکہ
لہنگا پہننا * چوکا دیکر کھانا گوبر کو پاک سمجھنا اپنے آپ کو
راجہ کنوار ٹھہرا کر کھانا * پیتل پھول کے اکثر برتنون کا استعمال
کرنا * لڑکون کو زیور پہنانا شادی مین کنگنا باندھنا * مڈھا چھانا
باندھنے کی طور پر اور کچھ کھڑا کرنا * ریشمین پوشاک کو
مرد کے حق مین مضایقہ نہ سمجھنا اور استعمال کرنا یہہ
سب ہندوؤن کی مشابہت ہیں * اور نوروز کی خوشی کرنی
یہود کی مشابہت ہی * اور کرسی منبر لگا کر بیٹھنا * سر پر
چھری کانٹے سے کھانا * سینہ پر بٹن رو گریبان رکھہ کر
اُس مین بوتام لگانا اور تنگ تنگ کپڑے پہننا گو بند لگانا رفتار
گفتار مین انگریزی وضع اختیار کرنی * بڑے دن کی تعظیم کرنی
نصاریٰ کو اُس کی مبارکباد دینا * بڑے دن کے سلام
کو جانا اُس سبب سے نذر دینا ڈالیان گذراننی * بگھی سیجگاڑی کی
سواری اختیار کرنی دم بریدہ گھوڑون پر سوار ہونا *
کوٹھیون بنگلون مین رہنا * مکانون کو فرش فروش جھاڑ و
فانوسون سے بہت آراستہ رکھنا چاندی سونے کے برتنون کا استعمال
کرنا * غم مین سیاہ کپڑا پہننا داڑھی موچھ مونڈنا یہہ سب نصاریٰ کی

مشابہت ہی * اور اپنی شان شوکت کے واسطے سب سے اونچے ہو کر بیٹھنا ناٹھیون پر نمود کے واسطے چڑھنا بہت سے جلو سواری مین شان و شوکت کے واسطے رکھنا * ڈنکا ورماہی اور مراتب اور گھڑیال رکھنا * کوئی جھک کر سلام کرے آداب تسلیمات بجالاوے یا معاذ اللہ سجدہ کرے * اُس پاس قربانی ہوے اُس سے راضی ہونا * زری کمخواب تاش بادلے اطلس کا لباس پہننا * چاندی سونیکے ظروف کا استعمال کرنا یہ سب قیاصرہ اور اکاسرہ اور کفار متکبرین کی مشابہت ہی * کہ مسلمان کو یہ امور ترک کرنا اور ان امور سے مخالفت چاہیئے * اور بعضے اسباب زینت کے وہ ہین کہ مخصوص اُن کے حق مین حدیث آئی ہین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰي ذُكُوْرِهَا * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حلال ہوا سونا اور حریر میری اُمت کی عورتون پر اور حرام ہوا مردون پر * ف * حریر اُس کپڑے کو کہتے ہین جسکا تانہ بانہ بالکل سب ریشم کا ہو *

اب کپڑا امرد کے حق میں اُس کا استعمال حرام ہی * خواہ بوڑھا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا مگر لڑکا گنہگار نہیں ہوتا * جو اُسکو پہناوے وہ گنہگار ہوتا ہی اور عورت کو جایز ہی * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صلعم حُلَّةٌ سِیَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَیَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَیْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُهَا اِلَیْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَیْنَ النِّسَاءِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ کسی نے بھیجا پیغمبر خدا صلعم کو ایک جوڑا کہ اُس میں ریشمین دھاریاں تھیں سو بھیجا وہ اُنہون نے مجکو * سو پہنا میں نے اُس کو تو دریافت کیا میں نے غصہ حضرت کے چہرے پر * تو فرمایا حضرت نے کہ میں نہیں بھیجا تھا تجکو اِس واسطے کہ تو پہنے * میں نے تو اِس واسطے بھیجا تھا تیرے پاس تا کہ تو پھاڑ دے اُس کی اوڑھنیاں عورتون میں * ف * یاد جو دیکہہ وہ کپڑا بالکل ریشمی نہ تھا صرف اُس میں ریشمین دھاریاں تھیں * سو حضرت علی کو پیغمبر خدا صلعم پہنے ہوے دیکھہ کر غصے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اُس [illegible] بھیجا تھا کہ اُس [illegible] عورتون کے

واسطے اُرہنیا ان اُس کی بنا دو * تو اُس سے معلوم ہوا کہ مرد کو ریشمی کپڑے سے کمال احتیاط چاہیے *

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِصْبَعَیْهِ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا پہننا ریشمی کا مگر اِس قدر اور اٹھائین پیغمبر خدا صلعم نے اپنی دو انگلیان بیچکی اور شہادت کی اور ملایا اُن دونون کو * ف * دریائی مشجر وغیرہ جو کپڑا ایا لکا ریشمی ہو دو انگل جوڑا گوٹ سنجاب اُس کے لگا لینا درست ہی مرد کو اِس قدر زیادت بہت ہی *

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حریر وہی پہنیگا دنیا مین جسکو کچھ نصیب نہین آخرت مین * ف * یعنے جو مرد دنیا مین حریر پہنے وہ اُس جہان کے نعمتون سے محروم رہیگا * غرض کہ اُن حدیثون سے

سے معلوم ہوا کہ مرد کو درائی اور چولی اور اطلس اور شبجر اور رنگا بدن اور ریشمی مخمل وغیرہ لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہی * اور جو کرے وہ آخرت سے محروم ہی
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداود نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر رض نے نقل کیا کہ نکلا ایک مرد اور اسکے بدن پر دو کپڑے سرخ تھے سو اُسنے سلام کیا پیغمبر خدا ﷺ کو تو جواب نہ دیا حضرت نے اُسکے سلام کا وعلیک السلام * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو بہت سخت حرام ہی * کہ حضرت نے سرخ کپڑا پہنے ہوئے شخص کے سلام کا بھی جواب نہ دیا حالانکہ سلام کا جواب واجب ہی * تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فاسق کے سلام کا جواب دینا بھی اچھا نہین تاکہ وہ باز آوے * پھر فاسق سے دوستی محبت رکھنیکا تو کیا ذکر ہی * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ

يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتُوْبُ اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض سے نقل کیا کہ مین نے خرید ا ایک غالیچہ کہ اُسمین تصویرین تھین * پھر جب اُسکو دیکھا پیغمبر خدا ﷺ نے دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے * تو پہچانی مین نے اُنکے چہرے پر ناخوشی * تو کہا مین نے یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ و رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مین نے * تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کیسا ہی یہہ غالیچہ * مین نے کہا تمھارے لئے خرید ا ہی کہ اُسپر بیٹھو اور اُسکا تکیہ بناؤ * سو پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون والے عذاب مین ہونگے * اور کہا جائیگا اُنکو کہ جان ڈالو اُسمین جو بنایا تمنے * اور فرمایا کہ جس گھر مین تصویر ہوتی ہی اُسمین فرشتے نہین آتے * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زینت کیواسطے بھی تصویر کی چیز کا رکھنا نچاہئے چہ جایکہ

تصویرین بالخصوص بنانی اور خریدنی اور مکانمین زیب و زینت
کے واسطے آپنو نہین لگانی * بلکہ سب تصویرونکو ناپاک
سمجھہ کرکے مکانسے دور کیجیے کہ پیغمبر بھی خوش ہون
اور متقی پرہیزگار پیرو پیغمبر اور فرشتے اس مکان مین آوین *
کہ اُنکے سبب مکانکی رونق اور زینت ہو * اور یہہ بھی معلوم
ہوا کہ ایسے مکان سے بھی مانوس ہونا چاہیے جسمین تصویرین
سامہنے رکھی ہون * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَتَانِي جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ
فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ الدَّارَ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى
الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ
وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِيْلِ الَّذِيْ عَلَى
بَابِ الْبَيْتِ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ
وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ
فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ عُنُقٌ
مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ
وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ
مَنْ دَعَا مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ * ترجمہ مشکوۃ کے
باب التصاویر مین لکھاہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ

پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبریل کہا کہ آیا تھا میں تمہارے
پاس کل سو مجھکو نہ روکا کسی نے مکان میں جانے سے * مگر اس
سبب سے میں اندر نہ گیا کہ تھیں دروازے پر تصویریں * اور
گھر میں تھا رنگا ہوا پردہ کہ اس میں مورتیں تھیں اور گھر میں
کتا تھا * سو حکم کرو کہ دور کر دئے جاویں ان تصویروں کو جو
دروازے پر ہیں * تو ہو جاویں جیسی درخت کی تصویر * اور
حکم کرو پردے کو کہ پھاڑا جاوے تو بنائے جاویں دو تکئے پڑے
رہیں پانو کے نیچے روندے * اور حکم کرو کتے کے واسطے کہ
نکال دیا جاوے * سو کیا رسول خدا صلعم نے ایسا ہی * اور
فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ نکلیگی ایک لنبی گردن دوزخ سے
قیامت کے دن اسکے دو آنکھیں ہونگی دیکھتی اور دو کان
ہونگے سنتے اور زبان ہوگی بولتی کہیگی میں سونپی ہوئی ہوں
تین شخصوں پر ہر متکبر زبردست پر * اور بالکل ایسے لوگوں پر
جنھوں نے ٹھہرایا اللہ کے ساتھہ اور معبود * اور تصویر بنانیوالوں پر
* ف * اس حدیث سے معلوم ہوا اگر درخت کی تصویر
ہو یا ایسی تصویر ہو کہ ذلیل خراب پانو کے نیچے پڑی رہے *
اس سے کچھ خوب صورتی زینت چیز کی مقصود نہو * اور وہ چیز
بھی نمود کی نہو چھپی پڑی رہتی ہو * جیسے تکئے وغیرہ کسی چیز کے

اندر تصویر ہو کہ ظاہر مین معلوم نہوتی ہو تو مضایقہ نہین * مگر یہہ
زیب و زینت کے لئے سوا تین تصویرین رکھنی خواہ دروازے
پر ہون خواہ مکان کے اندر ہون خواہ دیوار پر ہون خواہ کپڑے
پر ہون * اور دیوار کپریان لگانا اور زینت کے واسطے کتّے
پالنا گھر مین رکھنا ایسا برا ہی کہ رحمت کے فرشتے اُس گھر
مین نہین آتے * ف * اور روز قیامت کو مصوّر اور کافر اور تکبر
غرور سے کشتی کرنے والے لوگ ایک ساتھ دوزخ کے عذاب
مین گرفتار ہونگے * اور دوزخ کی گردن دور دور کر اُن کو پکڑے گی
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ
جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ *
ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلعم نے فرمایا کہ جسنے لٹکایا اپنا کپڑا اتراہٹ سے تو نہ نظر
کریگا خدا تعالی اُسکی طرف قیامت کے دن * ف *
اگر کسی کا پایجامہ یا قبا یا تہہ وغیرہ کپڑا اتفاقا بے خبری مین
نیچا ہو گیا تو وہ علیحدہ ہی * مگر زینت اور وضعداری کے واسطے
کپڑا ٹخنے سے نیچا کرنا حرام ہی * کہ اُس شخص کی طرف
اللہ تعالی مہربانی کی نظر نہ کریگا * اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ
مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس
میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلعم نے فرمایا کہ جو نیچے ہو ٹخنوں سے ازار وہ دوزخ میں *
ف * ازار کہتے ہیں لنگی تہمد کو اُس میں شامل ہی پایجامہ
سو جس قدر کہ ٹخنے سے نیچا ہو اُتنا پانو دوزخ میں ڈالا جاویگا
یعنے نیچا پہنا کام دوزخیوں کا ہی * اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْاِسْبَالُ
فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا تَخَيُّلًا لَمْ
يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب
اللباس میں لکھا ہی کہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ذکر کیا کہ سالم نے نقل کیا کہ میرے باپ یعنے عبد اللہ ابن
عمر رض نے پیغمبر خدا صلعم سے نقل کیا کہ فرمایا حضرت
نے کہ نیچا کپڑا اگر نہ پایجامے میں اور قمیص میں اور پگڑی میں
منع ہی. جس نے نیچا کیا اُن میں سے کچھ اِترانے سے نظر
نہ کریگا خدا اُس کی طرف قیامت کے دن * ف * لنگی پایجامہ
آدھی پنڈلی تک بہتر ہی اور ٹخنے سے اوپر تک جایز ہی *
اور آستین گٹے تک چاہیے اور دامن نصف ساق تک چاہیے *

وفي بعض النسخ خيلاء

اور عمامہ پگڑی کا شملہ آدھی پیٹھ تک درست ہی * پھر اس سے
زیادہ نیچا کوئی کپڑا اگر کوئی شخص کرے تو اُس کی
طرف اللہ تعالی قیامت کو نظر مہربانی کی نکریگا * اخرج احمد
وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنَ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی
کہ امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے کپڑا
شہرہ ہونیکا پہنا دنیا مین پہناویگا اُسکو خدا کپڑا رسوائی کا
قیامت کے دن * ف * یعنے جسنے ایسا کپڑا پہنا کہ اُسکے
سبب سے مشہور ہو کہ یہہ شخص ایسا ہی * مثلا سبز
عمامہ اِس واسطے باندھے کہ لوگ جانین کہ یہہ سید
ہی * یا سبز کپڑے اِس واسطے پہنے یا سیاہ یا صبز
لباس اِس واسطے پہنے کہ لوگ حاجی جانین * یا اُونچی اُونچی
ٹوپیان تاج سر پر دھرنا اور سیلیان اور کفنیان پہننا اور لنگیان
باندھنا تاکہ لوگ فقیر جانین * یا ایسا لباس پہنا کہ لوگ جانین
کہ یہہ امیر ہی * حاکم ہی یا کرتا جبہ فرغل اِس واسطے پہنے
کہ لوگ جانین کہ عالم ہی مشائخ ہی بزرگ ہی * پھر خواہ

از ترجمہ شیخ عبدالحق ثوب مذلۃ بود وفی الرموز المذلۃ ما یمتہن من الثیاب ثوب البذلۃ ۱۲

ہونے کا وفی الفا نی ب دل کمکنسۃ ما لا یصان من الثیاب کالبذلۃ بالکسر ۱۲ و در منتہی الارب گفتہ بذلہ جامہ بادر روزا و در برہان بادر روزہ یعنی برآورد باشد و خوراک خرقہ ہر روزہ را نیز و جامہ کہنہ و لباسیکہ پوشند و چیزے را نیز کہ ہر روزہ [illegible] در کار ۱۲

کپڑا اُس وضع کا ہو خواہ رنگ اُس وضع کا ہو سبب حرام ہی *
اور جزا اُسکی قیامت کے روز رسوائی ہی * مگر یہہ معلوم
رہے کہ سپاہیونکی وردی اِس سے باہر ہی وہ اور بات ہی *

سپاہیوں کی وردی

اَخْرَجَ اَبُوْدَاءُوْدَ عَنْ عَايِشَةَ رض اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ
دَخَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ
قَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْءَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَصْلُحَ اَنْ
يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ * مشکوۃ کے
کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ نے نقل کیا
کہ حضرت ابو بکر کی بیٹی بی بی اسما آئین پیغمبر خدا ﷺ پاس اور اُنکی
بدن پر باریک کپڑے تھے تو منہہ پھیر لیا اُنکی طرف سے حضرت
نے اور فرمایا کہ ای اسما عورت جب پہنچی جوانی کو ہرگز
مناسب نہین اُسکو کہ دکھائی دے اُسکا بدن سوا اسکے
اور اسکے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنی چہری اور دونو ہتہیلیون
کی طرف * ف * یعنے ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو
پہننا نہین درست * اور کوئی عضو عورت کا کہلانا نہ چاہیے مگر چہرہ اُنکا
اور گٹے تک ہاتہہ کا کہلا رہنا مضایقہ نہین * پھر یہہ جالی اور
کاجہہ اور بک اور کپر دہور اور لاہہ اور باریک جہولا وغیرہ *
جو ایسا کپڑا ہو کہ اُسمین سے بدن نظر آوے پہننا نہین

پہنچے تک

درست اور وہ عورت گویا ننگی ہی * پھر جسکے سامھنے عورتکو ننگی پھرنا درست ہی اُسکے سامھنے یہہ بھی روا ہی * اخرج مَالِكٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ امام مالک نے ذکر کیا کہ علقمہ بن علقمہ نے اپنی مان سے سنا ہوا نقل کیا کہ عبد الرحمن کی بیٹی بی بی حفصہ آئین بی بی عایشہ پاس باریک اوڑھنی اوڑھی ہوئی تو پھاڑ ڈالی بی بی عایشہ نے وہ اوڑھنی اور اوڑھا دی اُنکو گاڑھی اوڑھنی * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو عورتون کی بھی محفل مین ایسا باریک کپڑا پہن کر جانا نہین درست * پھر دیور جیٹھہ خاوند کے بھانجے بھتیجے وغیرہ مردون کا تو کیا ذکر ہی * سو یہہ جو اس ملک مین رسم ہی کہ عورتین دیور جیٹھہ وغیرہ مردون سے پردہ نہین کرتی ہین * اور اُنکے سامھنے کہنیون تک ہاتھہ اور گردن تک سر کھولی ہوئی بے دھڑک پھرا کرتی ہین یہہ محض حرام ہی * بلکہ غیر مردون مین اور اُن مردون مین پردیکے معاملے مین کچھ فرق نہین ہی * چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ یک شخص نے حضرت

حاشیہ: مراد بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا است و این غیر علقمہ بن قیس است کہ صاحب ابن مسعود بود و ملاستفاد از ترجمہ شیخ عبد الحق

اوڑھنی

سامھنے

سامھنے

سے پوچھا کہ شوہر کے بھائیون بھتیجون کے سامھنے
ہونا عورت کا درست ہی یا نہ * حضرت نے فرمایا کہ ایسے
رشتہ دار عورت کے حق مین گویا موت ہین * یعنے جیسا
لوگ موت سے ڈرتے اور بچنے پرہیز کرتے ہین ویسا ہی
خاوند کے بھائیون وغیرہ سے عورت کو چھپنا اور پرہیز
چاہیے * مگر معلوم رہے کہ خاوند کے باپ سے یا بیٹے سے پردہ
ضرور نہین * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
ﷺ رَاٰی خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ
يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ
لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ
لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ * ترجمہ مشکوۃ
کے باب الخاتم مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عباس
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے دیکھی سونے کی
انگوٹھی ایک شخص کے ہاتھہ مین تو نکالا اُسکو اور پھینک
دیا * پھر فرمایا کہ متوجہ ہوتا ہی کوئی شخص تم مین کا آگ کی
چنگاری کی طرف تو پہن لیتا ہی اُسکو اپنے ہاتھہ مین * پھر
لوگون نے پیغمبر خدا صلعم کے اُٹھہ جانے کے بعد اُس آدمی
سے کہا کہ لے لے اپنی انگوٹھی کچھ فائدہ تو حاصل کر * اُس سے

اُس نے کہا نہ قسم خدا کی نہ لونگا مین اُسکو کہ جو کہ پھینک دیا ہی اُس کو پیغمبر خدا صلعم نے * ف * سبحان اللہ کا مل مسلمان ایسے ہوتے ہین جیسا کہ وہ شخص تھا کہ اُسنے اپنے سونے کی آنگوٹھی کو پھر نہ اُٹھا لیا اس لحاظ سے کہ جب خود حضرت نے اُسکو میرے ہاتھہ سے نکالکر پھینک دیا * پھر مین کیونکر اُسکو اُٹھاؤن * باوجودیکہ اصحابون نے اُسکو سمجھایا کہ اُٹھا لے اس سے کچھ اور فائدہ حاصل کیجیو بیچیو یا عورتون کو دیجیو مگر اس نیک مرد نے نلی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی آنگوٹھی پہننا مرد کو پہننا حرام ہی اور گویا یہہ دوزخ کی چنگاریان ہین * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُودَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے لیا حریر اپنے داہنے ہاتھہ مین اور لیا سونا بائین ہاتھہ مین * پھر فرمایا کہ مقرر یہہ دونون حرام ہین میری اُمت کے مردون پر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو استعمال کرنا زینت

کیواسطے تو بڑا دھونے کا حرام ہے * مگر ہان کوئی غرض صحیح
پیش آوے تو ناتھ مین تھوڑی دیر لے لینا مضایقہ نہین *
جیسے اشرفی ترسانے کو اور حریر پہننے کو یا کسی کے
دکھلانے کو ناتھ مین لینا مباح ہے * اخرج ابو داؤد عن
ابي هريرة رض ان رسول الله ﷺ قال من احب ان
يحلق حبيبه حلقة من نار فليحلقه حلقة من ذهب ومن
احب ان يطوق حبيبه طوقا من نار فليطوقه طوقا من
ذهب ومن احب ان يسور حبيبه سوارا من نار فليسوره
سوارا من ذهب ولكن عليكم بالفضة فالعبوا بها * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ
ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص
اپنی جورو کو آگ کا بالا پہنانا چاہے تو بالا پہناوے سونے
کا * اور جو شخص اپنے جورو کی ہنسلی آگ کی ڈالا چاہے
تو اسکو چاہیے کہ ہنسلی ڈالے سونیکی * اور جو کوئی چاہے کہ کڑا
کنگن پہناوے اپنی جورو کو آگ کا تو کڑا یا کنگن پہناوے
سونے کا * مگر جایز ہی تمپر چاندی سو کھیلو اس سے * ف *
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سونیکا بالا ڈریان ناتھ کڑے
کنگن جوڑیان ہنسلیان عورتونکو پہننا حرام ہی * مگر اور حدیثون

صلی الله علیه وآله وسلم قال ایما امرأة تقلدت قلادة من ذهب قلدت في عنقها مثلها من النار يوم القيامة وايما امرأة جعلت في اذنها خرصا من ذهب جعل الله في اذنها مثله من النار يوم القيامة رواه ابوداود والنسائی

[illegible]

سونے کی

سے معلوم ہوتا ہی کہ سونا پہننا عورتونکو جایز ہی * اور مردونکو سونا چاندی دونو استعمال کرنا حرام ہی * خواہ دونو ملے ہوئے ہون خواہ علحدہ علحدہ ہون * تو ان مضمونونکو یون سمجھنا چاہئے کہ یاہہ مطلب ہی کہ چاندی کا زیور عورتونکو پہننا مطابق درست ہی * اور سونا اگر ذرا ہو جیسے کرتے ہنسلیان بالی نتھہ تو وہ نادرست ہی * اور اگر اسمین چاندی ملی ہو یا ملمع ہو یا جڑاو ہو تو جایز اور مباح * یاہہ مطلب ہی کہ سونا بھی عورتونکو مطلق مباح ہی * مگر استعمال اُسکا اچھا نہین جیسے طلاق دینا مباح ہی پر اچھا نہین * یا یہہ حدیث اُس زیور کے حقمین ہی جسکی زکوۃ نہ دے * لیکن اِس حدیث مین یون فرمایا کہ سونے کا بالا اور ہنسلی اور کڑا گویا آگ کا بالا اور ہنسلی اور کڑا ہی * یعنے پہننے والی کا وہ جسم دوزخ مین جایگا * تو مسلمانونکو بہرحال ہر سے سونیکے زیور سے پرہیز کرنا چاہئے صرف زینت کے واسطے چاندی کیا کم ہی * اَخرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهٰنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَ الذَّهَبِ وَ اَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر

دوزخ میں سونے کے

[illegible]

کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے ہمکو منع فرمایا
چاندی اور سونے کے برتن مین پینے اور کھانے سے اور
حریر اور دیبا پہننے سے اور اسپر بیٹھنے سے * ف * دیبا نام ہی ایک
ریشمی کپڑا کا سو دیبا اور درائی کا پہننا اور سندین اسکی بنانی اور
سونے چاندی کے برتن مین کھانا یا پینا حرام ہی * اور اسمین داخل
ہین چاندیکا عطردان اور پاندان اور خاصدان اور چمچے وغیرہ
ظروف اور آلات * أَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
أَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَالِكَ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ *
ترجمہ مشکوۃ کے باب الاشربہ مین لکھا ہی کہ دارقطنی نے
ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے
فرمایا کہ جس نے پیا برتن مین سونے کے یا چاندی کے یا اس
برتن مین جس مین کچھ بھی سونا یا چاندی ہو سو وہ تو پہچاتا
ہی اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ * ف * اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سونے کا برتن ہو یا چاندی کا یا دونو سے ملا
ہو * یا جس برتن پر سونے چاندی کا ملمع ہو یا گل بوٹے سونیکے
بنے ہون * یا فقط تحریر برتن سونے کی یا چاندی کی ہون اس
مین کھانا پینا اب برابر ہی * کہ قیامت کے روز اسکو دوزخ

دارائی

الفصل الاول من باب الاشربہ من المشکوۃ عن ام سلمہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال الذی یشرب فی آنیة الفضة انما یجرجر فی بطنه نار جهنم متفق علیه وفی روایة لمسلم فی آنیة الفضة والذهب

چنانکہ آن طرفها را میخواہند طلا یا نقرہ زدہ یا ... طیبی از نووی نقل کردہ کہ اگر ... [illegible]

... ترجمہ این ہردو ... چنانکہ شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ ... ترجمہ مذکورہ ... صفحہ ... [illegible]

کی آگ بجھائی جائیگی * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صلعم الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلعم نے عورت کی وضع بننے والے مردون کو اور مرد کی وضع بننے والی عورتون کو * ف * یعنے جو عورت عورتون کی وضع چھوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے * اور جو مرد مردانی وضع چھوڑ کر زنانی وضع اختیار کرے اُن دونو پر لعنت ہی * یعنے خدا کے طرف سے پھٹکار پرتی ہی * کہ وہ شخص جیسا اُس کو خدا نے بنایا ہی اُس پر راضی نہین * دوسری قسم مین اپنے آپ کو داخل کرتا ہی * پھر یہ جو بعضے نام کے مرد اپنے آپ کو ہجڑا خواجہ کہلاتے ہین یا سر پر برتے برتے بال رکھہ کر داڑھی منڈا کر مہندی مسّی لگا کوبان کھا کر چھلے آنگوٹھیان سرخ کپرتے پہن کر اپنے آپ کو عورت سا بناتے ہین وہ سب اِس مین داخل ہین * اور جو شخص جس قدر عورتون کی وضع اختیار کرے وہ اُسیقدر اُس مین شامل ہی * اِسیطرح جو عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتھیار باندھے یا انگرکھا قبا ٹوپی پگڑی مردانہ لباس پہنے اور

وقال اخرجوہم من بیوتکم کذا فی المشکوۃ

مردانی گفتگو کرے * غرض کہ چال ڈھال وغیرہ مردانی اختیار
کرے تو اُسپر لعنت ہی * اور یہہ بھی معلوم رہے کہ عورت
کو سرمہ اور مہندی نہ لگانا خوشبو نہ ملنا اور باوجود میسر ہونے کے
زیور اپنا نہ پہننا رنگین کپڑا نہ پہننا اور سوا اپنے دین کی بات
کے * اور لکھنا پڑھنا زیادہ ہنر سیکھنا یہہ سب عورت کو منع

تنبیہ

ہیں * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صلعم لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل
مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے
مشابہت کرنیوالے مردونکو عورتون سے اور مشابہت
کرنیوالی عورتونکو مردون سے * ف * مرد کو عورت سے
اور عورت کو مرد سے وغیرہ مین لباس مین گفتگو مین چال مین
نشست برخاست مین مشابہت حرام ہی * کہ مشابہت
کرنیوالے پر لعنت برستی ہی * أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي

فصل من باب الترجل من المشکوۃ

هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا
يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ أَلَا نَقْتُلُهُ

الا نقتلہ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنِّیْ نُہِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ * ترجمہ
مشکوۃ کے باب الترجل میں لکھا ہی کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ ہر ایک نے
نقل کیا کہ لوگ لائے پیغمبر خدا ﷺ پاس ایک مخنث کو کہ
اُسنے رنگے تھے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں مہندی سے سو فرمایا پیغمبر
خدا ﷺ نے کہ کیسا ہی یہ شخص لوگوں نے کہا کہ اپنے آپ
کو بناتا ہی عورتوں کی طرح تو حکم کیا حضرت نے اُسکے لیے
سو وہ نکالا گیا نقیع کی طرف پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ بھلا ہم اُسکو قتل نکردالیں * فرمایا کہ مجھکو منع ہوا ہی
قتل کرنا نمازیوں کا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مرد کو ذرا بات میں بھی عورتوں کی مشابہت کرنی بچا ہیے کہ
اُس شخص نے تو صرف مہندی ہی ہاتھ پانوں میں لگائے تھے *
سو حضرت نے اُسکو نکلوا دیا اور بستی میں رہنا
اُسکا گوارا نکیا * پھر زینت کے واسطے مرد کو پان کھانا
سرمہ لگانا یا کرتہ کا گریبان آگے کو عورتوں کی طرح رکھنا
یا نیچے نیچے پایجامے پہننا یا بڑے بڑے بال سرپر رکھنا * غرض کہ
جس بات میں عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہو مرد کو
بچاہیے * اور سفید سرمہ شب کو لگانا مرد کے واسطے سنت
ہی کہ اُس میں کچھ زینت نہیں صرف فائدہ مقصود ہی * اور

بھلا آپ اسکو نہ قتل
اس حدیث سے
ذری
لگائی تھی
وہ
عجمہ

یہ بھی اس حدیث سے دریافت ہوا کہ مخنث اور زنانے اور
سدا سہاگن فقیر منہ دیکھنے کے قابل نہیں ہیں * بلکہ
اگر بے نمازی ہوں تو قابل قتل کے ہیں * اخرج ابن ماجة عن
علي رض قال كانت بيد رسول الله ﷺ قوس عربية فرأى
رجلا بيده قوس فارسية قال ما هذه القها وعليكم بهذه
واشباهها ورماح القنا فانها يؤيد الله لكم بها في الدين
ويمكن لكم في البلاد * ترجمہ مشکوۃ کے
باب اعداد آلة الجہاد میں لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر
کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ کے ہاتھ میں تھی
کمان عربی سو دیکھا ایک آدمی کو کہ اُسکے ہاتھ میں فارسی
کمان تھی فرمایا کہ یہ کیا ہے پھینک دے اُس کو اور اختیار
کرو ایسی اور اس طرح کی اور نیزے کہ اُس سے مدد
کریگا اللہ تمہارے دین میں اور جگہ دیگا تمکو ملک
میں * ف * فارسی کمان سخت ہوتی ہے اور عربی کمان
نرم ہوتی ہے * سو فرمایا کہ ایسی فارسی کمان رکھنا نہ چاہیے *
اس واسطے کہ فتح شکست اللہ کی طرف سے ہے * سو
عربی کمان کمان ہیں اور نیزے ہی کافی ہیں کہ اُسی کے سبب
اللہ مدد کریگا اور دین جاری ہوگا اور ملکوں میں عمل ہوگا *

اس حدیث سے معجزہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے ہونہار واقعہ کی خبر اپنے رسول کریم کی زبان پر جاری کی اور ساری دنیا
کو عرب کے ان ٹوٹے پھوٹے سامان جنگ سے فارس کی آتش پرست دولت مار مار ہو جائیگی اور کئی ہزار برس
سے چلی آتی ہوئی بادشاہی کو عرب کی نو آموز نا تجربہ کار فوج لے لیگی بعون اللہ تعالی وان فی ذلک لآیات
لقوم یوقنون ۱۲

اس سے معلوم ہوا کہ اپنی شجاعت اور جوانمردی اور زور جتانے کے واسطے بڑے بڑے نیزے اور بڑے بڑے ڈھالیں اور بھاری بھاری بندوقیں باندھنا اور سخت سخت کمانیں رکھنا چاہیے * شجاعت دل سے تعلق ہی اور فتح اللہ کی طرف سے ہی پھر ظاہری اسباب کے واسطے ہلکی ہلکی ہتھیار کافی ہیں * اخرج ابو داود عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ تکون ابل للشیطین اما ابل فقد رأیتها یخرج احدکم بنجیبات معه قد اسمنها * فلا یعلوا بعیرا منها ویمر باخیه قد انقطع به فلا یحمله * ترجمہ مشکوۃ کے باب آداب السفر میں لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بعضے اونٹ شیطانوں کے ہوتے ہیں * سو وہ میں نے دیکھی ہیں بعضے شخص سانڈنیاں لیکر اپنے ساتھ کر انکو موٹا کرکر کھا ہی * سو وہ سوار نہیں ہوتے کسی اونٹ پر انمیں سے * اور ہو نکلتے ہیں اپنے بھائی پر وہ تھک گیا چاہیے سے نہیں سوار کرلیتے اسکو * ف * یعنے یہ جو لوگ شان اور شوکت نام کیو اسطے اونٹ پالتے ہیں پھر بھاوکیو اسطے سوار ہیں ساتھ لیکر چلتے ہیں کہ نہ خود اسپر چڑھتے ہیں نہ اور

وبیوت للشیاطین م کذا فی المشکوۃ ۱۲

واما بیوت الشیاطین فلم ارها وکان سعید راوی الحدیث یقول لا اراها الا هذه الاقفاص التی تسترالناس بالدیباج کذا فی المشکوۃ ۱۲ مراد از بیوت ہودجہا و محملہا

بھائیکو کسی مسلمان بھائیکو * اگرچہ وہ بیچارا منزل کا مارا تھکا ہوا ہو
لئے مگر اُسپر چڑھانہین اپنے * پھر صرف شان کے اپنے اُن مانند بیونکو
موٹی موٹی کرتے ہیں کھلا کر موٹے موٹے کرتے ہیں سو وہ کسی کام تو آتے ہی نہین
مگر شیطانون کے ٹھہرجاتے ہیں * کہ شیطان اس بات
سے خوش ہوتا ہی * اس حدیث سے پوچھا گیا کہ یوہ جانوکے
مانند بیان اُونٹ شیطانی کارخانہ ہی * اور مسلمانکو چاہئے
کہ اُسکو شیطان کی سواری سمجھکر دور کرے اور راور
کام مین لگادے * اور اپنے آپ کو شیطان کی ذریت مین داخل
نکرے * اَخرج مُسلمٌ عَن اَبِي هُرَيرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولَ
اللہ ﷺ عَنِ الخَيْلِ قَالَ فَالخَيلُ ثَلَثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزرٌ
وَهِيَ لِرَجُلٍ سِترٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ اَجرٌ فَاَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخرًا وَنِوَاءً عَلَي اَهلِ الاِسلَامِ فَهِيَ
لَهُ وِزرٌ وَاَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِترٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ
اللهِ ثُمَّ لَم يَنسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ
لَهُ سِترٌ وَاَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ اَجرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ
لِاَهلِ الاِسلَامِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الزکوۃ مین لکھا
ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا
پیغمبر خدا ﷺ سے حال گھوڑونکا فرمایا کہ گھوڑے تین طرح

موٹی موٹی کرتے ہیں کھلاکر سو وہ کسی کام تو آتی ہی نہین

الورق ۲۶ ... قال قال رسول اللہ ... صلی اللہ علیہ وسلم ... والارض الا بلون ... وھب ... نبعکا

سکے ہیں * ایک طرح کے گھوڑے آدمی کے واسطے گناہ ہیں * اور ایک گھوڑے آدمی کے حق میں موجب عیب پوشی کے ہیں * اور ایک قسم کے گھوڑے آدمی کے لئے ثواب ہیں * سو وہ جو اُسکے لئے گناہ ہیں سو وہ یون ہی کہ آدمی نے گھوڑا باندھا دکھانے کو اور بڑائی کو اور چڑھائی کرنیکو مسلمانوں پر * سو وہ گھوڑے اسکی لئے گناہ ہیں * اور جو اُسکے لئے پردہ ہیں سو وہ یون ہی کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں پھر نہ بھولا حق اللہ کا اُسکی سواری میں اور نہ اُسکی گردن میں یعنے کسیکو کبھی مانگے بھی دے * اور اُسکی زکوٰۃ بھی دے اور خبر گیری کھانے پینے کی اُسکی رکھے * سو ایسے گھوڑے آدمی کے واسطے موجب عیب پوشی کے ہیں * کہ اُسکو کوئی محتاج نہین جانتا اور وہ جو اُسکے لئے اجر ہیں * سو وہ یون ہی کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے واسطے * یعنے اسلئے تاکہ مسلمان اُسپر سوار ہو کر جہاد کرین * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نام کے واسطے اور فخر کے کے لئے گھوڑے رکھنا حرام ہی * پھر گویا گھوڑے سوار یون کے ساتھ رکھنا تو صرف گناہ کا کام ہی * مگر ان گھوڑے سواری کے لئے یا جہاد کی نیت پر باندھنا درست آور

گھوڑے

چڑھائی کرنے

اسکے لئے

گھوڑے باندھے

باندھے

فخر کے

عارضۃ بیعون لہ الا لزوما ۔۔۔ الحد ورواہ البیہقی فی شعب الایمان ازان علیہ وآلہ وسلم

بہنرہی سواری اکے گہوڑ و نمین دوحق اور بھی لگے ہوئے ہیں *

عاریۃ ایک یہ کہ کبھی کبھی کسی مسلمان حاجتمند کو عاریتا بھی سوار ہونیکو دے * دوسرے یہ کہ اگر وہ گہوڑے جنگل سے چرائے ہون تو اُنکی زکوۃ بھی دے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الرقاق مین لکہا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ خرچ سب اللہ کی راہ مین ہین سوا مکان بنانیکی سو اُسمین خیر نہین * ف * اورجتنی خرچ ہین اگرچہ اپنی خانہ داری کے امور مین ہون اگر اُن خرچو نمین نیت ثواب کی ہو تو ثواب ملتا ہی * مگر عمارت بنانی مین اگرچہ نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین ملتا * مثلا کسی نے گہر اچھا اپنے واسطے اِس نیت پر بنایا کہ اُسکو پہن کر عبادت کرونگا یا اپنے جورو لڑکون خاصون چہ: کر لونگو یا اورر شتہ دارون کو کہانا کہر ا دیا اچہا اس نیت پر کہ یہہ اللہ کے بندے ہین آور اللہ نے اُنکاحق مجہہ پر رکہا ہی تو البتہ ثواب ملیگا * آور مکان رہنیکا اگر حاجت ضروری سے زیادہ بنایا خواہ اپنے لیئے خواہ جورو لڑکون کے لیئے

عن خباب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما انفق مومن من نفقۃ الا اجر فیہا الا نفقتہ فی ہذا التراب. حدیث ۱۲ من کتاب الرقاق من المشکوۃ ۱۲

ملیگا

اُسے میں ثواب نہیں ملتا * پھر مکان کی زینت بہت سی کرنی وہ تو محض ہی رایگان ہی * اخرج ابوداود عن انس رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوماً ونحن معه فرأى قبة مشرفة فقال ما هذه قالوا الفلان رجل من الانصار فسكت وحملها في نفسه حتى لما جاء صاحبها فسلم عليه في الناس فاعرض عنه صنع ذلك مراراً حتى عرف الرجل الغضب فيه والاعراض عنه فشكى ذلك الى اصحابه وقال والله اني لا نكر رسول الله صلعم قالوا خرج فرأى قبتك فرجع الرجل الى قبته فهدمها حتى سوّيها بالارض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يرها قال ما فعلت القبة قالوا شكى الينا صاحبها اعراضك عنه فاخبرناه فهدمها فقال اما كل بناء وبال على صاحبه الا ما لا يعني الا ما لا بد منه *

ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الرقاق میں لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم باہر آئے ایک دن اور ہم اُن کے ساتھ تھے تو دیکھا ایک گول گھر بلند سے فرمایا یہ کیا ہی اصحابوں نے کہا یہ فلانے آدمی کا ہی انصار میں سے * تو چپ ہو رہے اور اُتھا رکھا اِسبات کو

فی الصراح قبہ بناء برآوردہ و خیمہ زانیز مستفاد از ترجمہ شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ

عانہ مدور کہ از سنگ و خشت بنا کنند

وعـ

آگاہ باش کہ ہر بنا وبال است بر صاحبش در آخرت

صاحب فی موار ترجمہ مشکوۃ

مگر چیزی کہ ضرور است و چارہ نیست ازاں مراد از ترجمہ

انس

اپنے دل میں اُس وقت تک کہ وہ مالک اُس کا آیا تو سلام
کیا حضرت کو لوگوں میں تو منہہ پھیر لیا حضرت نے اُس سے *
کیا حضرت نے یہہ کئی بار اِس قدر کہ پہچانا اُس آدمی نے
غصہ اُس میں اور منہہ پھیرنا اپنی طرف سے سو شکوہ
کیا اُسنے اِس بات کا اصحابوں سے اور کہا قسم خدا کی میں
ناخوش پاتا ہوں رسول اللہ صلعم کو * اصحابوں نے کہا
آپ نکلے تھے سو تیرا گول گھر دیکھا تھا تو پھر وہ آدمی
اپنی گول گھر کی طرف سو گرا دالا اُسکو ایسا کہ
برابر کر دیا زمین سے * پھر نکلے رسول خدا صلعم ایک دن تو
نہ دیکھا اُس گول گھر کو فرمایا کیا ہوا وہ گول گھر یاروں نے
عرض کیا شکوہ کیا ہمارے سامنے ہے اُس کے مالک نے آپ
کے منہہ پھیرنے کا * سو ہم نے خبر کر دی اُس کو سو گرا دالا
اُس نے وہ * تو فرمایا حضرت نے کہ خبردار رہو گاں مکان بنانا
گناہ ہی مکان والے پر * مگر وہ جو ضروری ہی مگر اِس قدر جو لابد
ہی * ف * یعنے جو مکان کہ دن کے رات کے بیٹھنے رہنے
کے واسطے ضروری ہي * یا اسباب رکھنے کو جانور کے ارام
کو ہو اُس کا مضایقہ نہیں * یا جس مکان کے بنانے کو خدا اور رسول
کا کام ہو جیسے مسجد سوا اُس کے اور مکان بنانا * یا اپنے مکان

ڈھادیا اُسکو

عرض کی سامھنے

ڈھادیا

اونچے اونچے باند بہت بنانا وبال وگناہ ہی * چنانچہ ایک مرد مسلمان انصار کا گول گھر باند بنا ہوا دیکھکر حضرت اُس سے ناخوش ہوئے * کہ اُسکی طرف سے منہہ پھیر لیا اور باوجودیکہ اُسنے کئی مرتبہ سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا پھر اُسنے حضرتکے ناخوش ہونے کے سبب وہ گھر ڈھا دیا سو ہر مسلمانکو ایسا ہی چاہئے *

اَخرَجَ اَبُو دَاؤُدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَکُوْنُ بُیُوْتٌ لِلشَّیَاطِیْنِ قَالَ سَعِیْدٌ لَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِیْ یَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّیْبَاجِ * ترجمہ مشکوۃ باب اداب السفر مین لکھا ہی کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہوتے ہین بعضے گھر شیطانونکے سعید نے کہا مین نہین جانتا ہون وہ گھر مگر یہی پانجرے کہ پوشش اُسکی کرتے ہین لوگ دیبا سے یعنے ریشمین * ف * یعنے یہہ جو لوگ بعضے چھوٹے مکانکو ارستہ کرتے ہین کہ اُسمین ریشمین دیوار گیریان اور چھتین اور پردے لگاتے ہین یا عماریون مین اور پالکیون ناکونمین میانونمین حریر وغیرہ اُنکا گرمین کرتے ہین سو یہی مکان شیطانونکے گھر ہین * المقصود مکان حاجت سے زیادہ بہت اونچا بنانا یا مکانکو بہت ارا ستہ چھتون پر دون دیوار گیرون سے کرنا بہت

سب شیطانی آسوریہیں کہ انسے مسلمانکو پرہیز کرنا چاہیے
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ
یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا
ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے منع فرمایا زعفران لگانیسے مرد کو *
* ف * یعنے مرد کو خوشبو کے واسطے یا زینت کے لئے
اپنے کپڑے مین یا بالو نمین یا ہاتھ پانو نمین زعفران یعنے کیسر
لگانیسے منع فرمایا * سو مرد کو اِسطرح پر زعفران کا استعمال
کرنا حرام ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ یَعْلَی بْنِ
مُرَّۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی عَلَیْہِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَاَۃٌ قَالَ
لَا قَالَ اغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ لَا تَعُدْ * ترجمہ مشکوۃ
کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ ترمذی اور نسائی نے ذکر
کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے دیکھا خلوق
اُسکے لگا ہوا تو فرمایا کہ کیا تیری عورت ہی یعنے شاید عورتکے
بدنسے اسکے خلوق لگ گیا ہو اسنے کہا نہ * فرمایا اسکو دھو پھر
دھو پھر دھو پھر ابنہ لگیہو * ف * عربکی عورتین کیسر
وغیرہ کئی چیز خوشبو کی ملا کر اسکی خوشبو بناتی ہیں اُسکو
خلوق کہتے ہیں * جیسے ہند وستانمین سہاگ اور ہندہا مرد کو

لگانیسے

لگانیسے

ثم لا تعد
بعد ازین باز مگرد
باستعمال آن ۱۲

لگانا حرام ہی سو حضرت نے یعلی کو لگائے ہوئے دیکھا تو تین بار دہلوایا اور آیندہ کو منع فرمایا * اَخرَجَ اَبُو دَاؤُدَ عَن اَبِي مُوسَىٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقبَلُ اللهُ صَلوٰةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيءٌ مِن خَلُوقٍ * ترجمہ مشکوٰة کے باب الترجل میں لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نہیں قبول کرتا نماز اس مرد کی جسکے بدن میں کچھ بھی خلوق ہوا * اَخرَجَ اَبُو دَاؤُدَ عَن عَمَّارِ بنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمتُ عَلَىٰ اَهلِي مِن سَفَرٍ وَقَد تَشَقَّقَت يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعفَرَانٍ فَغَدَوتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمتُ عَلَيهِ فَلَم يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذهَب فَاغسِل هٰذَا عَنكَ * ترجمہ مشکوٰة کے باب الترجل میں لکھا ہی کہ ذکر کیا ابو داؤد نے کہ عمار نے نقل کیا کہ میں آیا تھا اپنے گھر سفر سے پہٹ گئے تھے میرے ہاتھ سو گھر والوں نے میرے خلوق لگایا زعفران کا * سو صبح کو میں آیا رسول خدا ﷺ پاس تو سلام کیا میں نے تو نہ جواب دیا مجھکو اور فرمایا جا دھو ڈال اسکو اپنے بدن سے * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ وَاَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَن اَبِي هُرَيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَونُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ

منع فرمایا

اور

اخرج الخ

لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ * ترجمہ مشکوٰۃ باب الترجل مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ خوشبو مردونکی وہ ہی جسکی کھلی ہو بو اور چھپا ہو رنگ اور خوشبو عورتونکے لئے وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور چھپی ہو بو اُسکی * ف * یعنے مردونکو ایسی خوشبو لگانی حلال اور بہتر ہی کہ جسکی خوشبو تو معلوم ہو اور رنگ نہ معلوم ہو جیسے عطر * اور عورتونکو ایسی خوشبو لگانی چاہئے کہ جسکا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نزدیک سے معلوم ہو جیسے زعفران اور صندل سے رنگا ہوا کپڑا اور جو اِسطرح کا ہو * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاِمْرَاَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا اُسکو کہ بچھونا ایک مرد کے لئے اور ایک بچھونا اُسکی عورت کے لئے اور تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے * ف * یعنے اپنے اور اپنی عورت کے واسطے بچھونا ہو اور مہمان کے واسطے زیادہ ایک بچھونا چاہئے پھر جس کے یہان

اکثر جس قدر مہمان اکثر آیا کرتے ہون اُس قدر اُس کو مضایقہ نہین * مگر اِس تین قسم سے زیادہ جو بچھونا ہو وہ بچھونا شیطان کے لئے ہوگا * یعنے وہ اسراف اور زیا اور تکبر کے اسباب مین داخل ہی شیطانی کام * تو اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ کسے ہوے پلنگ اور مسہریان اور کوچین طیار بچھونے بچھے ہوے مکان مین زینت کے واسطے رکھا کرتے ہین * اور ہر مکان مین فرش بچھے رکھتے ہین سو یہہ سب سامان شیطانی ہی * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم خَالِفُوا المُشرِکِینَ اَوفِروا اللُّحیٰ وَاحفُوا الشَّوَارِبَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مخالفت کرو مشرکون سے * بڑی کرو دارھیان اور کم کرو موچھین * ف * کافرون مین اِس اُس ملک مین نصاری اکثر دارھی موچھہ دونو منڈاتے ہین * اور سکھہ دارھی موچھہ دونو رکھتے ہین * اور ہندو اکثر دارھی منڈاتے اور بڑی بڑی موچھین رکھتے ہین * اور بعضے گگّال موچھے رکھتے ہین اور بعضے خوب موڑنے کے واسطے دارھی رکھہ کر اُس کو بیچ مین سے چیر کر کانو پر باندھتے ہین *

اور مسلمانوں کو کافروں سے مخالفت چاہئے اور داڑھی مونچھ
آدمی کے چہرے پر ہوتی ہیں * اور انہیں سے چہرے پر خیال جاتا ہے *
سو فرمایا کہ داڑھی مونچھ اِس طرح پر رکھو کہ کسی طرح
کافروں سے مشابہہ نہو * کہ صورت ہی دیکھنے سے معلوم ہو جاے
کہ یہہ شخص مسلمان ہے * سو داڑھیاں بڑی بڑی کرو
یعنے ایسی کہ جس جگہہ سے یہہ معلوم ہو کہ یہہ آدمی ہے
وہیں سے اُسکے ساتھہ یہہ بھی معلوم ہو کہ اُس کے منہہ
پر داڑھی بھی ہے سیاہی یا جونا منہہ پر چھپن لگا * اور مونچھین
کم کرو یعنے جیسی بھوین * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی
داڑھی گویا علامت اور نشانی دین اسلام کی ہے * بلکہ
مسلمانوں کی وردی کے قایم مقام ہے * اور ایک مشت سے
داڑھی کم کرنا یا مونچھیں بڑی بڑی کرنا علامت کفر کی ہے *
اور داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا یا اُوپر چڑھانا
یا کلمونچھے رکھنا یا ٹھوڑی منڈانا یا ٹھوڑی پر کم اور چپ
و راست زیادہ رکھنا یہہ سب علامت اور نشانی شرک
کی ہیں اور شعار اسلام سے بعید * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَ
اَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا * ترجمہ مشکوٰۃ کے

بھونیں

کلمونچھیں یعنی

سے سب

باب الترجل میں لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مغفل سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے منع فرمایا کنگھی کرنے سے مگر کبھی کبھی * ف * یعنے ہر روز کنگھی کرنا سر کے بالوں میں مرد کو یا داڑھی میں یہہ تکلف ہی اور محض زینت اور سنگار کے واسطے ہی سو یہہ منع ہی * ہاں کبھی کبھی ایک روز یا دو روز یا تین روز یا ہفتے کے بعد کر لیا کرے تا کہ بال خراب نہو جائیں * اخرج ابوداود عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلعم لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم من شاب شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ بہا حسنۃ وکفر عنہ بہا خطیئۃ ورفعہ بہا درجۃ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل میں لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مت اُکھاڑو سفید بال اسلئے کہ یہہ نور ہی مسلمان کو جس کا سفید ہوا بال مسلمانی کی حالت میں لکھتا ہی خدا اُس کے لئے اُس سفیدی کے سبب نیکی اور معاف کرتا ہی اُس کا اُس سے گناہ * اور بلند کرتا ہی اُس کا اُس سے مرتبہ * ف * معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہی کہ ایک بال

کرنے سے

منع

سفید ہونے سے اللہ تعالی کی طرف سے نور آتا ہی اور ایک
نیکی کا ثواب لکھا جاتا ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی * اور
ایک درجہ اللہ کے یہاں اُس کا بلند ہوتا ہی * نوجوان جوان
اُسکا بال سفید ہونے جاتے ہیں اُتنا ہی نور بڑھتا جاتا ہی اور گناہ
معاف ہونے جاتے ہیں * اور درجہ بلند ہونے جاتے ہیں اور نیکیاں زیادہ
ہوتی جاتی ہیں * سبحان اللہ جسکو حاجت توبہ کی ہو اُسکے واسطے
بال کا سفید ہونا خود بخود توبہ ہی کہ اس سے گناہ معاف ہوتے
ہیں * اور عابد و نیک لئے خود بخود بے مشقت عبادت ہی کہ
ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہی اور درجے بلند ہونے جاتے ہیں اور نور
بڑھتا جاتا ہی * پھر جسکو سفید بال داڑھی کا یا اپنے سر کا
برا لگے اور وہ اکھاڑے تو وہ شخص اپنے گناہ ہونکی معافی
یا اپنا بلند درجہ اور زیادہ ثواب اور خدا کا نور نہیں چاہتا بلکہ
طالب برائیونکا ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ
فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهٗ
* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل میں لکھا ہی کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے دیکھا
ایک لڑکیکو کہ منڈا ہوا تھا تھوڑا سر اُسکا اور چھوٹا ہوا تھا

بهورا * هو منع کیا اسکے وارثونکو اس سے اور فرمایا کہ منڈو
سب سر یا چهوڑو سب سر * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ پیتّهے یا بهری یا چندوا یا کاکلین یا قاضین یا چوتیان لڑکونکے سر پر
رکهنا نهین درست باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف هین * مگر اس سے
انکے وارثون پر گناه ہوتا ہی * سو انکو چاہیے اسکا سب سر
منڈاوین یا سب سر پر بال رکهین * اور جب لڑکے غیر
مکلف کو اسطرح بال رکهنا نچاہیے تو بڑونکو تو بوجہ اولی
نچاہیے * بلکہ ہر مسلمانکو مناسب ہی کہ جس مسلمان جوان
یا لڑکا کو اسطرح پر رکهے ہوئے دیکهے تو سنت کی پیروی
کرکے منع کرے * اَخرَجَ اَبُودَاوٗدَ عَنِ الحَجَّاجِ بْن
حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰي اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي
اُخْتِي المُغِيرَةُ قَالَتْ وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ
قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هٰذَيْنِ اَوْ
قُصُّوهُمَا فَاِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ * ترجمہ مشکوة کے باب
الترجل مین لکها ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ حجاج بن حسان
نے نقل کیا کہ ہم گئے تهے انس بن مالک رض پاس سو
مجهسے اسکا ذکر کیا میری بہن مغیره نے * کہا کہ تو
اُن دنون لڑکا تها اور تیری دو کاکلین گندهی ہوئی تهین یا کہا کہ

اس حدیث
چندوا
لڑکےکو

دو چوٹیاں نہیں * سو انس نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور
بارک اللہ کہا مجھکو اور فرمایا کہ منڈا ڈالو انکو یا کتر ڈالو انکو اسلئے
کہ یہ وضع یہود کی ہی * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کاکلیں چوٹیاں
پاٹیے رکھنا یہودیونکی علامت اور رواج دی ہی * مسلمانوں کو نچاہیے
کہ اپنی اولاد کو کافرونکی سی اولاد بناوے * اور اگر کسی نے
بے خبری سے ایسے بال رکھا ہو تو دور کر دے منڈا ڈالے * یا
اب کتر ڈالے کر اور بالوں نہیں ملاویں اور حضرت کے اصحاب
جو بڑے بزرگ تھے جب وہ کاکل اور چوٹی رکھنے سے
ناراض ہوتے تھے * اور بزرگ چوٹیاں اور کاکلیں رکھنے سے
کب خوش ہونگے * بزرگونکے نام کی چوٹیاں کاکلیں رکھنی اور
زیادہ حماقت اور نادانی ہی * بزرگونکو بالوں سے کیا مطلب *

اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ الْحَنْظَلَةِ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ
الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا
فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهٗ اِلٰى
اَنْصَافِ سَاقَيْهِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الترجل میں لکھا
ہی کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا
ﷺ کے اصحابونمیں سے کہا کہ ابن حنظلہ نے نقل کیا کہ پیغمبر

انس نے
اس حدیث
کافروں کی سی اولاد
رکھے ہوں تو
ملجاویں

خدا ﷺ نے فرمایا کہ کیا خوب آدمی ہی خریم اسدی اگر نہ ہوتی اُسکی چوٹی اور نہ لٹکی ہوتی اُسکی ازار * سو پہنچی یہہ خبر خریم کو تولی اُسنے چھری پھر کاٹی چوٹی دونوں کانوں تک اور اونچی کرلی اپنی ازار پنڈلیونکے آدہہ بیچ تک * ف * یعنے خریم اسدی ایک اصحاب تھے اُنکے حقمین حضرت نے فرمایا کہ اِسمین سب خوبیان ہیں اور بہت اچھا آدمی ہی * مگر یہہ دو نقصان ہیں ایک تو یہہ کہ اسکے بال سر کے لنبے لنبے ہیں دوسرا یہہ کہ اُسکی ازار نیچی ہی * سو یہہ خبر حضرت خریم کو پہنچی کہ حضرت نے میرے حقمین یون فرمایا تو اُنہونے فورا اپنے سر کے بال کاٹ کے دونوں کانوں تک رکھے * اور ازار اونچی کرکے باندھی کہ پنڈلی کے درمیان مین رکھی زانو سے نیچے ٹخنے سے اوپر زانو اور ٹخنے کے درمیان مین * تو اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو سر کے بال زیادہ لنبے رکھنا اور ازار یعنے تہمد پایجامہ نیچا رکھنا ممنوع ہی * بہتر یون ہی ہی جیسا حضرت خریم نے کرلیا * اخرج ابو داؤد وَالنَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل

پنڈلی
حق میں یون فرمایا
اس حدیث سے
لنبے رکھنے

میں لکھا ہی کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس
رض نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہوگی ایک قوم
اخیر زمانے میں کہ خضاب کریننگی اس سیاہی سے
جیسے سینہ کبوتر کا وہ نہ پاوینگی خوشبو بہشت کی * ف *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا چمکتا ہوا
جیسے کبوتر کا سینہ حرام ہی * اور کرنیوالے کو بہشت کی بو بھی
نہ نصیب ہوگی * مگر ہاں سرخ یا زرد خضاب جہاد میں اگر
مسلمان کرلے تاکہ کافر اسکو بوڑھا نجانیں تو درست ہی سیاہ
وہاں بھی نہیں درست * اور اپنی زینت کے واسطے کیسا
ہی خضاب ہو کرنا نچاہیے * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ
وَالْمُسْتَوْشِمَةَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل میں
لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے
بالوں میں جوڑ ملانے والی اور ملوانے والی پر اور نیلا گودنیوالی
پر اور جو اپنے نیلا گدواوے * ف * اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بالوں میں اور بال ملا کر لمبے کرنا اور نیلا گودانا حرام
ہی * اور خدا کی لعنت پڑتی ہی جس کے بال جوڑے

کرینگے
وے نپاوینگے
اس حدیث

جاوین اُس عورت پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھہ سے جو ترے اُس پر بھی * اور جو اپنے نیلا گودواوے اُس پر بھی اور جو اپنے ہاتھہ سے گودے اُس پر بھی لعنت ہی * اَخرج الشَّیخَانِ عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ مَسعُودٍ قَالَ لَعَنَ اللهُ الوَاشِمَاتِ المُستَوشِمَاتِ وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ لِلحُسْنِ المُغَیِّرَاتِ خَلقَ اللهِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ لعنت کرے اللہ اُن عورتون پر جو نیلا گودین اور جو اپنے نیلا گودواوین * اور ماتھے کے بال اُکھاڑ نیو لیان اور جو خوب صورتی کے لیے اپنے دانت آلگ آلگ کرین کہ وے بدل ڈالنیو الیان ہیئن اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو * ف * بعضے عورتونکے دانت برے برے ہوتے ہیئن سو وہ بہت کرچھوتے چھوتے آلگ آلگ کرتی ہیئن خوب صورتی کے لئے * اور بعضے عورتون کے سر کے بال ماتھے تک ہوتے ہیئن تو وہ اپنا ماتھا برا کرنیکو وہ بال اُکھاڑتی ہیئن * اور بعضے عورتین نیلا گودتی اور گودواتی ہیئن سو یہہ سب خدا کی لعنت مین گرفتار ہیئن * کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدل ڈالتی ہیئن * اَخرج ابُو دَاءُوْدَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلی اللهِ

بدل ڈالنیو الیان

الگ الگ

کرنے کو

علیہ و سلم الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الترجل مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض سے نقل کیا کہ لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلعم نے مرد بنے والی عورت پر * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت مردون کے ایسا لباس پہنے یعنے قبا انگرکھا جوتا مردون کے ایسا پہنے پگڑی منڈیسا ہتھیار باندھے گھوڑے پر سوار ہووے مردون کیسی گفتگو کرے مردون کی طرح کا پاجامہ پہنے * یا اور باتین مردون کی سی اختیار کرے تو اُس پر خدا کی لعنت پڑتی ہی * پھر عورت کو اپنی زینت اور سنگھار نکرنا یعنے سرمہ مہندی نہ لگانا یہ بھی گویا مردون کی وضع اختیار کرنی ہی * ہرچند زینت کے متعلق اور بہت باتین ممنوع ہین کہ لوگون مین رایج ہین * مگر بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اِسی قدر پر کفایت کی * اس خاکسار گنہگار ہیچمدان مترجم نے بھی اُسی لحاظ سے راہ اختصار کی اختیار کی * الحمد للہ ثم الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ وعلی کل من اتخذ سبیلہ وجعل القرآن دلیلہ * کہ یہ ترجمہ اتمام کو پہنچا اللہ تعالی محض اپنے کرم

سے اسکو قبول کرے * اور اس گنہگارکو اور سب
بھائی مسلمانوں کو توفیق دے کہ عقیدہ توحید کا خوب درست
کریں * اور جمیع انواع اشراک سے بچیں * اور سنت
رسول کریم کو اختیار کریں * اور بدعات سے اجتناب
رکھیں * اور تقدیر پر ایمان مظبوط کرکے توکل اللہ پر کریں * اور
حضرت کے اصحاب پر ایمان اپنا ٹھیک کریں * اور اہل بیت
بالکہ جمیع منوسلوں سے محبت رکھیں * اور اُنکے روبہ کو
اختیار کریں * اور بدعات قبور اور بدعات تقلید اور بدعات
* رسوم سے توبہ کریں * اور راگ باجہ سننا اور *
* اپنی نسب پر فخر کرنا اور شادیوں میں بیجا خرچ *
* کرنا اور بہت سی زینت دنیا کے امور میں *
* کرنی * ترک کرکے پاک باطن اور *
* صاف ظاہر سے مسلمان *
* ہو جاویں اللھم آمین *
* ثم آمین ثم آمین *
* واخر دعونا *
* ان الحمد *
* للہ *

باجا

رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ
وازواجہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **

---

* ایسی لکھی ہوئی ہیں کتابوں میں یہہ کتاب *
* عامل تو اس کا ہووے قیامت میں بے حساب *
* فاعل کے جو برابر اللہ ال خیر ہی *
* کیونکہ مولف اس کے کہو ویں نہ وہ ثواب *
* یعنے بہشت میں ہووے یاد رجہ علو *
* راضی خدا ہو اس سے وہ ہو اس سے در ماب *
* تمام شد *

---

* ہذہ الرسالۃ تذکیر الاخوان بقیہ *
* تقویۃ الایمان فی بیان السنۃ *
* والاحسان ترد یہ *
* اہل البدع *
* والشیطان *

معلوم کیا چاہیے کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیفات سے حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب مرحوم مغفور کے ہی اُسمین دو باب ٹھہرائے * پہلے باب مین شرک کی برائی اور توحید کی خوبی کا بیان * اور دوسری باب مین اتباع سنت کا اور بدعت کی برائی کا بیان تھا * آپ خود زبان مبارک سے پہلے باب کا ترجمہ زبان اُردو مین بیان کیا * اور دوسرے باب کی آیات اور احادیث جمع کرکے زبان اُردو مین بیان کرنیکی فرصت نپائی کہ راہ خدا مین جان دی انا للہ وانا الیہ راجعون * بعد اُسکے سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین حضرت مولانا محمد سلطان خان نے اِس دوسرے باب کا ترجمہ زبان اُردو مین بیان کرکے تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان نام رکھا * اب سنہ ۱۲۶۶ ہجری مین فقیر بدیع الزمان نے واسطے نفع مومنین کے اپنے مطبع کریمی مین تصحیح سے مولوی طالب اللہ صاحب کے اور اہتمام سے مولوی عظیم الدین صاحب کے سنہ ۱۲۵۷ بانگلہ بتاریخ ہیر دہم ماہ ذالحجہ کے چھپوایا * الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین *

فہرست رسالۂ تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان فی بیان السنۃ والاحسان تردید اہل البدع والشیطان *

* دوسرا باب اس میں سات فصل ہیں *

تمہید